

U12641

Title - Khusaun-Naba-E-Zabeen ;

Creator - Sayyed Mohd. Ismail Zabeen ;

Publisher - Matba-e-Azimi (Lucknow)

Date - 1928

Pages - 336

Subjects - Urdu Sharqi - Majma-e-Kalaa ;

کتابخانه
مجلس شورای اسلامی

DA
1547513447

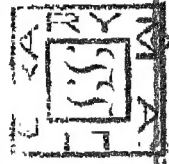
مستطاب

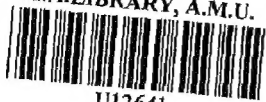
الحمد لله على احسانه كه بنوع حكم عالي جناب مولانا و مرشدنا

جامي سيد شاه وارث حسن صاحب طه العالي



من تصنیف ابوالفایز سید محمد امین صاحب کمال بیچ چهره ای
ضلع فرخ آباد و حسب فرمایش سپر اوسط مصنف بقطر حق تصنیف
و مطبع قادیان لکھنؤ بی اہتمام حکم علیخان بیاض مطبع طبع





سندستند و تحریر محمد نوشتہ قلم فیض رست
زبدۃ السالکین قدوۃ العارفين حضور پر نور
قطب الاقطاب عالیجناب مولانا مرشدنا حاجی
سید شاہ وارث حسن صاحب دمام الشہر کا تہ



اَشْجَعُكَ بِشَعْوِي اَعْطِنَا وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى مُحَمَّدٍ
هَذَا نَا وَ عَلَى اِيهِ وَ اَحْصَا بِهٖ مَدَا اَنَا بَعْدُ فَيَقُولُ الرَّاجِي
يَرْجُمَتِ رَبِّ الْمَنِّ وَ اَرِثْ حَسَنُ چَشْتِي مَشْرِ بَا كُورِي
مَسْكَنَاتِ اَخَانَا فِي لَهِ مُحَمَّدٍ اَسْمَعِيلُ كَانَ مِنْ شَعْرَاءِ اِهْلِيهِ
اَشْعَرَا شَعَارًا كَثِيرًا فِي التَّوْحِيدِ وَ النَّعْتِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
فِي هَذَا اَلْشَّعَارِ لِاَهْلِ الْاِعْتِبَارِ - فقير وارث حسن

التماس ضروری بخدمت ناظرین کتاب ہذا از مصنف

میں نے بڑی محنت سے غلطیان کتابت کی صحیح کر کے اُسکا صحت نامہ اسی کتاب میں
شامل کر دیا ہے میں امید کرتا ہوں کہ حضرات ناظرین قبل اس کتاب کے مطالعہ
کے غلطیوں کی صحت فرمائیں۔ ورنہ آپ اُن غلطیوں کے ذمہ دار رہیں گے۔
المکلف سید محمد اسماعیل ذبیح۔ چھاپر موی ضلع فرخ آباد۔

غلطنامہ مجموعہ خوشابہ فریج حصہ اول

[illegible]

صفحہ	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	الفاظ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	صفحہ	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	الفاظ صحیح	صفحہ
۳۴	فاعلین	وزن غلط ہے	فاعلین غلط	اب	اے	۴۷	۲۳	فردندن	فردندن	فردندن	۲۳
۳۵	سبزہ	سبزہ لفظ	سبزہ لفظ	نوگون	تھا	۴۸	۲۴	ہر کارے	ہر کارے	ہر کارے	۲۴
"	اسے جہ	سبزہ لفظ	سبزہ لفظ	کر کے	جھین	۴۹	۲۵	جو گدڑی	جو گدڑی	جو گدڑی	۲۵
"	زرہ	سبزہ لفظ	سبزہ لفظ	تو ہے	پے	۵۰	۲۶	ریاض	ریاض	ریاض	۲۶
۳۶	اور	ابن صفات	ابن صفات	وزن	ندارد	۵۱	۲۷	ذبیح	ذبیح	ذبیح	۲۷
"	وہ تو ہے اور	ابن صفات	ابن صفات	خداوند	ہی	۵۲	۲۸	اجابت	اجابت	اجابت	۲۸
"	ہم کیا ہیں	وہ تو ہے اور	وہ تو ہے اور	تعلقات	ہمارا روح	۵۳	۲۹	دین	دین	دین	۲۹
۳۷	اوس کا	نفرین	نفرین	اہراج	اہراج	۵۴	۳۰	تہیں	تہیں	تہیں	۳۰
"	ہر اک	سہاں ہے	سہاں ہے	کر و	تو پڑ کر	۵۵	۳۱	یاقہ	یاقہ	یاقہ	۳۱
۳۸	نظر میں	جس	جس	ہین اس	پارے	۵۶	۳۲	سورج	سورج	سورج	۳۲
"	عازم	اون کے	اون کے	جو ہے	تھے	۵۷	۳۳	ظفر	ظفر	ظفر	۳۳
"	ذبیح	ایسی	ایسی	ا		۵۸	۳۴	مفعول	مفعول	مفعول	۳۴
"	ترجیع بند	مطلق	مطلق	وہ سے	وہ سے	۵۹	۳۵	روتا ہے	روتا ہے	روتا ہے	۳۵
"	فاعلین	دار و سادس	دار و سادس	ہارے	پہر	۶۰	۳۶	ابا کر نو	ابا کر نو	ابا کر نو	۳۶
۳۹	اون کے	درجہ غلط ہے	درجہ غلط ہے	رہیں	رہیں	۶۱	۳۷	میں ہوں	میں ہوں	میں ہوں	۳۷
"	ہو کر	کیونکہ	کیونکہ	خدا جانے	اور وہاں کیا	۶۲	۳۸	نوجوان	نوجوان	نوجوان	۳۸
"	بہی کر	ملوث ہو	ملوث ہو	سبب	پہر ان وہ	۶۳	۳۹	زندگی	زندگی	زندگی	۳۹
۴۱	بہی ماب	جبریل	جبریل	سبب	سبب	۶۴	۴۰	جلوہ	جلوہ	جلوہ	۴۰
"	خارجی	نعتیں	نعتیں	جو پڑھتے	ہی	۶۵	۴۱	مجھے تو	مجھے تو	مجھے تو	۴۱
۴۲	تا کہ تم	تا کہ تم کو	تا کہ تم کو	خبر	ٹوٹوں	۶۶	۴۲	دہ قر	دہ قر	دہ قر	۴۲
۴۳	کہ گھر	معصیت	معصیت	زبان	چشتی	۶۷	۴۳	تہیکیان	تہیکیان	تہیکیان	۴۳
"	ردان	ہو	ہو	شم	چشتی	۶۸	۴۴	جودل سے	جودل سے	جودل سے	۴۴
"	تہ اندن	جام سب	جام سب	خازون	خاصا	۶۹	۴۵	حشر میں	حشر میں	حشر میں	۴۵
۴۴	اے	ان بن	ان بن	خدا ہی	میں تو ہے	۷۰	۴۶	اور کرتے	اور کرتے	اور کرتے	۴۶
"	جس پہ	ایراج	ایراج	مخاطب	وہ و صفا	۷۱	۴۷	ہم تھے	ہم تھے	ہم تھے	۴۷
۴۵	میرے	نہیں	نہیں	دیا تو	دیا تو چھکو	۷۲	۴۸	شہر	شہر	شہر	۴۸
"	نظر	سابر	سابر	مشتد	خدا کے خدا کے	۷۳	۴۹	پہر	پہر	پہر	۴۹
۴۶	رقیبوں	استغنا سے	استغنا سے	پارت	کا دعویٰ	۷۴	۵۰	چاپ	چاپ	چاپ	۵۰
"	مفعول	فطین	مفاعیل	جوان	بدور	۷۵	۵۱	پہر	پہر	پہر	۵۱
۴۷	جنت	رضا صبح	رضا صبح	رہے	بدور	۷۶	۵۲	را تون	را تون	را تون	۵۲

لفظ صحیح	لفظ غلط	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ صحیح	لفظ غلط	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ صحیح	لفظ غلط	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ صحیح	لفظ غلط	مصرعہ کا پہلا لفظ
ندارو	فالطرتن	فالطرتن	۱۲۵	منرا	منرا	۱۱۳	دو	دو	۸۸	دو	دو
مروج	دعروج	دعروج	۱۲۶	نقطہ نو	نقطہ نو	۱۱۴	جب بیٹے	جب بیٹے	۸۹	تھکو	تھکو
سیدام	سینم	سینم	۱۲۷	دہ بیٹا	دہ بیٹا	۱۱۵	دو کئے	دو کئے	۹۰	یار	یار
فتراک	فتراک	فتراک	۱۲۸	رگ پین	رگ پین	۱۱۶	ایک	ایک	۹۱	کتے ہو	کتے ہو
بند گیت	بند گیت	بند گیت	۱۲۹	دہن	دہن	۱۱۷	جبریل	جبریل	۹۲	پوچھے	پوچھے
عبد اہادی	عبد اہادی	عبد اہادی	۱۳۰	سارے پنڈ	سارے پنڈ	۱۱۸	دھوکے	دھوکے	۹۳	دینا میں	دینا میں
شامی	شامی	شامی	۱۳۱	نی لین غیر	نی لین غیر	۱۱۹	نور و سان	نور و سان	۹۴	قدر	قدر
تبعضی	تبعضی	تبعضی	۱۳۲	اونکے اونکے	اونکے اونکے	۱۲۰	ایسی جو	ایسی جو	۹۵	وہ جنگو	وہ جنگو
بندہ	بندہ	بندہ	۱۳۳	موتی	موتی	۱۲۱	محبوبی	محبوبی	۹۶	رکن غلط	رکن غلط
وام	وام	وام	۱۳۴	جس کا	جس کا	۱۲۲	فاصلات	فاصلات	۹۷	دیکھی	دیکھی
نرخشاں	نرخشاں	نرخشاں	۱۳۵	کے	کے	۱۲۳	اوس	اوس	۹۸	منقول	منقول
ہرنیک	ہرنیک	ہرنیک	۱۳۶	پورے	پورے	۱۲۴	بھانا	بھانا	۹۹	ازل	ازل
بروز آج	بروز آج	بروز آج	۱۳۷	نکرتو	نکرتو	۱۲۵	زمانا	زمانا	۱۰۰	دہ	دہ
خوش	خوش	خوش	۱۳۸	چناب	چناب	۱۲۶	بنین	بنین	۱۰۱	عقل	عقل
پشتہ	پشتہ	پشتہ	۱۳۹	زندگی	زندگی	۱۲۷	صلاکے	صلاکے	۱۰۲	قطرون	قطرون
سوار	سوار	سوار	۱۴۰	جن کو	جن کو	۱۲۸	بزمان	بزمان	۱۰۳	پٹی	پٹی
برکات	برکات	برکات	۱۴۱	یاد	یاد	۱۲۹	باتین جو	باتین جو	۱۰۴	نہیں جو	نہیں جو
کون سر	کون سر	کون سر	۱۴۲	گوں	گوں	۱۳۰	جائے	جائے	۱۰۵	ان سے	ان سے
تو	تو	تو	۱۴۳	تیرے	تیرے	۱۳۱	مستفہ	مستفہ	۱۰۶	تو تھا	تو تھا
ایکے	ایکے	ایکے	۱۴۴	ایکے	ایکے	۱۳۲	پیشہ	پیشہ	۱۰۷	دی گم	دی گم
آیت	آیت	آیت	۱۴۵	مخلص	مخلص	۱۳۳	پیشہ	پیشہ	۱۰۸	سبھ کر	سبھ کر
زائک	زائک	زائک	۱۴۶	کمرہ	کمرہ	۱۳۴	نگاہ	نگاہ	۱۰۹	نگاہ	نگاہ
پس	پس	پس	۱۴۷	ادنی	ادنی	۱۳۵	دیکھیں	دیکھیں	۱۱۰	دیکھا	دیکھا
دائک	دائک	دائک	۱۴۸	نہیں	نہیں	۱۳۶	مہر	مہر	۱۱۱	مستفہ	مستفہ
دنگر	دنگر	دنگر	۱۴۹	نہیں	نہیں	۱۳۷	صدر	صدر	۱۱۲	رہی	رہی
جیت	جیت	جیت	۱۵۰	بندہ	بندہ	۱۳۸	بغیر	بغیر	۱۱۳	غیر	غیر
زائک	زائک	زائک	۱۵۱	پر دہ	پر دہ	۱۳۹	پاک	پاک	۱۱۴	پاک	پاک

بجای	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	بجای	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح	بجای	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	لفظ صحیح
۱۴۰	ادنیٰ	بارش بھال	بارش بھال	۱۵۳	درست	برگ	برگ	۱۶۵	مفعول	قاعات	فایلین
"	نیت	فردے	فردے	"	کہ سن	چشم ترا	چشم ترا	۱۶۸	سردران	سردران	سردران
۱۴۱	تنبیہ	مسلمان	مسلمانان	۱۵۴	پیک	کاسہ	کاسہ	۱۶۹	مظہر	ننگا ہم	ننگا ہم
"	دیدہ	قائم پیش	قائم پیش	۱۵۴	ہیں	سربتر	سربتر	"	ہم پیش	ہم پیش	ہم پیش
۱۴۲	جیوت	عرش	عرش	"	درچمن	درتندو	درتندو	۱۶۰	شرم	ازون	ازون
"	آن	کار	کارے	۱۵۵	درتندو	درتندو	درتندو	۱۶۱	رفتہ	پیش	پیش
"	"	ور	ور	"	در بیان	سرد	سرد	۱۶۱	رفتہ	نرین	نرین
۱۴۳	رنوا فل	رنوا فل	رنوا فل	"	در عالم	بقرب	بقرب	۱۶۲	گریہ	یعقوب و	یعقوب و
"	رنوا فل	ش	اش	۱۵۶	گفتہ	خودم	خودم	۱۶۳	ناتکد	ازمرنو	ازمرنو
۱۴۴	اشبکہ	درجہ	درجہ	"	ہست	از سفر	از سفر	۱۶۴	ور	ور	ور
"	بلکہ	ماجزہ	ماجزہ	"	رفتہ	درمن	درمن	"	اے دل	از	از
"	قصہ	تمود	تمود	۱۵۷	رفتی	زہرہ ناتو	زہرہ ناتو	"	داغ	امشت	امشب
"	بود	و	و	"	چلن	شدہ	شدہ	"	جان	خداے	خداے
۱۴۶	در تاز	درو	درو	"	تو نقش	بہ دیواری	بہ دیواری	"	"	"	"
"	ہر صلی	مصلیٰ	مصلیٰ	"	نظم	بشرک	بشرک	۱۵۷	قطرہ	آے	آے
۱۵۰	من نمی	بیدار	بیدار	۱۵۸	بر سر	آوردان	آوردان	۱۶۶	بہر سجد	از ملک	از ملک
"	من ندا	خوش	خوش	۱۵۹	باد	سینہ	سینہ	۱۶۷	بہر جا کے	جائے	جائے
"	من ہنوم	بہر	بہر	"	اے	بے نشان	بے نشان	"	رو بہر گئے	مشتبی	مشتبی
"	بان کر	بگذشت	بگذشت	۱۶۰	نے	معبدہ	معبدہ	۱۶۸	نہجا	گو	گو
۱۵۱	و پس ہیں	شوند	شوند	"	ز	از منکران	از منکران	"	نہ بود	زین	زین
"	چون فرشتہ	بہ بکے	بہ بکے	۱۶۱	آن بانگ	صباح	صباح	۱۶۹	سکون	از بان	از بان
"	مفعول	مفعول	مفعول	"	از کار	منار	منار	"	بکوشد	کانش	کانش
"	اور	آورد	آورد	۱۶۲	زاید	میں بند	میں بند	"	سرارے	سرارے	سرارے
۱۵۲	مفعول	مفعول	مفعول	۱۶۳	توساز	از	از	"	کان	نازک	نازک
"	بگسر نہ	بالش	بالش	"	ستم ہزار	جہاں شمار	جہاں شمار	"	شرا	زین بندہ	زین بندہ
"	آنکھ	درویش	درویش	"	و گر نہ	شمار	شمار	۱۸۰	فاعدتن	مقابلین	مقابلین
۱۵۳	تو از	نقل	نقل	۱۶۴	ہر دم	ختم	ختم	"	سن و	سالمی	سالمی
"	ز وشت	قیس	قیس	"	ناوک	کشید	کشید	"	احسانیم	عجبیم	عجبیم
"	ندارم	روزے	روزے	"	فاطرات	فاطرات	فاطرات	"	رے زمین	مظہر	مظہر

مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	نقطہ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	نقطہ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	نقطہ صحیح	مصرعہ کا پہلا لفظ	لفظ غلط	نقطہ صحیح
۱۸۰	اے سحاب	اے سحاب	۲۲۱	شان	گرد	۱۹۸	اے سحاب	اے سحاب	۲۲۱	اے سحاب	اے سحاب
"	دوا	دوا	"	ہر	ہر	"	دوا	دوا	"	دوا	دوا
"	دوا	جان تن	"	از	انگلش	۱۹۸	جان تن	جان تن	"	جان تن	جان تن
۱۸۱	حاتم	بقدا سے کرش	۲۲۲	مندو	در	"	بقدا سے کرش	بقدا سے کرش	۲۲۲	حاتم	حاتم
"	دشمنہ	شد باب	۲۲۳	اند	بنوودہ	۱۹۹	شد باب	شد باب	"	دشمنہ	دشمنہ
۱۸۲	فرنج	عسرم	"	از	رحے	"	عسرم	عسرم	"	فرنج	فرنج
"	گردن	پیراہن	۲۲۴	نعم	یارب	۲۰۰	تو بگو کہ	تو بگو کہ	"	گردن	گردن
۱۸۳	خوشن کیلک	خستہ و	۲۲۵	شیت	جھا	"	خستہ و	خستہ و	"	خوشن کیلک	خوشن کیلک
۱۸۵	ایش	بد	۲۲۶	بالکند	بالکند	"	بد	بد	"	ایش	ایش
۱۸۵	آتش	بد	۲۲۹	دوس	مگر	۲۰۱	بد	بد	"	آتش	آتش
"	ہست	درگر	۲۳۰	جسیر کی	آہی	۲۰۲	درگر	درگر	"	ہست	ہست
"	آن	سردی	"	حق ایک	درق	"	سردی	سردی	"	آن	آن
۱۸۶	بودے	بگرنے	۲۳۱	سین	کمال تھا	۲۰۳	بگرنے	بگرنے	"	بودے	بودے
۱۸۷	با	پاشا	"	کیا	یو لاک	۲۰۵	پاشا	پاشا	"	با	با
"	زاتھا	در پے	"	کشتہ	روز ازل	۲۰۶	در پے	در پے	"	زاتھا	زاتھا
۱۸۹	مین	تلفش	"	دشت	گلی	"	تلفش	تلفش	"	مین	مین
۱۹۱	بینیم	بنیم	۲۳۲	خانہ	نکل	۲۰۷	بنیم	بنیم	"	بینیم	بینیم
۱۹۲	ہست	سمند	"	مین وہ	یہ مین وہ	۲۱۰	سمند	سمند	"	ہست	ہست
"	جان	ندہ	۲۳۲	مصطفیٰ	اشتر	۲۱۶	ندہ	ندہ	"	جان	جان
۱۹۳	ارسال	شفت و شفت	۲۳۳	ماہ	ایک	"	شفت و شفت	شفت و شفت	"	ارسال	ارسال
"	ورغشت	ورغشتہ	۲۳۵	چرخ	چاک	"	ورغشتہ	ورغشتہ	"	ورغشت	ورغشت
۱۹۴	مرفت	مشرت	۲۳۸	نیچان	پوگنی	"	مشرت	مشرت	"	مرفت	مرفت
"	لی گو کہ	خبر از	۲۳۹	اقرانی	الی ہے	۲۱۷	خبر از	خبر از	"	لی گو کہ	لی گو کہ
"	ازو سے	از	"	رسا کے	رسا کے	۲۱۸	از	از	"	ازو سے	ازو سے
۱۹۶	ہرگو	گو	۲۴۰	دستہ گزنی	دستہ گزنی	"	گو	گو	"	ہرگو	ہرگو
"	ایشان	اہنراز	۲۴۱	روز	ظلی کی	۲۱۹	اہنراز	اہنراز	"	ایشان	ایشان
۱۹۷	تا	ٹائی	۲۴۲	دوست	ہم دوست	۲۲۱	ٹائی	ٹائی	"	تا	تا

[illegible]

ایک ہنزہ شہنشاہ قانوں ملک متحدہ کی گائون کی نیچاہت کا قیمت ۴
ایک ہنزہ شہنشاہ قانوں املاک ملک متحدہ قیمت ۴
ایک ہنزہ شہنشاہ قانوں املاک مغربی دشتال ادھر ۸
ایک ہنزہ شہنشاہ قانوں حصول اراضی بیکار سرکار قیمت ۶
ایک ہنزہ شہنشاہ قانوں رعیتی دشتالیزات قیمت ۶
قانوں وقف مسلمانان ایک ہنزہ ۴ شہنشاہ قیمت ۴
ایک ہنزہ شہنشاہ قانوں دیوالیہ جدید ۶
ایک ہنزہ شہنشاہ قانوں سیلا سہاقت ہند قیمت ۶

ایک نمبر ۲۵۱۸۷۰ عجمیہ تقریرات ہندویت
جلد تیسویں کے ساتھ جدید چھپا ہے۔
ایک نمبر ۱۹ عجمیہ ضابطہ نو جداری
جلد تیسویں کے نیا چھپا ہے۔
ایک نمبر ۱۹۷۷ عجمیہ لگان قبضہ اراضی
صوبہ آگرہ یو پی جسکا جدید نفاذ ہوا ہے۔
ایک نمبر ۷۷ عجمیہ قانون لگان ملک اودھ
جلد تیسویں کے نیا چھپا ہے۔

اسلام کہندے کا پہلا دوسرا کہتے

آلہا کی راہ و اب کتاب

ازم غلط ہے۔ ماثون و صحابہ کرام کے تاریخی مجاہدات اور شجاعان و دلادوران اسلام کے جنگی کارنامہ خالد سیف اللہ کی بے مثل اور بے نظیر
بیادریان جو دنیا میں مشہور و معروف ہیں آٹھائی زبان میں نظم کر دی گئی ہیں مگر آٹھائی طرح بناوٹ و تراشہ نہیں ہے
ایمان خیال کا افسانہ نہیں ہے کہیں کہیں آٹھائے سننے والے اور بھاکھان زبان کو آسانی سے سمجھنے والے مسلمانوں کے
جنگی اور بہادریانہ اوصاف سے اسلام ٹھٹھکا ہوا ہے اور قاضی حکیم مفتی الدین احمد صاحب مرحوم ساکن قصبہ بہری
ضلع جالندھر نے لے لے جواب کتاب مذکور آٹھائی زبان میں نظم فرمائی ہے اور اعلیٰ قاضی مفتی نے عمدہ بیانہ پیش کی ہے۔ ہر شخص
ہو شاہد بنا چاہے کہ اسی نام کی بعض حضرات نے اور کتاب بنا کر ٹھٹھکا دی ہے جو اسکے مصنف کی مقبولیت عام کا مقابلہ نہیں کر سکتی
لہذا شاہین جو خریدنے وقت ٹھٹھکا مذکور اور مضبوط قاضی ٹھٹھکا کا ذکر ٹھٹھکا ضروری ہے قیمت ایک روپیہ نہ غیر اعلان مجبور لڑائی
اسلام ٹھٹھکا کا پہلا ٹھٹھکا
بن بیوں سلطان و پیشرو کی لڑائی و حضرت خالد کی چڑھا
دشمن کی ہلی اور بیت لیا و اجنادین کی لڑائی ہے
} سلیکی لڑائی
قیمت چار آنہ و نام

اسلام ٹھکانہ کا پہلا کھنڈ
 بین یونس و فلسطین و یقصر کی لڑائی اور حضرت خالد کی چڑھائی
 دمشق کی پہلی اور بیت امین اور اجنادین کی لڑائی۔
 دمشق کی دوسری لڑائی اور حضرت خالد کا دواؤہ و قنیت

المستقر قاسم طبعیہاں مطبع قاسمی لکھنؤ محلہ سجان گڑ

آنکہ بہت این سرو سہ و دروے
 وحدہ لا الہ الا ہو ست
 بالک الملک لا شریک لہ
 شاہ وارث حسن کہ مرشد اوست
 شہد کہ روز افزون اوست
 بہت آن منحصر بہ حشر ازان ست
 ہر چہ بگذشت ازان زمان کہ بران
 روز سحر و شب مشرق و درہست
 کہ بشر صرف وقت او چندان
 واقفم از ذبیح و عقیقش
 نہ فلک دے رسول امی او
 شاہ وارث حق و حیدر من
 این کمالے کہ شد از وظاہر
 والہ عشق رب الارباب است
 ریخت است انچہ اندرین اوراق
 باد روزی بجلہ اخوانش
 چہ عجب گر کند اثر پیدا
 الخ شد ہم بحکم مرشد اد
 یکہ بسند جناب شان کافی ست
 این کتابے ست بہر مقام غیب
 گر بخوانی تو باب اول را

ہست در دو جہان نہ ہم دروے
 یک نشانے ز شان برتر دے
 بہت تاج موافق سر دے
 تا نشان داد و ما کہ بر دروے
 تا کنون شوق روے نور دے
 سحر عید صبح محشر دے
 این کتاب است نیمہ دفتر دے
 شاہد این ہر وہاب و خیر دے
 صرف در ذکر و فکر در سر دے
 گر بدے خود خدا نہ یاور دے
 اگر از ہر سایہ بر سر دے
 گر بنودے شفیق در ہر دے
 دور تر بود از مقدر دے
 گرچہ بہت از عباد احقر دے
 بہت تیغ و خدنگ و شتر دے
 عنم اللہ وہم ہم پیرو دے
 در دل شان کلام احقر دے
 تا رسد ہم بہ ہر برادر دے
 بہر تسکین قلب مضطر دے
 محلے دلنشین و منظر دے
 حرف حریف تراست منظر دے

جلوہ آخبرین پیغمبر دے
 مرشد اوست حجلہ پر در دے
 بنگری اولیائے دیگر دے
 مخبر مرشدان رہ پیرو دے
 غزلیات معرفت برو دے
 ہست در حدود لغت کاکرو دے
 کہ در نیجاہست قدر بہتر دے
 کردہ امیر بحال خوشتر دے
 مصرع سال ہست کاخرو دے
 کہ نہ توحید حق بود ہر دے
 از خدا و ہم از پیبر دے
 گر بہ بینی زباہے تاسرو دے
 ہست داخل یسے بد قرو دے
 خوان زائل تو تا باخرو دے
 نگہ ہر ناز پرور و س

و اربہ ہستی بہ بین بہ باب دوم
 و انما ئی اگر تو باب سوم
 باب چارم اگر تو بکشتائی
 ہم درین باب بہت فصل سوم
 باب پنجم کتابشوق و بہ بین
 در ششم خوان رباعی و نظمین
 خوان بہ بہائیک زبان سوم فصل
 بہ تقمیین راز نظم تقریبات
 ہست ہست پیران طغات
 نیست تنظی مگر درین ابواب
 الغرض این کتاب اثنیہ است
 تا بیج جائے متی ز عرفان است
 ذکر و یگرام از اولیاء اللہ
 گر بخواہی صفات شان بدین
 آنکہ کہ شش بد و رجایم است

ابن کتابی ہست پیبرین محضر
 نو نگارے ذبیح خنجر دے
 ۱۳۳۵
 ۱۹۲۶





بسم الله الرحمن الرحيم

۱ - مغامیلین - مغامیلین - مغامیلین - مغامیلین - مغامیلین

پس از حمد خداوندت خیر خلقت یزدان
خیالات مقالات ذبیح یخ ناکافی
تر بشود سال از ادا ز غم نیست تا بود
به اردو از جناب دایع و اندر فارسی چند است
گفتم آنچه از ادا دینی گفتم ام اکثر
نه پروانه اشاعت دایم چند گوی باید
ز دقت خود گرفت و من به هر قدر طبعش
اگر وقت قبول خاطر ابدی پس چه است
و گرنه از ازل مستم ذبیح خیر عمران

۲ - اگر وقت قبول خاطر ابدی پس چه است
و گرنه از ازل مستم ذبیح خیر عمران

مناجات عقیق آیت بحمد تو صلی الحاکمات بل جلالتهم ناله ناله

اللهم استر عیوننا أنت خیر الناس انزلی
اللهم حفظ من الشر انی اذین الله جنت

<p>اعطنا يا ربنا سرّاً حلّالاً طيباً اللهم افتح لنا باب العطايا والكرمه اللهم انصر لنا بين البلى والهموم اعطنا يا ربنا حباً في محبوب الله هيب لنا يا ربنا في عيدنا يوم العيد</p>	<p>انت معطي انت معفي انت خير الرازقين انت مقضي انت مقضي انت خير النافعين انت لي نعم الوكيل انت خير الناس ربنا خير لنا خيركم يحبوا المسلمين نعمت الابرار لقا ليك يا العادلين</p>	
<p>سید</p>	<p>عن ذی الحج المذنب القائل اعمال الفیج المصاعید عنهما نعماء رب العالمین</p>	<p>۹ شعر</p>

تتمه سلام ستمام بخیر و رحاب خیر الانام علی الصلوات و السلام معروضه

<p>السلام اے احمد مرسل زرت العالمین السلام اے دلبر ربلم با اے جزا و نسی السلام اے خلعت طاموس در برت السلام اے رازدار کشف کشف السلام اے میر بانه تہ الحیا و سوا السلام اے عجب مظلوم جند و کمال السلام اے سایہ ات کشف و برکت السلام اے جو بدارت و نور و برکت</p>	<p>السلام اے ازالہ آفتاب و دنیا و دین السلام اے رمت حق ارضت العالمین السلام اے کوکب انما حکما بر سبعین السلام اے واقف امر اربعین الما و طین السلام اے میر بر عرش برین کرسی نشین السلام اے بندہ محبوب رب العالمین السلام اے پایہ ات بانا تر عرش برین السلام اے جان نثار شہائی گردون نشین</p>
--	---

<p>معد</p>	<p>السلام اے ربنا سے ملحق و محبوب الله برویش کمرین نیکان ہم کس نگاہ</p>	<p>شعر</p>
<p>ربا تعی و تبارک و تعالیٰ مفتون و تبارک و تعالیٰ</p>	<p>ربا تعی و تبارک و تعالیٰ مفتون و تبارک و تعالیٰ</p>	<p></p>

آنکس کہ سبق گرفت ز استاد ازل	در مکتب عشق با تلامذہ
افسانہ قیس و دل چہ آرزو باد	کو اصل حقیقت است این نعل اول

فصل اوّل باب اول بزبان اردو مصنفہ ۱۴ جنوری ۱۹۲۲ء

۳	مفاعیلن - مفاعیلن - مفاعیلن - مفاعیلن	بشعر
بہت مین سامنے تصویرین دنیا کے قتال کی ذبیح اوس نذبح و گشش کا منظر پیش کرتا ہے	بہت سے جہان عشق کے طوق سیال کی جہان رعون کی گردن پر چھڑچھڑاتی قتال کی	
کوئی بھی نرسب انکار اس سے ہرگز کر نہیں سکتا لگی ہے جنکے دل سے وہ بھی ہے جنکے دلمین وہ	اوس کی اک حوت کی کوٹھوسیدہ اور اس کے دل کی لگی تن کی بھی ہو جاتی ہے لگی دلی کی	
اوس کی کا عشق ہے او نکو اوس کا ہر یریم نہیں مری خبر مین سب بھر کی ٹھکانے کی ہر سب باتیں	اوس کی دہن ہے روح او کے تقاضہ کا شالہ کا خدا لا کھول دین سب شیشہ کا	

عجب کیا ہے وضع زار کے یہ دلکشین نامے	۴
پلٹ دین قدرت باری سے کایا ساری محفل کی	۵۱

قصیدہ پسندیدہ موسوم بہ کارنامہ ازل در اظہار ذوق
عشق الہی تحت جناب رسالت منہا علیہ السلام

ازل مین تھی ادھر بر بھی نگاہ ناز قتال کی وہ چھل بل اللہ اللہ خیر آبرو سے قاتل کی	ادھر تھی سب کچھ ایچ نہیں پیر نہ پیر
سیر مقتل روانی دیکھ کر شمشیر قاتل کی وہ مقتل حسین تھی گم تھی دنیا کے قتال کی	کہ جسکے ہر اشارے پر پیر و پستی پیر نہیں پیر کی اوجھلتی کو دتی تھیں تھیں شہناغان پیر کی
کشش کہتی تھی پیہم مجھ سے میرے جذب کال کی	جہان کشتوں کا اردو جہان رواں تھی پیر کی تلاش میں جلاہ کاغذ از سرینہ کا پیر کی

[illegible]

عبادت کا کمال اعلیٰ صفت انسان کامل کی
تھیں یہ سب طاقتیں انہیں اسی اک فرد کامل کی
وہاں تھی چھرون کی فوج دشمن کے مقابل کی
مقدم ان سے اقرباؤں سے ضو اک حق نماد کی
وہ تھی کیا روح تھی اوس راحت جان بہت دل کی
نہیں قرآن ہے اک تفسیر مرنے کے نفیاب کی
مری تھی اصل ہی کیا اور حقیقت کیا مرے دل کی
مذہب جنکے عالمی تھے کمون کیا اونکے مین دل کی
عطا انسان کو کی دولت جیسا اپنے عشق کامل کی
آجہ کو حسد پیدا ہوا حسرت ملائک کو
وہ ناری سے نہ کرتے سرکشی آخر تو کیا کرتے
وہ اون کی سرکشی اون کو نہ ہو ہم کو مبارک ہے
نہ چڑھتا آئینہ پزیرنگ او سے ہم صاف کیوں کرتے
نہ ہوتا رہزنون کا ڈر تو سیدھی راہ کیوں چلتے
نہ آ اگر اگر چھیرین ہمیں سو اس شیطانی
بتھارا ہے عدو شیطان ہم کو زندہ رکھتی ہے
فرشتوں کی پہوئی عظمت جو نذر سجدہ آدم
یہ جو کچھ ہوتا تھا دیکھتی تھیں وہ مری آنکھیں
وہ دل شکل صدف لب تشنہ یک قطرہ وحدت
وہ دل ساتی کی صورت گرہی تھی ہمیں جو کچھ کر
وہ دل جب کا سویدا منتخب یک لفظ وحدت

یہی تھی قوت جان اونکی ہی اونکی غذا دل کی
اوسی کی تھی مدد حامی بھی ہر اک حل مشکل کی
سیان بھی بندروں کی فوج تھی اون کے قابل کی
اُسی سے ملتی جلتی تھی ضیا اوس ماہ کامل کی
پڑی تھی جسکی خاطر سے بنا اوس پاک محفل کی
خبر دیگر مصائف مین بھی ہے اونکے فصائل کی
یہ نعمت لاکھوں خوش بختوں نے بھوکھجھے حل کی
کہ کیا کیا کر گئی اون کو نگاہ نازق تل کی
تہ وبالا ہو مین جن و ملک کی گشتیان دل کی
چلین سب کچھ پہن چالین یہ لکین سعی باطل کی
یہ نوری تھے رہین دل ہی مین اونکی حسرت دل کی
وہ اونکی دشمنی صیتل ہے اپنے خشیہ دل کی
نہ ہوتا ڈوبے کا ڈر تو حاجت کیا تھی ساحل کی
ضرورت کیا تھی ہم کو رہبری پیر کامل کی
نہ ڈر ڈر کر کرین گیل ہم اپنے مشاغل کی
عداوت یہ ہمارے آب دبا دوش و گل کی
دوا شافی یہی تھی علویوں کے زعم باطل کی
بندھی تھی مکمل کی ساتی یہ لکین دیدہ دل کی
ہے اتنی قید تن مین جسکی حالت مرغ بیل کی
وہ دل ساتی کو تھی منظور لاری بھی جس دل کی
وہ دل سودا سیان حق کو بھی حسرت تھی جس دل کی

او دھروہ مدد بھری آنکھیں ادھر یہ جام دل میرا
 نٹے میں اوس محو سیرنگ میں چو بیرون تہک
 میں اوسکو دیکھتا ہوں اُسٹو سے عرش پر ایسا
 یہ میری بات سنکر تجکو حیرت کیوں ہے اے ہدم
 نہیں اس سے کہ تو ہے دہرت میرا بلکہ دہشت میں
 انھیں جانے دے دنیا میں نہیں ہر کوئی سے ایسی
 یہ جتنے مختلف ہیں رنگ جتنی مختلف شکلیں
 پھر انکے جینے مرنے سے بھی ثابت ہے کہ ہر ہشتیک
 بقا ہے ایک اوس کی سستی آزا و مطلق کو
 اوسکے نور وحدت نے کم و بیش اک جھلک اپنی
 وہی ہواک جھلک اوس کی کلید معرفت اوس کی
 جہا دی ہو نہاتی ہو کہ حیوانی کوئی شے ہو
 یہ دنیا در حقیقت اک تماشا گاہ قدرت ہے
 عدم ہو باوجود ان سب کا اپنے ہاتھ میں رکھا
 طبیعت کس نتیجہ پر بالآخر میری پہنچی ہے
 حقیقت میں یہ دنیا اور ما فیہا ہیں سب فانی
 ہمارا ہنہاک اس چند ساعت کے تماشے میں
 تماشا اوس کی قدرت کا جو کچھ تو اون آنکھوں سے
 ہمیں بھی لاکھ لاکھ عالمین کا دے سبق یا رب
 یہ سورج اور یہ چاند اوسکے قدرت کے نمونے ہیں
 غرض ہر شے پہ صرف اوس ایک ذاتی تعریف نے

چلی آتی تھی چھن چھن کر مرنے لینے دل کی
 وہی ہر روح میری آب و بادہ کش و گل کی
 کہ جیسے دیکھتا ہے شکل تو اپنے مقابل کی
 میں تجہ میں دیکھتا ہوں صورت اس خوشحال کی
 نظر آتی ہے تجکو سورت اوس سلطان عادل کی
 نہیں آئینہ صنعت جو اس صنم کمال کی
 جدا گانہ ہیں شائین ایک شاہنشاہ عادل کی
 اوس کے ہاتھ فردائے مجاہد کی مدخل کی
 جو ہے بانی ہماری سستی موہوم و باطل کی
 اس اپنے عالم کثرت کے ہر اک شے میں شامل کی
 وہی ہے دورین یا خورین ہر باخبر دل کی
 یہ نعمت غیر حق ہے کون جس سے اوسنے حاصل کی
 اگر کی فکر سہلانے کی بھی تو اپنے ہی دل کی
 جسے چاہا تو رحمت در نہ زحمت اوس پنازل کی
 نہیں سستی ہو کچھ اس سستی موہوم و باطل کی
 پھر ایسے دل لگانا بھی ہے ذلت باخبر دل کی
 خبر دیتا ہے ہم کو قیدیان چاہ باطل کی
 خلیل اللہ کے دل نے جس سے تہ کی بات حاصل کی
 ہمیں بھی مہر و مہر دے دے اپنی نور سزا کی
 نہیں تمیز ہے اوسکو مگر کچھ حق و باطل کی
 نظر اسکا دی لا کر اوس پر مرنے دیدہ دل کی

نہ صرف اس کے تصرف بلکہ دل کے بھی تصرف
 تصرف اپنی وحدت کا وہ اس قدرت کے برہمن
 نہیں باقی رہیں گے جبکہ اس کے دیکھنے والے
 جنھوں نے عالم قدرت کو دیکھا چشم وحدت سے
 لگا کر جس نے دیکھا اس کو علم عقل کی عینیک
 شقوق کی نظر سے ہم گرد بھیجیں تو دیکھیں گے
 نہیں ہے کوئی جگہ فعل اس حکمت سے بھی خالی
 عسیٰ اُن تکرہوشیا خبر کو یہ دیتی ہے
 یہ دنیا دار فانی ہے تو دارِ اِخْتِان بھی ہے
 ذرا سے بچ نہیں متردک اپنے فرض کر بیٹھے
 ذرا سی بات پر اپنے پڑوسی سے بگڑ جانا
 ذرا سی چوڑ کا بدلہ کسی کی جان سے لینا
 کسی کی کامیابی سننے کے یوں منہ کو چڑھا لینا
 ہوا میں ہلکی ہلکی بھی ان اخلاقی جرائم کی
 پھر اُن جرموں کا کیا کتنا جو دخل میں کیا نہیں
 غرض یہ بد نہیں سکتا کہ ہم بد فعلیاں کر کے
 رہ تو حید سے مطلب ہے میرا تو فقط اُس سے
 وہ جن کی ذات اک تکوین عالم کی ہوئی باعث
 وہ جن کی ذات نے تخلیق کا توڑا طلسم آکر
 وہ جن کو ناز تھا عبودیت خلاق عالم پر
 وہ جن کو خلعت محبوبیت حق سے عطا کی ہے

یقین اسکا کرا کر حل یہ میری نیت شکل کی
 دکھائیگا بہت کچھ جب تک اسکی ہر خوشی دل کی
 اولٹ دینگا نقاب اس سستی مہووم و باطل کی
 بر آئے گی اُڑن کی عاقبت میں آرزو دل کی
 کیا وقت اس نے صنائع مفت اور سچی باطل کی
 بیدار شے میں ہر اک حالت میں شان اس کی فاعل کی
 کہ حسین مصلحت مفعول کی داخل نہ شامل کی
 کہ ہے عقبت کی آسانی کڑی اس سخت منزل کی
 سند صبر و رضا کی کیون میں ہم نے نہ حاصل کی
 ذرا سی عیش میں سدھ چھوڑ دی اپنے مثال کی
 ذرا سے بچ پر تو ہیں اقارب کی امثال کی
 ذرا سی کھونٹ پر دولت کسی ارمان بھرے دل کی
 کہ انکے مال کی چوری گویا دینے حاصل کی
 حقیقت میں میں سب دشمن چراغ دیدہ دل کی
 رہ میں شکنجے تو ہیں او کی سرانہیں بھی مقابل کی
 کہ میں ہمت اور توحید کی قطع منازل کی
 رسول پاک نے تشریف کی جسکے مراحل کی
 وہ جنکے نور نے خاقت میں سبقت سب یہ حاصل کی
 وہ جن نے نور نے تاریکی تکفیر نازل کی
 وہ جس نے قدر کی الفقر فخری کی نعل کی
 وہ جن کو بھیج کر دنیا میں رحمت اپنی نازل کی

<p>ایا زادن کو بناوے گا جو محبوبی سے منکر جو شہلین دل سے حالات آیکے کل زندگانی کے خلافت اور انبیاء کے ہر طرح کے ظلم سہنے پر اسی باعث سے حق نے آپ کی بعثت کے بعد اب تک ہے ثابت اس سے اور کما رحمتہ للعالمین ہونا چھپا تھا شاہد وحدت جو شہرت کے چابون میں سوار فکے تباؤ کون او سے پہچان سکتا ہے دکھا دیں آپ نے خود چل کے پر امن و امان راہیں مجھے اون پر تعجب ہے جو سنکر معجزات اون کے خدا کو مانتے ہیں قادر اور محبوب کو اوسکے اگر یہ مان بھی لیں ہم تو کیا مجبور ہے قدرت و جو دو قدرتِ خلاق اکبر سے جو منکر ہیں</p>	<p>کہ اوس نے کس طرح محمود سے عزت یہ حاصل کی رہے باقی نہ اونکو اس میں گنجائش دلائل کی طبیعت اپنی امت کی نبرد خواہی یہ مانل کی بلا سے آسمانی اپنی خلقت پر نہ نازل کی خدا نے جسکی بابت اپنی ایک آیت بھی نازل کی دکھا دیں بیرون کو صورت اوس جو رشتہ کی شب معراج جسکی دولت دیدار حاصل کی شریعت کے طریقت کے حقیقت کے اجل کی کھڑی کرتے ہیں بے بنیاد و پواریں لائل کی سمجھتے ہیں وہ اک تصویر جان بے گل کی کہ دے مٹی کو طاقت شوق صد راہ کمال کی وہ جو چاہیں کہیں ہر اونکی منطق ہی حلال کی</p>
---	--

مے	بھروسا ہے خدا کے فضل پر بے شک خیم اپنا مگر ہے تقویت بھی اونکی جہد و جہد کمال کی	شعاع
----	--	------

قصید ثانی موسوم بہ ہنگامہ شرف و ظہار فوق شوق دیدار الی ولعت
رسالت پناہی صلعم معروضہ ۱۹۲۲ء

<p>مفاعیلن - مفاعیلن و کھاوے اسے سمند طبع جو ہر وقت آخرین خوشی اکیا ہو ہر مطلع انوکھا شان داور میں بھرا لیا تو ہر یک مطلع نصیب ہم پر ہیں</p>	<p>مفاعیلن - مفاعیلن کہ لینا ہے تجھی سے کام کلہہ میدانِ عشرت میں نہ ہو جیکے مقابل کا کوئی دیوانِ عشرت میں کہ چٹکین داغ جیکے مطلع خورشیدِ خاور میں</p>
--	---

لکھا ہے نیکے بد چ کچھ ازل کے پاک دفتر میں
 مرادست جنون کل عرش کو لالیکا چکر میں
 میں دیوانہ ہوں ادن زلفوں کا ہے سوا مرے سر میں
 نشہ ہے اس مگر بے رنگ کا اب تک مرے سر میں
 بھری ہے لو اسوی جمع تجلی کی مرے سر میں
 خلیل اللہ کی بسم اللہ اکبر میں
 غم دوزخ کسے شوق تھاے رب اکبر میں
 شے ہیں جو تمنا سے تقائی رب اکبر میں
 چلو اے شمساروں پیشگاہ رب اکبر میں
 اثر ہے وہ ہمارے نعرۃ اللہ اکبر میں
 یہ گوے لا الہ کیا ہے جو میدان محشر میں
 ہمارے نعرۃ تکبیر کی گونج ارض محشر میں
 قیامت کی وہ گرمی آفتاب روز محشر میں
 خار بادۂ دشمن جو تھا اندھا ہوا سر میں
 وہ زلفیں جوازل میں بھی بسیں نشہ و عین میں
 حکیموں کو ہے سکتہ حکمت خلاق اکبر میں
 بہت غم آئے اور گئے اس بحر اخضر میں
 وہ خالق جسکی خلقت کا شمار اب تک ہے چکر میں
 وہ اول ہے ہر اول میں وہ آخر ہے ہر آخر میں
 وہی دیتا ہے انسان کو جو لکھا ہے تقدیر میں
 کیسی نامرادی کا اثر کیا حکم داور میں

لکھ اٹھتا ہوں کبھی اپنے جنون کے جوش افر میں
 نہیں باقی رہے گا تار جب دامن محشر میں
 اثر ہے جن کی بوے خارجی کا مشک و عین میں
 جو بھر بھر کر مرے ساقی نے دی نکون کے ساغر میں
 دماغ حضرت موسیٰ بڑا تھا جس سے چکر میں
 جو سودا تھا وہی لایا ہوں میں بازار محشر میں
 کھلا ہے زرگستان آج میرے دیدۂ عین میں
 اونھیں پردائے جنت خوف دوزخ کیا چکر میں
 دکھاؤ کرت اپنے اپنے جولان گاہ محشر میں
 بجھا دیکھا یقیناً آتش دوزخ جو دم بھر میں
 رہے ثابت ہمارے ضرب الہ اللہ اکبر میں
 عقوبت کے فرشتوں کو نہ کیا لالیکی چکر میں
 یہ ٹھنڈک ابر رحمت کی ہمارے دہن تر میں
 وہ آج امرا حضور و اور داد اور محشر میں
 انھوں نے روح بھر بھونکی ہوا سے صبح محشر میں
 کرے پیدا اسمند میں جو موتی لعل تپھر میں
 نہ پہنچا کوئی تہ پہاڑ کی قدرت کے سمندر میں
 وہ رازق جسکی روزی روزی ہوئے جہن میں
 وہ باطن ہے ہر اک باطن میں انظر ہر اظہر میں
 نہیں تھا چشمہ آب بقا جنت سکندر میں
 کھنٹی شداد کی جان جنت شداد کے دژ میں

بڑھونگا میں ہر اک مطلع بنا کر حوض کوثر میں
 کہیں گے سب یہ میرے ہم نوا آہنگ خوشتر میں
 ہمارے نام اگر ہو گئے گنگا روٹے دفتر میں
 ہمیں اس کی خبر بھی کچھ نہ ہوگی شور خوشتر میں
 شفاعت اُمّت عاصی کی گھر کی بات ہے گھر میں
 تماشای انبیاء مژدہ سنسکر آکے چکر میں
 خلاص اپنی کراپی آپ نے اُمّت جو دم بھر میں
 ہماری اُمّتیں ہیں منکر ان رب اکبر میں
 مگر ہیں نام ان سب کی بھی انسانوں کے دفتر میں
 برابر کا اٹھیں بھی اپنی اُمّت کے برابر میں
 یہ سن کر آپ اوسی دم جائینگے دربارِ داور میں
 یہ درج محبوب کے محبوبیت کی قلبِ ادر میں
 غرض وہ یا کے اذن اسکا خباب سب اکبر میں
 جواب اسکا ملیگا اولن حروفِ روح پرور میں
 نتیجہ اُسکا یہ ہوگا کادن لوگوں سے دم بھر میں
 کھیلے گا یہ بھی راز اوس میں ہیں دیوانِ خوشتر میں

۵	فوتیح اسکا بھی ہو جائیگا پھر عین نقیضِ حب کو شفاعت تھی ہر اک اُمّت کی مخفی ذراتِ سرور میں	شعبہ ۱۳
---	--	---------

<p>عرضِ حال و روضہ و ایزد متعال جل جلالہ مصنفہ فوری سنہ ۱۹۲۳ء</p> <p>مفاعیلین - مفاعیلین - مفاعیلین</p>

<p>پڑوس اپنے عطا کی کھلی جھین فردوس مسکن کو ازل میں سجدہ آدم سے پھر جس نے گردن کو حقیقت میں جو خاستان ہے اُس دنیا کے گلشن کو بہت خوش رنگ اور خوش وضع ہیں چرخوں اور سکے کھین و کش ہے بواؤ کی کھین و کش ہے رنگ اور نکا اور ہوا و نکا فریب چٹن۔ اور ہر شیطان کی چالین جدھر دیکھو اور دھر بھیل ہوا ہے دام مکر اور سکا جہان جنیا جہان مزاجہان شام و سحر کرنا مگر جب جب بلاؤں میں ہوئے ہم مبتلا یا رب مدد تو نے ہماری کی ہے بیشک ہر مصیبت میں سو اتیرے کہیں کس سے سو اتیرے ہے کون ایسا تو ہی ہے داد و بخشش تو ہی مالک ہے ہندن کا</p>	<p>تڑپتے ہیں وہی اس عالم کثرت میں درشن کو مسلط کر دیا ہم پر اوسی خوشوار دشمن کو کیا مخصوص ہم سے بھولے بھالوں کے نشین کو مگر رنگ وفا او عین نہیں ملتا ہے درشن کو مگر ہر سو سے ہیں لپٹے ہوئے خار و نکے دہن کو سمجھتا ہے جو اپنا صید گاہ اس سارے گلشن کو غرض گھیرے ہوئے ہے وہ تمامی صحن گلشن کو بچاتے کیونکر اور سکے حیا سے ہم اپنی گردن کو تو تیرا نام لیکر ہم نے پکڑا تیرے دامن کو عطا کی۔ صبر کی توفیق یا دی ہا و دشمن کو جو ممکن کر دے ناممکن کو۔ بن ٹخن کر دے ان بن کو غم عقبا کے پھندے سے چھوٹا دے اور گردن کو</p>
<p>۹</p>	<p>و گر نہ یہ فریح خنج شوق لقا تیرا بلایا جائے ہر شام و سحر دوزخ سے درشن کو</p>
<p>یہ نظم بطور قصیدہ کے انیس مارچ ۱۹۲۳ء میں باطنی خیالات صحیحہ میں برصالحہ دیا و عقلمین نے ایک سنفیس تہ تیجی</p>	
<p>مفاعیلن - مفاعیلن - مفاعیلن - مفاعیلن</p> <p>برس جا اے مرے ابر کرم اکبار مجھ پر بھی سو انیزہ پر جب ہوا آفتاب روزِ محشر بھی پہان طوئی۔ وہاں دنیا میں تھے سرور و عنوبر بھی</p>	<p>کہ دھولے مصیبت کے داغ میرا دامن تر بھی لگا و مریم پر اے ہمارے بندہ پر وری بھی مجھے تو دیکھنا ہے قد آدم قدر و لیس ز بھی</p>

وہ قامت ہے نہ جی یہ قیامت ایک ٹھوکر بھی
 سروں میں جنکے ہے سو دایے گیسوئے منبر بھی
 انھیں کیا موت کا ڈر وہ نہ مرتے ہیں جو مکر بھی
 جنھیں ہے لاشیں شوق لقاے روئے اور بھی
 وہ ہادل ہے وہ بادل ہی ہے وہ عالم ہے نہ داور بھی
 ہمارے سرور عالم بروز جنگ خبر بھی
 پھر اونکے نور عینیں داما میں دو عالم پر
 چمن میں خوشنما پاتے ہوتے جتنے دختون کو
 اگر خالص طلا چوٹیں بھی زر گر کی دسہرے
 پھینکے ہیں دل مشاق کے پھول و سکے گلشن کے
 ہوا بھین اوسکے کوچے کی ہیں اونکی گرم بوڑھیں
 وہی ابرو ہلال عید سے بڑھ کر لب افزا
 ہے عازہ اوسکے چہرہ کا لہو اوسکے خمیدہ کا
 یہ بے پناہ غم چھپتے ہیں انکے دیدہ دل میں
 اوسی نسبت سے جس جسکو مداح جیتنے ملتا ہے
 مگر اویں کہ مزہ ملتا ہے جو صبر و قناعت میں
 خلافت اسکے ہوس ہے جنکے دلیں ملک دولت کی
 میان ہر چند دو تہمند نیکر سہل ہے رہنا
 وہ بین شاد و زین جو گزیرے ہونگے اپنی ہستی سے
 رہا کہنی ہے انکی باگ انکے نفس کے ہاتھوں
 غرض اس سے نہیں قیام ہا بڑھ ہے کہ انا جائز

وہ قامت جسکے قیامت کے بندے ہیں سپر بھی
 وہ اوسکے ہیں کھلونے اور اوسکے نانہ پرور بھی
 ہوا لے کو چہ گیسو ہے اونکی روح پرور بھی
 سنیں پروا انھیں جنت کی دوزخ کا نہیں ڈر بھی
 مزہ ملتا ہے خنکواونکے حق میں ہے ستمگر بھی
 کرے اپنی تیغ اور پیٹ سے بانڈھے تھے تیر بھی
 مصائب جس قدر ٹوٹے نہیں ٹوٹے کسی پر بھی
 تراشی جاتی ہیں اون سب کی فرائین برگ بھی
 کسی محبوب کے کاؤن کا بن سکتا نہ زیور بھی
 بگولے اونکی خاکوں کے ہیں سرد اوسکے صنوبر بھی
 بلا میں اوسکی زلفوں کی ہیں اونکی روح پرور بھی
 وہی ابرو ہیں شاقون کے تھمن تیغ و خنجر بھی
 ہے مہدی اوسکے ہاتھوں کی وہی خون گوتر بھی
 سمجھتے ہیں وہ سب کو کاوش ترکان دہر بھی
 مصائب جھیلے ہیں خاصگان رب اکبر بھی
 نہ لیں وہ اوسکے بدلے تخت و ہیمن سکندر بھی
 اوھیں دیتا ہے وہ مال منال و خیل و لشکر بھی
 گھر دشوار ہے رہنا کسی کا حد کے اندر بھی
 وہ ہیں نادر چوٹیں انکسا لاور ہون تو انکر بھی
 چہرہ کو اسنے چاہا چلے یے یہ اوسکے چاکر بھی
 کر نیگے اوسکا کھنا خرچ ہو سکا اگر نہ رہ بھی

رسے یا آبرو جاتے بنے یا عاقبت بکرتے
 ہزاروں واقعات اس طبقہ اعلیٰ اور ملین
 غذا اور انکی بے بڑھیا زیور و لباس بھی بڑھیا
 نہ مذہب کی انہیں پروانہ اور کچھ نیم عقی
 کوئی پوچھے تو اسے جینے دین یقینین تم کو
 رہا اک طبقہ ادنیٰ جو مزدوروں کسانوں کا
 خورد و پوش اکا و ملا ہے یہ خود بھی لے تانے میں
 نتیجہ جس سے یہ نکلا کہ دنیا کی لطیف اشیا
 لطیف اشیا پر ہوتا اگر مدار زندگی اپنا
 او دھر ہے طبقہ اعلیٰ کا ظاہر خوشنما جنت
 وہ ضعیف اور ملین انکا جو محدود انجیا پر ہے
 مگر کتنی ہمیں ادنیٰ مالتیں رہا نہیں صیب سے
 شب حراج اولوالعزم انبیا کی کیا نہیں روین
 وہ انہیں کون ہے تنگ کر کے جتنی امت ہے
 ہمارے سرور عالم نے کیا کیا ظالم سمجھتے پر
 وہ انہیں کون ہے جس نے پاؤں کر اسے ادا
 وہ انہیں کون ہے فاقون پہ قافے جہلو ہوتے تھے
 وہ انہیں کون ہے جسکی گزری ہو ایک کلی پر
 وہ انہیں کون ہے جسے دماغ پیرا رہتا ہی
 وہ ہے کون انہیں جہنم سے مقرر کرتا رہا
 وہ انہیں کون ہے جو یکے پہ دوسرے کا

کر نیلے نفس کی خواہش کو پورا بج کر گزری
 نظر آئیں گے ایسے گر کرین ہم غور و مہم بھی
 سواری اور انکی بڑھیا اور بڑھیا اور انکی بڑھیا
 انہیں تو عیش و راحت ہے نہیں فرست ہے ہم بھر بھی
 وہ لے گا حشر کے دن کیا حرا اب انکا تزلزل بھی
 یہ محنت کر کے پیدا کرتے ہیں رزق مقدر بھی
 یہ جتنے محنتی ہیں اتنے ہی ہیں یہ تشار بھی
 نہیں ہیں زندگی کے واسطے انہیں ہے اکبر بھی
 نشان طبقہ ادنیٰ ایمان ملتا دل بھر بھی
 او ہر ہے باطن ولدا و کائن رب اکبر بھی
 رسالت کی نظر سے ہے نہ جنہیں فرق تل بھی
 محمد مصطفیٰ ہیں انہیں شمار انکی رو بھی
 نقیبوں کی طرح گرد حبیب رب اکبر بھی
 نہیں قر خدا تامل کرایا اوں سے سر پہ بھی
 دماغے خیر دی امت کو ایوانہ وقت بھی
 نہ پوچھا با حشر را در پیرہ کر پوچھا دیا طہر بھی
 نہیں فغان جی ہاں بعد فتح بدر و جبر بھی
 وہ انہیں کون ہے مالہ ہاں نہ پوچھا جو گزری بھی
 نقبہ سے راہ چلنے پھرنے انکی بڑھیا بھی
 عبادت کرتے کر تہیں ارٹھتے ہاں (طہر بھی
 زوئے جہنم سے نکالتے ہاں (طہر بھی

مشہدہ بر طرہ مشاعرہ چھپاؤ منقذہ ۱۰ اراکتوبر ۱۹۲۳ء لغرض
اصلاح خیالات برادران قومی و ملی۔ شعبہ

مفاسیلین - مفاسیلین - مفاسیلین

جو طرہ تھا تو کفنی اوس کی اسماعیل کے سر پر
دل بسمل اور ہر اسم اللہ اکبر پر
جھگھے ہے نازا اوسی اسم اللہ اکبر پر
اسم اللہ کر پھر گیا پانی مرغ خورشید خاور پر
قلم میرا روان رہتا ہے صفا اوس خط و خط پر
گھر قلم میرا بڑھانا ہے طیارا اپنے سر پر
اوسی فاکس ابوبکر و عمر عثمان و حیدر پر
زمین پر کیا پتہ اوسکانہ چلتا حیرت حاضر پر
ہزار دن نے غذا کردی مین جانین اپنے دل پر
روان ہے حکم جکا عرش و فرش دیکھ پر پر
گلون پر جہر و صہ پر شمع پر سرود صنوبر پر
کیا قمار ہے اوس کی اعتبار تیرے پر پر
لگائی کمر اسے عشق کی اوس کی مہلت پر
جہاں بھی دوزخ آئے ہے تو اس کے نہیں پر
کہا خرب اوکے اپنے نفس مارے کے اڈ پر
کہا باقی پھر گیا اوکے متاع و عورت و زر پر
پونے کے چھو کا سیاب آخر مرے وہ پھر کے در پر

خیر اللہ کی بسم اللہ اکبر پر
سے قاتل مر اسر لوٹے اوس تھا تیرے خیر پر
دینے دس کھولا جس نے میری جان مضطر پر
نہ شادون اک ہمارے لغو اللہ اکبر پر
ہوا ہے ختم دس کا اک کنارہ حوض کوثر پر
پہرے سب کچھ اپنا ہے شمع روز محشر پر
پڑا بھاسا ہے سخن جو رسول پاک گوہر پر
نہرے بکیت اسقہ راگز اے انسان کے سر پر
ربا دل حیر کو اچکا شکوہ بیدار کسی شہر پر
پہرے ابرو سے نسبت کیا ہے ان مٹی کے تلون کو
دھو و سر جس نے ڈالا گیس شان و لہری اپنا
پہرے ساری غلغلہ صاحب ابنا شرمندہ و اعلا
ایک کر کا اہمیت کی خط اپنی محبت کی
ایک دین و اللہ آوے ہے صرف اپنی عبادت پر
پہرے ساری غلغلہ صاحب ابنا شرمندہ و اعلا
پہرے ساری غلغلہ صاحب ابنا شرمندہ و اعلا
پہرے ساری غلغلہ صاحب ابنا شرمندہ و اعلا

مگر ہاں کوٹ سے غالی مجازی عشق ہے جنکا
صنم کی حرکتوں کو جو صدر کی حرکتیں سمجھے
مگر گزرے ہیں کتر داقات اس صر میں ایسے
بھرا ہے ورنہ کل قرآن اس اعلیٰ ہدیت سے
مجازی میں اگر تل بھرے تو اس نفس کی شاں
سبق اس کا جو لینا ہے تو جا کر قس لینا
وہی اک ہی جو نوعیت میں بول اٹھا اٹھالی
اسی اک نے مجازی کو حقیقی کر دکھایا ہے
جسے عشق و محبت سے ہم اب تعبیر کرتے ہیں
بیان تک ہو گیا ہے ان پہ قابو نفس شیان کا
وہ قومیں ہیں جو منکذات حق سے آئینہ باندہ
خدا کی یہ عبادت فرض جن لوگوں کے مذہب میں
کرشن اوتار رام اوتار اور اوتارین جتنے
نہیں ہے استبار و تقی جن کو نہ بھلاؤں کو
نزدل انکا ہو یا اوتار انکا ایک ہی میں
کہ یہ آکاس یعنی عالم بالا سے آئے ہیں
تو کیا یہ فرق ہم میں اور ان میں ہے کہ وہ از خود
نہیں ہم اور وہ درون آئے ہیں تھے تو وہ آئے
یہی دل تھا یہی اوکا و مانع اور تھے ہم انھیں
بنی آدم پر اوکا ہو گیا ہے جس نے انھیں
انھیں وہ لازحق یعنی انھیں اور انھیں

نظر جن کی صنم سے ہے صدر کی شان برتر پر
کرے محمول شان او کی جو شان رب اکبر پر
جو مخلوقات سے پہونچے درخلاق اکبر پر
کہ معنوعات سے پہونچو صر سماع برتر پر
رہ تحقیق میں غالب ہے وہ ستر سکندر پر
وہی فائق ہے اس عالم کے ہر مہتر سے مہتر پر
جگہ دیتے ہیں جبکہ بعض انا حق کے برابر پر
یہی اک ہے جو قطرے سے ہوا فایز سمندر پر
یہ نفسانیت انکی ہے سوار ایک ایک کے سر پر
مسلط جبکہ رہتا ہے آقا اپنے جا کر پر
مگر وہ لوگ ہے ایمان جنکا رستہ اکبر پر
خدا کا بار الفت جن مزاہب میں کہ ہے سر پر
نزدول آمد و علیٰ موسیٰ ہر چیمیر پر
ہے میرا رخ توان الفاظ کے حرفوں کے جوہر پر
ارتے ہیں بوقت غوریوں طبع سخن پر
مگر اترے ہیں یونہی ہم سب اس فرش مشعر پر
زمین پر اترے ہیں اور ہم اترے ہیں حکم رب اکبر پر
چلنے کو وہ چلنے کے لیے ہم حکم داد پر
ہماری طرف سے تھے وہ بھی نازان اس گل اتر پر
بنی آدم کو مائل ہے جو کل مخلوق داد پر
نہی لیتے ہیں فیض انکا جو عادی ہے چیمیر پر

[illegible]

عرب میں مبت برستی تھی بڑھکساری دنیا سے
 چھ اسیر آپ تھے اُمّی محض اور یہ پرہیزی تھے
 مگر افسردہ سی محبت جو لاکھوں ظلم سے کو بھی
 ستانے پہ گئی اور سب ظالموں کو تادم آخر
 خطاب رحمۃ اللعالمین حق نے جو بخشا تھا
 نیکو نظام اور نیکو علم وصدق و تقصا کا
 وہی تو ہیں جو عقیم تکفیر یا سلیٹ پر نازان
 خدائے فضل و بخشش سے طفیل اٹھ کر نزل
 نہیں اس تذکرہ سے بھائیوں سے یہ خوش میری
 افسوس سے دہشتا بہتہ یہ گذارے ہو رہی سب سے
 وہ دشمن یا دشمن قوا اپنے اپنے پیشواؤں کے
 اگر میں تو وہی اک ذات پہ لاف پیڑش کے
 رہے اور تا پینبر اور ان کے جتنے میں پیرو
 مگر عظمت رہی جو عام ہے ہر داس و بون کی
 سچ تو سچ یہ مینی جو توں اور تیرے بزرگوں کی
 کریں غور اپنے دلیر کیا خدا ہم پاک بازانہ
 ہے خاتمہ دوم جہر یہ نظام عساکر انکال
 سوار اسکے اگر ایک آدمی نہ لائی کہ ہو
 خدائے آسمان سے کہی کہی اور کیا اور کیا
 تو تو ان کی ایک طرف ہر دہ سے رہت اور سک
 وہ عام آسمان کے تانے باندھنے سے کیا ہو

کہ محبت ہی بت تھے کعبہ کی ہر آنہ اور اور پر
 اشتہار سے کیا ہوتا بھی تو کیا کہ سے مندر پر
 رہے پر کا کی صورت وہ قائم اپنے محور پر
 نہ آئی بددعا کوئی بیان روح پرور پر
 دعا یہ تھی کہ یا رب رحم کر اس قوم ابتر پر
 کہ رفتہ رفتہ وسعت چھا گئی کثرت کے قدر پر
 اولیٰ حق تعالیٰ ان تک نفس و اللہ ابر پر
 کم و بیش اس بھی ہے سلام قابل مفت کشور پر
 تو کہا توں دل میں لیتے بھائیوں کا خیر کہ مہر پر
 کہ میں جن مہر ہون کے رنگ ہندستان کے چادر
 کہ میں وہ باک کہتے تھے نہیں تو حیدر اور پر
 ہے وہاں جب جہد سالی ایک ہی کرار کے در پر
 کہ میں وہاں کی عظمت اور نیکے ہی جہان میں ہر پر
 نہیں ہر جہد کے گوشتا نہیں اور توں سر پر
 تو بہ انسان ہے قارہ اختیار خیر پر پشہر پر
 جو زائد ہوں تو ان وقت افریں بھار کی اک قدم پر
 جلاوت ہے یہ جیسے یہ نماز قدرت ایک نور پر
 تو توں کی تانے باندھنے سے کیا ہو
 وہاں ایک جہد تھا تو توں سے ان کے سر پر
 اور ان کے جہد سے ان کے نام رہا کہ پر
 وہ عام آسمان کے تانے باندھنے سے کیا ہو

دنیایان اور کادل ہے سنتے ہی وہ نام پاک اپنا
 نہ سر کے وہ بلا سر سے تو بندہ صبر یوں کر سے
 زمانہ کے حوادث ہوں بڑے یا ہوں بھلے لیکن
 اوی کو ہے خبر مالک ہے جو سارے زمانے کا
 بخوبی کرتے ہیں دعویٰ کہ سیاروں کی گردش سے
 ہم اون سے پوچھتے ہیں یہ کہ گردش ستاروں کو
 جواب دے گا جو ہے مثبت تو کیا چال اسی ستاروں کی
 زمین و آسمان کے تحت و بالا حق جہیزین ہیں
 یہ دینا کیا ہے اور سکا اک تماشہ گاہ قدرت ہے
 کھین ہر شے کی ماہیت پر کہنے کی بھی طاقت دی
 یہ اشیاء جہاد بھی اگر ہوتی نہ دنیا میں
 توتی بیکار یہ ساری مختار ہی عقل و دانائی
 مختار انازاد دھرا علیٰ شینوں کے بنائے کا
 مختار اوسم اپنی ذات کو صالح سمجھے کا
 تم اپنی محنتوں کا پائے پھل بھی حیف کی جا ہے
 جھین زائد سے زائد تین ملتے ہیں دنیا میں
 ہمارا کام ہے کاموں میں اپنے کو مستثنیٰ کرنا
 مگر دنیا کے کاموں سے ضروری کار عجب اہم
 ہے نبی و مریدانہ کی پختہ تہہ و ثابہ
 ہر اک فعل اپنی نیکی اور ہر مکارا آپ ہے
 تو ہم اوسکے نتیجے پر کریں ہر شے ہی راہ ہے

ہٹا دیتا ہے سر سے اوسکے وہ آئی بلا سر پر
 کہ دیکھا حق بدل اسکا کسی وقت مقرر پر
 نہیں اسکی خبر کیا خیر پر ملتے ہیں یا شر پر
 بدلتا ہے زمانہ کروٹیں یکے ہر آڈر پر
 حوادث ہوتے رہتے ہیں یا وقت مقرر پر
 کسی کے حکم سے ہے یا کہ از خود پر خضر پر
 بدل سکتی نہیں اوس حاکم اعلیٰ کے آڈر پر
 سکون و حرکت او کی مختصر ہے حکم داور پر
 مسلمان ہو چکے ہو و گرم اور خشک اور تر پر
 بدولت جسکی شاید جا سکونم چرخ خضر پر
 نہ ہونے تم جو قالعنی آہن ویم وس و تر پر
 ہے دنیا کی ہر اک نعمت کا بوجھ انسان کے سر پر
 سہاری آنکھ ادا ہے قدرت خلاق الکر پر
 ہمارا طبع ہے قدرت کی مشین کا ہر شے کو پر
 رجوع اہلک نہیں شان خدا ہے پاک برتر پر
 بروز حشر اونکا بوجھ اوٹھائیں گے وہی سر پر
 بھر ر سا کر کے صرف اکی ذات پاک لب الکر پر
 یہ نانی ہے ساب اسکا ہے باقی روز حشر پر
 حد کی بندگی پر حشریت مخلوق داور پر
 رجوع اپنی طبیعت و حشر جب ہم کا بدتر پر
 نظریہ و انیس ہم نظارہ کی کوئی کس پر

<p>خدا کا خوف اگر دل میں بہا رہے یوں بہا جائے شرف دے کہ خدائے ساری مخلوقات پر ہم کو کہ ہم اپنی شرافت ہاتھ سے اپنے نہ جانے دو و گر نہ وہ فرشتے جو زمین و آسمان پر تھے علاوہ اس سب کے مجھ کو رونا ہے تو رکا ہے</p>	<p>تو ہم قادر ہی ہو سکتے ہیں اقبال بدتر پر کیا ہے تم کو قادر استیاز خیر پر سب پر کھڑے ہو کر ہو کوٹے دم کہنا دیکھی پر کدھر پر روا لائے تھیں ہنس کر تمہارے حال (بستر پر) کہ ہم کس تھو سے جا میں گے خدائے پاک کے در پر</p>
--	---

<p>۱۱</p>	<p>فوج اس نظم پر تیری خدایت ہے دعا میری اثر پور پڑے اسکا ہر اک ملکی برادر پر</p>	<p>شعر ۲۲</p>
-----------	--	---------------

<p>مشاعرہ فتح گڑھ مقررہ ۱۸ نومبر ۱۹۲۳ء</p>
--

<p>فاعلاتن فعلن فاعلین فاعلین -</p>

<p>حد حق میں نہی شاعر شکر افشان ہوگا گوئے توصیف پر اسلام کا چوگان ہوگا عالم قدس او سے کل دیکھ کے حیران ہوگا میں وہ چوٹی ہوں کہ بڑی جہان ہوگا مرد ہوگا کہ فلک پر سے آسمان ہوگا اسے فلک بھاگ کر چلے کہ شرب کے دن اس کی سن سے مرے رہنے دے رہے اور شہر دل کہیں آگے کہیں ہاتھ کہیں پاؤں کہیں بس ہے ایک اونگھت شہر تہائی میں میں ہوگا تو دنیا خاک کا دترہ دترہ سرخ و یوں تو ہیں یہوں سہرے ہاں رہا</p>	<p>درس استاد ازل کا جو سبق خوان ہوگا ہوں گے ہم اور قیامت کا وہ میدان ہوگا مردم دیدہ تنزیہ حسیب انسان ہوگا جو کوئی اپنے زمانہ کا سلیمان ہوگا کوئی کیا جانے وہ پیدا کہ پہچان ہوگا مجھ سے میدان ہمارا سر میدان ہوگا یہ فریسن کے مرنے تو بھی پریشان ہوگا کوئی جو سا بھی بیان نہ نہ رساں ہوگا اے خدا تہ تی کوئی نہ کہے گاہان ہوگا دشت میں سر سر کش چشم غزالان ہوگا استخوان آن دانا سر میدان ہوگا</p>
---	---

یہ تو رخ پر مرے نکلونہ احسان ہوگا
پھر جنوں بھر سے گردن دگر بیان ہوگا
قیس کی راہ کا ہر خار بیابان ہوگا
دل رہا آئینہ آئینہ عرقان ہوگا
یوں ہی تاحشر مرے قایہ کا مان ہوگا
ہونہ ہو بار کا میہ لب خندان ہوگا
ناوک انداز ازل کا کوئی پریشان ہوگا
اور او وہ آپ کا اک گوشہ دامن ہوگا
کسے قاتل میں تو کیا گنج شہیدان ہوگا
لیکے دل پھر وہ ریا جان کا غزلان ہوگا
داد دیا وہ نخل کو بو سندان ہوگا
وہ تیرا بندہ نہ کیا ہافظ قرآن ہوگا

آپ کے سر پر راخون بہن رہنے کا
بوسے قیس اوتھتی ہیکلون سے مرے دہن کی
باءت بخود ہی ناستہ لیلیٰ سرخسہ
حبس نہ دیکھا ہے نہ الیٰ بن خدا کا جلوہ
تیرا تصویر ہے عفا تو تصویر تیرا
دامن چرخ ستاروں سے جو مہر ہے یہ
میرے دہن ہے غلش کی وہ چھتے پوچھو
یا سچا شہر کے دن بھی ادم اک ساتھ میرا
مرے ساتھ اور باریان اگر ہو گئے ذبح
سہرہ دن کیا میں کہوں جگہ خبر ہی کیا تھی
میرے شکر سے عیش ہے طلب داد سخن
محض روئے کتابی ہے جسے نوک زبان

۲۳

ہم کو تھا شہر بیکر فہم کا وہ قلعہ
تھا کہ میں نہ فرمیں آگے نہ پھران ہوگا

۲۴

غزل شاہ مشاعرہ شکرانہ سید احمد ریشتر شاہ تہذیبی ۱۳۲۲

ایک عالم اسکان ہر دم غار و برہم ہے
تعب کیا ہے پستہ آسان پر اگر خم ہے
کھانے پر اس دم کے نہ جو میں ہی غم ہے
وہیں نام نہ او نہ رہی نام اہم اہم ہے
کوئی جہم نہیں جگہ وہ او سنا رہا ہے

کسی کی ایف پیان میں پریشانی کا عالم ہے
اسی کے سر تو کلی الوام آزار و عالم ہے
سب آہ نہ شہر میں لہرین تاکہ شہر دم ہے
ار سب شہر آسان رہی نہ وہی او کی ہوا ہے
روا رہا نہ نہ رہا نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

عسبم لہ زری عسبم کا لاف تم خوشیاں غم اس
 یہ جتنے علم ہیں دنیا کے اگر ان سے بچا جائے
 یہ تیری دہدیم کی سرکشی ایسے نفس دہن کو بیک
 مجھے تو نے دیا ہے بقدر رزق اسے مرے مو لا
 یہ جتنی اوکھنیں پڑی ہیں کاموں میں مرے آکر
 مٹے گا نہ سب اہل کام کیا ہے نہ ہمارے اور کے
 ہو چکا ہے کوئی سے پھر اتحاد ملک نکلا ہے
 مجھے اس سے نہیں ہے کیش ہوں پھر قد ہو لیں
 مر جا ہے اتنا ہے اسے یہ نیکلش نظام اس جا
 کو نہیں کہ ہم نہ قدر اسے تو ناشکری ہو اول سب کی
 حیات خضر پر تھی اپنی موت کو دون میں
 غدو کا ہر حق ہر نحو کا ثابت ہے اور پشت
 کہان کا جرز و فزع اسے بہا مانع ہے اس جا
 دکھائی یہ غضب کی شان جن کلمات و آں میں
 مجھ ابھی میں نبیوں میں ہو الاول ہو الآخر
 جہنوں یہ رستہ شوق ہے مجھ ابھی تو تیری میں
 اطماعت سے ذرا نامزد کی بھی تیرے میں قرآن سے

حقیقت میں ہر اک انسان اک مجموعہ نظم ہے
 خدائے پاک کا اک نظم دوا سے ہر غم و غم
 میں بیدم کر کے جھوٹو کا اگر وہ میں ہر دم ہے
 وہ ہے میرے لئے زاید مگر تیرے لئے کم ہے
 مجھ سے بدن کہ ہر دم مجھ سے تیری زلف میں نہیں ہے
 قدرت میں جس سے یہ کیا ہے نظام ہر عالم ہے
 میں معلوم انجام تک کیا ہے اللہ و اعلم ہے
 کیا ہے شانے کا مگر کیا نہیں دم غم ہے
 مسلمان کے حق میں نسخہ کو کسب اعلا ہے
 یہ قدرت میں جس کے اس حکومت کا ہی ہر دم ہے
 مرے ناکام مرے کا اگر میں دن اور ہے
 مرا ہر حرف حرف منفی لا دین و علم ہے
 فرج میں تسلیم و رد دنیا کی ہر مانت ہے
 میرے اہل نظر شان کریم سب او میں مدغم ہے
 اسوئہ ہے نلور او نکا تو نور او کا مقدم ہے
 اب ایک ایک قدم میرے لیے اک ہر نظم ہے
 کہ اور نسخہ کے اجزا میں ہر اک ہر جزو علم ہے

خلافت اسکے اگر ان کو مل کر لیا ہے تو ان کی
 فوج میں دیدہ و شناسا ہے کی جاک ہے

غزل ہشامیہ: نور اللوح ہر جزو علم ہے
 نور اللوح ہر جزو علم ہے نور اللوح ہر جزو علم ہے

تبقریب عکس در معرفت الہی و نعت رسالت پس ای
تبقاضاے برادر تعلیم عزیز شیخ مشیر الدین رئیس قصبہ تالگرام

شعبہ ۳۲

قاعلاثر - قلعن - ناعلین - فاعلین

۱۳۱۱

رباعی

تھامری گزری ہوئی عمر کا دپس آنا
کچھ لایا مجھے ہر آپ کا پانی دانا

کل مجھے تالگرام آپ کے پاس آجانا
صنعت نے زور لگا کر مجھے روکا تو بہت

اوس کے زگر غم دنیا غم بقی کیا
جس کا قطرہ یہ سمندر بہو وہ ہر کیا
رستہ عالم بال بال تھا وہ عالم کیا
کھن گیا ازپہ ہر اک نتر فاعل کیا
آج منہ ہے یہ عالم بال بال کیا
ہو گیا عالم بال بال دانا کیا
کیون وہ یہ مایہ نوسا کے کاسا کیا
سبب احمد کے تھا اس سبب کیا
پر گیا عالم کثرت کا سیر کیا
نظر آتا ہے پھر اب یہ وہ عالم کیا
نقشہ تیرا مری آنکھوں نے اتارا کیا
جہ سے اسے پر نشین پڑے ہیں کیا

میں پہ والی ملک الامنی غم مٹا کیا
مردمہ جس کے ہوں فرسہ وہ شمار کیا
کس کے محبوب کا تھا وہ تھا بال کیا
اوٹھ گئی جب کہ دوئی راز پر پو کیا
شب معلوم فرشتوں کی یہ ہر سو کیا
کس کے قامت نے وہاں جا کے قیامت کیا
سایہ ذات خدا تھا قدیم سے رنڈا
مردہ دل اس سے ہوئے بڑھتے تیرا زندہ
نور وحدت یہ حکیموں کی نظر میں کیا
سیر سے خلافت کدہ دلی میں چمکے کیا
تو ہی تو تیکو ہر اک شے میں نظر آتا ہے
پردہ دار ہی تری کرتا ہوں ازل میں تو

گل یو ما تھو فی شان کا جلو اکیسا
 جدید سفل سے خریدا ترا سودا کیسا
 چشم بزم کس سے یہ ہر دم کا نظار کیسا
 پیو کہاں کہہ کے پیسے نے پکارا کیسا
 کہیں مرغون کی اذانوں کا وہ غوغا کیسا
 مندروں میں یہاں دھڑکنے پہ ڈنکا کیسا
 کرتے ہیں شام و سحر ذکر خدا کا کیسا
 اُن ہم انسانوں پر عقبت کا یہ بردا کیسا
 اس کے لیے اور دیا پھر تھیں رشتا کیسا
 سکھ دنیا میں بٹھایا فقط ان کا کیسا
 جبر کرتے ہیں یہ مخلوق پہ کیسا کیسا
 نہیں کرتے ہیں تو اسکا ہے نتیجا کیسا
 آگ میں اسکی سمجھ کو پہنچے بنا کیسا
 بڑے دینا میں تو سب حل اچھین مڑنا کیسا
 کیا کہوں تھے کہ یہ ٹھاطروں کا کیسا
 اوشکا اعزاز شو، دنیا میں بھی کیسا کیسا
 سب سمجھ لیں کہ انھیں چاہیے کرنا کیسا

تیری نہ لگی صورت سے میان بہ گارس
 نگشت گل سے اگر لی تری خوشبوں نے
 راستی تیری تعین کر قد شاد و بہرست
 قمریوں نے ہوشم اندھوں کی طرح کی گونگو
 کوئیوں کی ہے اگر کوک تو کوؤں کی پکار
 مسجدوں سے اگر اٹھتی ہے ادھر انگ صلاوة
 دیوان جتنے ہیں دنیا میں ہر حق پرست
 ہم میں ایسے ہیں بہت جنکا کچھ جاس نہیں
 حق نے بخشا ہے عین ازیں نہ دنیا پرست
 عقل دی علم دیا نظرت دجاسن دیا
 از سمک تا پر ساہمیں ہی حاکم سب کے
 بغیر یہ سب ہے گوارا اگر اؤں کی طاعت
 تم کو سز کہ کہ در رخ اہلے نون میں ایک
 آگ وہ آگ کہ آہنی اگر اک چکا کرے
 سب تھیں ہیں ابھی فرط کرب و غم
 واسطہ اونٹنے کا سہ پہر عورت آہلی
 اسی ہون بگیتی کہ اور نہ کہ بہود

اسے دین اپنی خبر لے مجھے درویش لڑا
 دقت تیرے قرب کا فساد اکیسا

رہائی قصیدہ درویشی (آج) ولست رسالت پناہی پناہی ہر صلاح

خیالات برادران قومی و ملکی بر طرح مشاعرہ فتح گڑھ			
۱۲	منعقدہ ۲ نومبر ۱۹۲۷ء		شعبہ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن			
رباعی			
از ہر دین پاک و بیکار از درونِ مرکاب باش گر تپتی و تنفس از آمد و رفت نفس		از ہر دین پاک و بیکار از درونِ مرکاب باش آنکہ دلدار تو بست اورا تو ہم خوار باش	
<p>دل دہی دل بہ دہی دل طلع ابوابت جبارہ گر ہر دل ین آدم جلوہ دلدار ہے کوئی دل ایسا میں جیکانہ میں بہم ہے وہ سے رہا ہے جو غم دم کی ہر جاندار کی بنا نور البتہ میں محفوظ اس الزم سے آدمی عرف جو کمالا ہے پست اقل کا پایہ کمر تہا اگر اس بزر و در سے سے سبق سائنس کا آواز ہو اور اسکو کرا دیکھا نفس ہے اسی تہا ہر شمار زندگی رست جیوانوں کی ہے اور اور انوں کی اور دین انسان کو رہا ہے کون خلافت و پشت ساری خلعت ہے رہا یا خور و رہا ہے</p>		<p>جلوہ گر جس دل میں ہر دم جلوہ دلدار ہے آمد و رفت نفس ہی پار کی رشتا ہے کوئی بیان ایسی نہیں جسکان وہ غموار ہے اور اسکا احساس آدمی کو کیسے دشوار ہے کہونکہ اسکے واسطے کچھ قتل بھی دیکار ہے سہل جس کے واسطے ہر منزل دشوار ہے جسکا قبلا ہے رفت نفس کا تار ہے نہیں کہ یہ لڑت ہے پکارے ہو کر بار ہے ختم جس دم ہو گیا پھر زندگیاں دشوار ہے بقیمت ہمتا ہے۔ اونہی وہ ذیل و خوار ہے ہے ہر باب بھی رہا اور دین شمار ہے نفسان میں نہی گھوڑا ہو کہ ان کا رست ہے</p>	

سب سے اعلیٰ نعمتیں دین کے عمل و نطق کی عقل دی اس واسطے اسکو کہ اسکو نہ رہے نطق بخشا اسلئے اسکو کہ اس آیت وہ ان بیانوں سے بیجا ثابت ہے کہ اسکی ذات کو ساتھ اسکو یہ بھی تھکوا مان لیا چاہئے۔ دوسرے میں یاد دہشتہ سوچ چلا دینے کا پادشاہ جس کی حکومت کے بن مالک تین یا تین سو اسیستم میں ایک دیکھ دیو پر پائین ہر فی مہم قوم اب رہے اس کے یہ پیار سے یہ سب میں کتب بن یہ سب قبول مذہب اس رائے کا کہ اگر تھے تھے ہندو۔ تو ریزہ تھوے وہاں کی تھی وہ ہونہ وہ سوئی یا ہونہ یا اگر تھوے وہاں کی تھی ان عبادت کے طریقے ہونہ یا اگر تھوے وہاں کی تھی اس کی وحدت کا ہے یہ اسلام آج آئینہ دار جس کا مادی ہے سب سے خاتم پختہ ان تا قیامت دین کا ہے جسکے دنیا میں قیام برابر اگر اکرانہ جسکے دین میں منوع ہے جبر اگر ہوتا روا تو مغرب و مشرق میں آج جس کی عظمت جسکی عزت جسکی رفعت کا بیان لیکن اتنی بات تو سب مان ہی نہیں کر رہے وہ جماعت ماننی ہے اور کجا عجب یہ خدا

جس سے کل مخلوق ارغی اسکو آگے غار ہے اسکو پیچانے جو ہر مخلوق کا کرتا رہے کر کے اسکی عبادت جسکی یہ خدا رہے ساری مخلوقات میں مانہ اس میں سے پیار ہے ایک ہے وہ دوسرا و کلا نہیں نہ نما رہے اسکو آپس میں اور ہوتی اور ہوتی پر رہے بڑھ کر اس جو ان میں نہ ہو تھی نہ رہے نہ یہ ظاہر یا مطلقاً غلط ہے یہ پیرا ہے نام عرفی جن کا پیغمبر ہے یا اقرار ہے اس پر ہی اوستا مذہب جن کا فار ہے جس کی شہرت آج کل سارے دنیا میں ہے دیکھ لو تیلیم و تلمقین اور کجا زیادہ تیار ہے دیکھنا یہ ہے کہ مہم جو ایک دھماکا رہے ہے سب کا اسلئے کلیہ کیا۔ توجہ نہ اقرار ہے جس کے بعد آنا جیسا کہ اب یہاں رہے رہے ہیں جس کا خیال خام دور از دور ہے ہاں خوشی ہے جو قبول ہو گیا کہ وہاں رہے وہ مر رہے ہو چکے تھے۔ چلی رہے ہو رہے ہیں ایک سلم کی زبان سے کہ وہ خدا رہے۔ نوح انسان کی شہنشاہ کا مر رہے لیکن اسکو جس میں پیرا رہے ہو رہے ہیں

ہوں وہ مسلم یا مہون ہندو یا مہون عیسائی مگر
وہ خدا دین ہیں تھیں جسے کہ لاکھوں تھیں
جو پتھاری جان کی لیتا ہے دم کی خبر
اب تو دنیا میں بھی جاتی ہے ضربے مار کے
بند سے جو اسے خدا کی بندگی کرتے تھیں
کئی مجھے سے کاسوں سے بدتر ہے اس کا اتفاق
خاک و باد و آرب و آتش سے تارے آوی
پہلی رہا ہے کام جب تک ابھرا پسینہ پہل
سچ گڑھ میں ہر پکا ہے انکہ راہ اسرا
ہندو بھائی حبیب ہمارے زیر دانت تھیں
صنایع کا عالم دگر کرتا تھا ایک کوئی نہ ہا
لکھنؤ میں تیار کیا گھٹیا حبیب تیار نہ ہا
اوں سے تھیں شاہد میرے دوست بھولا ہے
جو رہے غنودہ ناہیز بندہ تھیں تھیں
ارے ہم وہ زمانہ کہ ایک ایک کی لڑائی تھیں
سے کہ دوسرا لکھنؤ و اٹھو تھیں تھیں
ہم تھے دونوں ایک تھے اندام ہر قسم کا
رام لیتا اور شرم کا تھا جس سال اتصال
حبیب اور تھا وہ ایک جا اور تھیں تھیں
اوں پہ سہو یہ کہ ہنسے تھیں تھیں
مگر یہی ہے رش رش تھیں تھیں تھیں

اونکا یا بند ایک فی صد بھی نہیں رہتا ہے
کیا اوس کے نام کا لیتا تھیں تھیں
کیا اوس کی یاد تم کو و ہر تھیں تھیں
وہ بھی لیتا ہے خبر یوں ہی تو کیا تھیں تھیں
اون کے ہاتھوں سے بھلائی تھیں تھیں
اتفاق یا تھیں تھیں تھیں
اتفاق یا تھیں تھیں تھیں
پڑ گئی تھیں تھیں تھیں
ہندو و دوسلم کی وہ تھیں تھیں
اوں اوٹھی میری اُخت یہ دم اٹھ رہے
جو گشت تھیں تھیں تھیں
بھیر تھیں تھیں تھیں
یہ کہا جا کہ تھیں تھیں تھیں
تھیں تھیں تھیں تھیں
ار دبا آسان وہ چراک تھیں تھیں
تھیں تھیں تھیں تھیں
تھیں تھیں تھیں تھیں
تھیں تھیں تھیں تھیں
تھیں تھیں تھیں تھیں
تھیں تھیں تھیں تھیں
تھیں تھیں تھیں تھیں

<p>بلکہ ایک سلطان نے جو تہرق ان کو دئے جسکی پہنی کے کچھ صفات اور یہ کہ میں نے پرایا لیکن اوس کا وہ خدا سا ہے غالب کا خوا اوس خدا کی وہ پرکشش جسطرح چاہیں کریں سیرت ان سے نہیں ہے بلکہ اوسکی ذات سے ایک دن ہم سب کو اوسکے پاس جانا ہے ضرور دیکھ لو بہشت حکومت کا نظام سلطنت یہ تلامذ اب جو ہندستان میں ہے ہر پہا ماں خدا و بادشاہ سے ٹھان لی ہے خب اگر</p>	<p>برقرار اور نکاحی رہنا مرد و از کار ہے دیکھو مانے یا مانے کوئی وہ نثار ہے مانتے سے جسکے او کو بھی نہیں انکار ہے اور ان میں کرتے نہ دین یہ سیرت یا پیار ہے مذہب جسکی خدائی کا اذہنیں اقرار ہے سورج نہیں ہم سب کہ اوسکا کیا باک پکار ہے زدگئی عیسائی ہر اک مذہب کی وہ غبار ہے اس کا عدمہ اوسکے دیر کیا تین رہا ہے کٹ مرو مرنا تو ہر اک کا کال کا رہا ہے</p>
---	---

<p>۱۵</p>	<p>اسے فتح اس نظم میں تری یہ فریاد و فغان ہے صدا تو دلی جو لوں کی گریہ نیکار ہے</p>	<p>شعشعہ</p>
-----------	---	--------------

غزل در اظہار حذیہ فوق و شوقی بیارائی حال جلالہ

فا علیہ سقا علیہ سنا علیہ فاعلین	فا علیہ سقا علیہ سنا علیہ فاعلین
دیکھ کر دور سے اک نقشہ دیدار مجھے داور حشر تبار کے گہکار مجھے حشر میں لے تو چلو پیش قدیار مجھے جان کرمان کو اپنا ہی بنکر مجھے تو سمجھ کر بہتیں ایک گہکار مجھے مل گئی دواپ میں کیا ویاہت دیدار مجھے دور مانو ہے مرا اب حشر اسرار مجھے	رو ز حشر او کی نگہ کرنے کی پیار مجھے پیش لائی ہے تری حشر دیدار مجھے کھینچ لے گا دور او میں وقت مہر مجھے داور حشر تو کرنے کو اپنا ہی بنکر مجھے احد فی دامن میں مجھ سے الگ نہ رہے مجھے ہو آیا قلب مرا اسطرلاب زہر مجھے دور سے ہے میرا فغان آہ تو نہ رہے مجھے

تقریر کا نام: تپاکیہ ۱۵۰۱ سنہ ۱۹۲۲ء

۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

اس کے سوا اگر ہم بھی تو ہے رحیم بھی
 منجور اگر مہر بنیں ان صفات کا
 اس میں بھی شک نہیں کہ یہ قہر ہے عقیب
 گناہ و مشرکین پہ نازل جو ہوق ہو
 ہم امت رسول خدا کے کریم ہیں
 نہ ہم سے غیر شرک کو کفر و فحاش کو
 پہنچے عطا نہیں پھینکے جو دیکھ بان میں
 سمو و خطا سے جس نے توبہ میں کیا
 ہم کیا ہیں اور کیا ہے جان کی ہر تپش
 باقی رہے فرشتے سوال کے پلو میں
 یا انیسہ ہم اپنے کے پر میں مفضل
 یا رحمنوں نے احمد مرسل ساز کیا
 لیکن ہے سب کی منزل قصو ایک ہی
 کمال تیری الوہیت پاک کہو این سب
 یا ہم جو اختلاف ہے فکرو و فہم میں
 ان بات گہر میں کہ تری رحمت پہ کچھ سب
 رہا ہر سمیت میں ہم اپنے دیہ ہوئے
 یا یاد دے کے غصہ را کا باؤ نہ
 آپ آگے نور رحمت حق شود بکار اوٹی
 ایسا نہ رہا سب کو سائن ہارے عیب کے

اور این صفات کا دم اٹھا رکوں ہے
 ان پر دم پر شیون کا دوا رکوں ہے
 پر ہم میں دیکھ اوی کے نرا رکوں ہے
 ہم سب میں تجھے برسا نکار رکوں ہے
 ہم سے یہاں مود و دیند رکوں ہے
 ہم سب کا دل ہے بڑھکے دل آزار رکوں ہے
 کی بھی میں ان سے برسا نکار رکوں ہے
 وہ تو ہے اور وہ اور دار رکوں ہے
 اور اسے سوا جان میں خبر رکوں ہے
 کہ دین یہی تلافی ہے گرفتار رکوں ہے
 ہم سے زیادہ وہ زیا نکار رکوں ہے
 جی کی جگہ کے زور و قمار رکوں ہے
 سب تھی کہ راورد اور رکوں ہے
 سب میں مگر کہ امتد تمار رکوں ہے
 وہ بگو ہے خبر کہ خطا کار رکوں ہے
 تو ای کرے نہ رقم نہ ٹھوڑا رکوں ہے
 سب سے خبر کہ اچا درد کار رکوں ہے
 اکامیان خبر امتد تمار رکوں ہے
 کیونہ گناہ اور گناہ رکوں ہے
 اسکا سوا ہر شے کا سر دار رکوں ہے

نہ دلا رہے جو کوئی تیرے بھائی کو

اوس سے سداؤں کیج نہ کار کیوں ہے

نہ ہر

۱۷

نظم در توحید و معرفت الہی صنف ۱۷

مفاعیلن مفاعیلن - فعولن

کون کیا میں کہ وہ کون اور کہاں ہے
 نہ دیکھو تم تو وہ تم سے نہاں ہے
 وہ چراگ ہے میں یہ گرم فغان ہے
 شجر ہوں یا حجر میوآن کہ ہے آن
 ہر اک ڈالی اشارے کی ہے اونگی
 کل کہ کان سے گوش بتاں میں
 کہیں شب زناہ وارا ہوئے صبرا
 پٹے ہر بختل پر پیر دے و گمراہ
 ہے تصویر اوس کی ہاں ہے آئینہ
 یہ ہر عقل کا یہ گوشت و فلک
 رخ و چشم لب و شرکان و کبریا
 اوس کی کہ وصف میں اسے چشم بینا
 ہر اک جس کا ہے دل محرم ہوا
 نہاں ہے پر وہ جو بیت میں ہے
 نہ ہو صنعت تو جہان کا چہرہ کیا
 نہ ہر نگین یہ پاکیزہ و نہیں
 وہ قادر و قدر قدرت کا جس کے

نہاں ہے کل میں اور کل میں عیان ہے
 اگر دیکھو تو ہر شے میں عیان ہے
 کہاں ہے دیدہ ہنسا کہاں ہے
 داکس کس میں نہیں بلکہ کناں ہے
 چراگ ہے پٹے پٹے کی درختاں ہے
 گھر کس کی صفت میں ترزاں ہے
 کہیں چشمی عطر گرم اذان ہے
 وہ ہر دم ہم میں پیدا و نہاں ہے
 اسی کا عکس آنکھوں میں میراں ہے
 نہیں انکا خضر نہ رنگیناں ہے
 سر پایا رو کی قدرت کا نشان ہے
 ہر اک روٹک بدن کا ترزاں ہے
 ہر اک دل کا اور ہر دہراں ہے
 پر اور سکا جلوہ کثرت عیان ہے
 نہ ہو قدرت تو قادر ہے نشان ہے
 کوئی واضح تو انکا بیجاں ہے
 نہ ہر نگین یہ پاکیزہ و نہیں

<p>وہ مسافر جس کی صنعت کا نمونہ وہ لائق جو ان نعمت سے جوا اپنے وہ خالق جس کے مخلوقات کی نوری جسید او سکے اتنے بہون آثار ظاہر نظر سے آتا نہیں ہم ناکسوں کو پر اپنے خاص بندوں کے نظریات تفہیم اوتکے پہ کبھی تو وہ ہے صدائے زاغ ہو یا صوت بلبل اوسی کا نام ہے اون کا وظیفہ کیرین سب کچھ بڑائی اوتکے بڑا ہون کرم احسان سخاوت چشم پوشی آوازے مراات نور ذاریت لعل درست ہستی ان صفات طاوت کی بزرگان کی اطاعت بر او ہے زار پیکر گھر ہے ہر اک کھوئے کار یہ کا قربانیت ایک ہے اور ہے استخوان</p>	<p>وہ عالم کون و مکان ہے ہر اک ذی روح کا روزی و ران ہے بزدل از شرع و غایب از بیان ہے نشان کیا وہ عیان سے بھی عیان ہے یا دیکھی شان عظمت کا نشان ہے جہان دیکھو زمان جلوت کائنات ہے زبان پر ہے تو اوسکی زبان ہے اوسکی اوتکے کافون بین تعان ہے اوسکی یاد و روکی برزخاں ہے بھلائی کی طرب اون کا گان ہے ہر اک عرصہ صحت اون سے بیان ہے ہر اک کار و بار اس پر تو نشان ہے لو از م سے ہی کہ بیگیاں ہے سراہ کی سرکشی سے سرگران ہے یہ دنیا کیا ہے ہزار الامکان ہے اوسکی لاف و شرم اپنی اوطان ہے</p>
<p>۱۸</p>	<p>۱۹</p>

ترجمہ: وہ مسافر جس کی صنعت کا نمونہ ہے وہ لائق جو ان نعمت سے جوا اپنے وہ خالق جس کے مخلوقات کی نوری جسید او سکے اتنے بہون آثار ظاہر نظر سے آتا نہیں ہم ناکسوں کو پر اپنے خاص بندوں کے نظریات تفہیم اوتکے پہ کبھی تو وہ ہے صدائے زاغ ہو یا صوت بلبل اوسی کا نام ہے اون کا وظیفہ کیرین سب کچھ بڑائی اوتکے بڑا ہون کرم احسان سخاوت چشم پوشی آوازے مراات نور ذاریت لعل درست ہستی ان صفات طاوت کی بزرگان کی اطاعت بر او ہے زار پیکر گھر ہے ہر اک کھوئے کار یہ کا قربانیت ایک ہے اور ہے استخوان

رباعی

کر قیاسین بند بند نیازی تیری	دلدادون پتیرے دلنوازی تیری
محتاج نہیں سے لگتا رت ہمارا	بیچاروں کے چن میں ہارنازی تیری

ہم بھی اسے زہر پہنچا گیتہ ہی ارفا تیری ہوتا	پیرا ب آ آت۔ مزہ ہم کو گنگاری میں
تجو میں وہ خوف وہ غلامی ہوتا وہ کمال	سہ گناہوں کی جو شرم اور گنہ گاری میں
جتنے اسانے چالی پتیرے ہمارے رسا کے	سب کے سب میں وہ ہاری ہی طرف تیری میں
سود و نسیان و غلامی سے تو ہمارا ہے غم	ہم اچھوٹے نہیں ان سے تو ہیں نگاری میں
اول کے پنجوں سے، مافیہ ہمارے کیونکر	فقط تہا ہم تو ہیں ان سب کی گرفتاری میں
ہم کر میں غم و غمت کا جو عریضہ و غلامی	نہیں کر اسے زہر ترے دام نیگاری میں
بدن داغ ہیں ان پر ہمیں انسان ہمارا	سہرت آدم و حوا کی خطا اوارہ میں
ہاں مگر جتنے بنی آئے ایمان اور کفر	شیخہ وہ ہم پر ہنس بھڑکنا گاری میں
با امدان یہ گنہ ہوتے تو کیوں رہا	تھے جو اللہ و ملائکہ کی نگہداری میں
ہوئی تھی شہ جوار حضرت تبارہ و ہر شہ	مگر گئے وہ ملائکہ حضرت ہزارہ میں
سہو گئی دیر میں اچانک خطا کی صاف	کیونکہ کہنا وہ ریحی میں پہنچا تیری میں
زہر بنا پردہ میں مسموم و گروہ عالمی	پہر کر انسان طہاش ہوا نگاری میں
تجھ میں تختہ کی ہوا تھی تیرا کاسی	باہر اپنا رہا ہے کہ زخم نگہ گاری میں

یہاں تک کہ کہنا آتا ہے کہ	یہاں تک کہ کہنا آتا ہے کہ
تجھ میں تختہ کی ہوا تھی تیرا کاسی	یہاں تک کہ کہنا آتا ہے کہ

مستحق آدمی ہو جو ان کو تھا گیہوں کا درخت
اس کے کنبہ کا بچہ بھی ہے ظاہر سب پر
اولاً حضرت نوا کر کرایا بدور
کھائے چوتھوں کو دجاری دانے اسکے
جڑ گیا حضرت حوا کا حبیب اس پر امر
آخر میں دونوں نے بچہ دانے وہ نکالے ملکہ
تن برہنہ وہ کاسے بھی گئے جنت سے
رہنے کے بھی ملی وہ چا جو حق سے سب سے
اک سر اندہ ہیں بچہ کی گئے ایک جہاں میں
بچہ آدم و حوا کا وہ صدیوں رونا
نکھوا وہ رونا تو مہلت کا نہیں رونا نکھا
بڑھ گیا حمد سے ساجیکہ و گریہ انکا

کھائیں کیا پاس بھی دے کی بھی ہائیں نہیں
کہ فریب آدم دھوا کو دیا اسے زمین
لیا حیات ابھی کاسے ٹھکانا تو ہیں
موت پھر آئے گی اس کی بھی زمین نہیں
کہ لیا حضرت آدم نے بھی ناچار لیں
نکر گیا مخلد فردوس جو پنے تھے وہیں
بادلی خستہ و با حال بدو جان خرب
سے آسپا ہیں جا کر بچہ فرشتہ زمین
مخلد تاکہ یہ آپس میں نہ مل جائیں کہیں
آج تک کی مثال ایک ہی دنیا میں نہیں
طالعہ عقو خطا کے لئے تھے زار و حزن
حق تعالیٰ نے معاف ادنی خطائیں کر دین

اسے دل انگاہ کہ بیکر تر شجر جوں اندر
معصیت از طرب اغوش در انوش زرد

تم جو بوجھو کہ وہ شیطان ہے کون ارکمان
ہے جو مخلوق تو آتا نہیں کیوں ہو کر نظر
کیوں اس سے روپ بر لئے دیں طاقی قریب
ٹھٹھا ہوا ہے شہزادہ بچہ بالوں کے جواہر
نفس را آہ چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے
اسکو بہرہ بدیہ ہے یہ دنیا کی حال
ہے کچھ دیکھو دیکھو اس کو بچہ شجر جوں

و فرستہ سنہ کہین وہ ہے کہ وہ ہے انسان
از کی ملکیت میں ہے کیا حکمت ہے وہ جہان
چھوٹے باعث ہے حلال انہیں بچہ پیاں انسان
و حقیقت ہے وہ بچہ ان کی دنیا کی شیطان
ہے بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ
ہے بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ
ہے بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ

<p>کبھی عابد بھی مبعود بھی ہے جس پر عمل الغرض ہر طرح انسان کو وہ دیکھے فریب زریات اوسکی ہے زائد کہیں انسان سے مشیح ہیں بادل اور جان سے شیطانوں کے نہ یقین ہو تو پڑھو سورہ والناس بنور ان میں ہوتے ہیں بہت مشرک و منکر و خلی اصلی شیطانوں کی اوجھا ہے ضرورت بھی ہیں فعل بد ہوتے ہیں صادر حیران ان تو ہیں ادعین ہوتے ہیں محرک بھی معاون بھی خود انہیں داخل ہیں وہ زیادہ دعائی علماء خاصہ جیسے دلوں میں ہند غفلت اوسکی مثلاً ذات رسول و مثلاً آل رسول دو نہ ہوتے تو خدا کا نہیں چلتا نہ پتا</p>	<p>کبھی دوزخ نکلیے مالک تک بھی ہے ان اوس کو کرتا ہے وہ گمراہ بختور و بخت اک یہ ابلیس ہے تنہا نہ عدو ہے انسان وہی انسان مرے نزدیک ہیں نقلی شیطان کر رہا ہے جو من الجنتہ والناس عدویان ہیں اب و جد کی لکیر میں جھین دیا و آں ہیں وہ انسان جو دراصلی بہتر از شیطان ہیں جو توحید و رسالت کے بھی پند بیان ہوں وہ اسی کہ ہوں نقلی میں گمراہ شیطان زہد پر اپنے کہ ہیں علم پر اپنے نازان ہیں جو انہیں تر مخلوق خدا ہے وہ بہر ان جسکے ذکر اوسکی زبانوں یہ ہیں کا توں بہر ان وہ ہوتے تو خدا کا تھا نہیں نام و نشان</p>
--	--

جلوہ گرفتار محمد نہ بڑے دردینا
خوش نشان کو کب وحدت نشدے در دنیا

<p>اب رہا یہ کہ یہ کیوں جبر ہے انسان پر کوئی بھی بالغ و ذی ہوش نہیں ہے انسان دیکھ لو سورہ الشمس کی اوس آیت کو پھر جو ہم دیدہ و دانستہ ہے کام کر میں خارجی القین دے تلوڑہ صد ہا شیعہ انکو جانے دو ذرا دا خلیوں کو دیکھو</p>	<p>کیوں شیاطین کے نزدیک ہے یہ نوع بشر یہ وہ بدستہ نہ ہر اک فعل کے مبعود و مبعود عام الہام خدا ہے جو ہے نوع بشر پھر ان میں ہندو کو مسعود ملائک ہو کر اور تلوڑہ ہذا احساس بھی اوسکا تھا دست و پا خیر و وسوسہ و فطرت و نصیر</p>
--	--

<p>تاکہ وہ تم کو گناہوں میں جکڑ دین کس کر تاکہ تم کو نہ سکون کچھ عذر رہے ورنہ کہ در توبہ یہاں کھول دیا ہے تم پر سچے دل سے جو کرے پھر نہیں کچھ اسکو ہے یقین مجھ کو کہ وہ رحم کرے گا تم پر روکتا ہے نہیں روزی وہ تمھاری دم بھر</p>	<p>ست ہی تم اوس کے غرضیں کہ جو دل پسند تاکہ وہ تم کو نہ کرنے دین کوئی کام نہ تاکہ دنیا سے وہ لیجائیں محضین و فوج میں اس پر بھی تم کو دیا ہے یہ مبارک موقع توبہ و نعمت عظمیٰ ہے نہیں جسکا جواب یہ وہ توبہ ہے کہ مرتے دم اگر تم کر لو اس شخص سے کہ تم آکر بھی تائب ہو جاؤ</p>
--	---

زخمتش بسکہ فزون آمدہ است از غضبش
اے فوج است یے عقونمایان سلبش

یہ دونوں دلپذیر نہیں بلکہ دلکش اور جانگداز نظمیں اخیر
۱۹۲ء میں میں نے ایک خاص حالت میں عرض کی ہیں
جو بعینہ اوس حالت کی فوٹو ہیں جن سے اوس واحد حقیقی کی
و حدارنیت اور اوس صنوع مطلق کی صناعیت اور اوکے
تاثيرات اور جذبات کی کیفیت ہر شخص معلوم کر سکتا ہے

۱۹	مفاہیلین - مفاہیلین - مفاہیلین	شخص
نمایان تو ہے ہر شے میں جب اوس شے کا نمونہ صدائے زار ہو یا صورت قری دونوں کی گلستان میں وہ اوکی بالمتقابل متضاد نشان	کلا کیا تو اگر پہلو نظر آئے نہ تو ہونا بجہداشت سے کانوں میں زنگ نہ ہو عناول میں خاں نمبر گلشن گاہ و نمبر	

یہ مسکین فاختہ پہنے ہوئے خاکسری جاہ
 یہ کھلی رات بچہ کی کہان کی پٹیہ کی
 عجب تکیا ہے کہ مجاہد نزل مقصد پہ پوچھا دیں
 سری و حجت وہی پر کسیران تو نظر آئے
 عطا ہو اس قدر رقت تو میرے قلب پار ہے
 سری صورت بنی ہی تھی بگڑنے کے لیے لیکن
 ترے غم میں سری آنکھوں سے ٹپکن جھکاؤ
 مرے قلب جگر بے جا بن لیکن اک تری حسرت
 بروئے حشر او دھر ہو جاوہ گر کوئی ادھر نکلی
 بنی کے روپ میں اہل نظر نے جنکو دیکھا تھا
 وہی میں جان ہر شے میں وہی میں ان ہر شے میں
 انہیں کی سب سے کیا یا۔ انہیں کی سب سے یہ پایا
 کبھی تو بدلیں گے اس کبھی تو ایشیں گے چلن
 وہ کل حورون کے دواؤں کو پہنچا کر کھکاؤں پر
 نفس میں تن کے شور اپنے غداں کا جو سنتا ہوں
 لڑی میں تین جکی۔ اٹھائے رب اکبر سے
 زمین میں اے کے تیری بادہ وحدت کے متوالے
 تراکنہ پس از عیسیٰ تو زاید ہد سے یہ چھپاتا
 تعلق جھکاؤں دیناے دن کا اچھرے مولیٰ

ہنیں آئی ہے از خود مخزن جن سرہنگ
 بندہ ادیتی ہے ہمت آئے لا تقطعونک
 پیسے کی صدا میں خضر راہ جستجو بند
 ترا نقشہ مرا نقش تما ہو ہو بند
 کہ گرد نصیبت دھوئی رہے آسہ دھو بند
 تری سورت مرے دل میں رہی ہو ہو بند
 رہیں وہ دامن محشر میں میری آبرو بند
 نہ نکلیے تا قیامت میری آنکھوں سے او بند
 کسی کی حسرت دیدار میری آرزو بند
 نظر آئے وہ مجھ کو بھیس میں مرشد کے ہو بند
 روان ہر اک رگ پہ میں وہی تو میں ہو بند
 انہیں کا سب سے کیا یا بھی وامت لا آسہ بند
 کہہ ہی تو۔ نیگہ وہ درشن الوباب میں چہو بند
 بلینکے اپنے پروانوں سے شمع آرزو بند
 بلین گئے وہ بھی ان سب گل خوش رنگ و بو بند
 وہی جہنم کے میدان قیامت سہر خرو بند
 ترے رندوں کو سر خوش لکھے میں امیر ہو بند
 ہوتا جاوہ گر قرآن میں گر تو یہ ہو بند
 رہے گاتا کیے زنجیر یا لاتی نگاہ بند

دوش پر گندہ کی قبر پر لا رہے ہیں گے
 ملازمی مسیہ کی ہاڑی میں غنہ گریں کر

منہ	ولہ در شوق لقاے باری تعالیٰ شانہ	شعر
فعلن فعلن فعلن فعلن		
<p> آجیا اے مر سے راجا جا آجا گھنٹی ہو شان تو جاند سا کھڑا صبح ازل سے سلگتے سلگتے رجب نہ سکے تو اپنے ہاتھوں پہ بھی نہ نہ اے بھر کا کر رکھ نہ اے دوری کو بے پوری جان تو میری چیز ہے تیری میں تو مٹا ہوں ازل سے تجھ میرا مہر اور تیری باتیں صبح ازل کی چادر ہی ہے مجھ کو میری ہسکتی باتیں جان کہان تیرے دے کے سوائے کبھی باگک است بر لدا چلو تیرے دوری ہوتا ہے جو ان کے ہاں ہوتا ہے نہ ہوتا ہے نہ ہوتا ہے نہ ہوتا ہے نہ ہوتا ہے نہ ہوتا ہے نہ ہوتا ہے </p>	<p> میرے ہر دے میں آگے سما جا دور سے چلتے پھرتے دکھا جا دیکھی اوتھتی ہے آگے دبا جا اپنی لگائی آپ بچھا جا میرے تن من دھن کو چلا جا میری کر یا میرے راجا جا میری سیریں ٹھکانے لگا جا تو میری سہتی اور مٹا جا تیرا رنگ ہے تیرا با جا کچھ جو بھی ہو وہ اور لگا جا سستے ہیں لوگ تو کتے ہیں جا جا آجا اور مجھے ساتھ لیا جا کوئی نیا سبب اور بنا جا مجھ کو تو ہے وہ راجا سما جا میری بھی بگڑی آگے بنا جا تیرا اور قیامت دہلا جا رہا ازل کو بگڑ دیتا جا میرے ہر دے میں آگے سما جا </p>	

میری بلکون سے جاڑو دیکر دید کو جسکی کہلے ہن ازل سے ہے یہی میری فتح کی سورت	میرے نہیں وہاں تو کھجا جا اوسکے تلوے دن سے اکلوگتا جا اور یہی سورہ نصیر اذا جا
ہاے فریج کی موت سے پہلے جھن گیا اوسکا یا جاگا جا کناہ از کم کشکی یک دیوان سابق ترا	
غزل و بیان تصوف و توحید یاری و لغت خیر الایام و مدح مرشد ذوالکرام تصنیف ۱۹۱۹ء شوال	
مغافلین و مغافلین مغافلین	
فلک دیکھو انہیں دیکھی مکار دیکھیں دیکھے یہ تا در صورتین یعنی نظر آتی ہیں ان سب میں نظر غایب ہو تو وہ ہر جگہ دائرے سا بر ہے بہریت ہو بشریت کیا طرقت کیا حقیقت کیا جیسے دیکھا ہو سے کسب ضیا کرتے ہوئے دیکھا پر قدرت کی قدرت کاربان اللہ ہی قدرت تعلق روح صافی کا جو ٹھونے جسم غامی سے شان اسکی خدائی کے تو میں ساری خدائی میں وہ عالی شان پیغمبر و صرف اکو میں با چوچے ہو الاول ہو اللہ خد کا عقد کھل گیا جہنم جان میں جیسے دیکھی ہوں نہ رنگ نہ آفرین خدا پر کثیر عرفان مشہور ایش حسی جہنم	وہ انکی حضرت اپنے ہر جا کر سی نشین دیکھے کمال صفت خلاق صورت آفرین دیکھے وہیں حسن آفرین بھی تھا جان تھے حین دیکھے ہر ایک ریتے ہیں ہم نہ نقش پایا زینین دیکھے ہر جہت سے ہر دہش دیکھے بہت نہ جہنم دیکھے ظلم پر دیکھے انجو بحر میں ڈر نہیں دیکھے وہ اور ات ملاقا تہ نشین زیرین دیکھے خدا کی شان دیکھے شان ختم المرین دیکھے بھان اڑنے سے ہمارے پورے ہوا بین دیکھے خیر اولین اسے رسول آفرین دیکھے دوسرے جہت پر دیکھے کہ اسے شاخو بین دیکھے تیسرے جہت پر دیکھے کہ اسے شاخو بین دیکھے

<p>یہ وہ ہیں دیکھنے والوں نے جبکہ دیدہ دل سے گدا ہوں یا سلطان ہوں پس مردن بکار آمد یہی باعث اپنے حکم پر جودم دیتے تھے بنامین رقیبوں شان استغنائے پردہ میں تھے وہ جلوے</p>	<p>خدا دیکھا بنی دیکھے بنی کے شہین دیکھے نہ اونکے پورے دیکھے نہ انکے شہین دیکھے جو دیکھے حشر کے دن دونوں مارا ستین دیکھے اگر چہ نہیں دیکھے تو تم نے بھی نہیں دیکھے</p>
<p>۲۲</p>	<p>فتح انوار اوس کی رحمت کے اسکے بند و پیر جو زیر آسمان دیکھے وہی زیر زمین دیکھے</p>

مناجات بہمال عجز و زاری در حضرت جناب یاری عز اسمہ و در طلب
معرفت الہی معروضہ نومبر ۱۹۰۵ء

<p>مفعول فاعلین مفعول - فاعل</p>	<p>مفعول فاعلین مفعول - فاعل</p>
<p>اے پریشان پھر مجھے اک جام بلا دے اے نورِ قدم پھر مجھے اک جلوہ کھا دے اے زلفِ پری پھر وہی بوجھو رنگھا دے اے بادِ صبا پھر خبر پار سنا دے اے یادِ قدیر پھر اک خسرو ٹھکا دے اے جلوہ فذر تری آنکھوں میں جلا دے مٹی مری پھر کوئی ٹھکانے سے لگا دے پھر وادیِ این کا پتہ کوئی بتا دے گردِ راہ پہنچ گئی تھی ہے مری بریلان کی تھکے سے تھکے ہیں ہر جگہ کوئی دھانا سے طریت سینہ نہ چھوئے نہ پیرازئی نہ بار بار کہی ہوں</p>	<p>پھر بادِ وحدت سے مجھے اگے چکا دے پھر رنگِ حدوث آئینہ دل سے ٹھا دے پھر تو مجھے دیوانے کا دیوان بنا دے پھر حرفِ غم ہر دو جانِ لہجہ بھلا دے پھر فتنہ معشر مجھے آنکھوں سے کھا دے ہر شے میں جدا اپنی ادا محکوم کھلا دے پھر اسکی گلی میں مجھے لیجا کے بٹھا دے پھر برقِ تجلی سے مری ہوش اُٹھا دے لغز مری ناؤ کوئی پار لگا دے تو اپنا پتہ آپ ہی مجھ کو بتا دے خسار ہے تو جنگو سزا دے کہیرا دے</p>

مجھ کو نہ غرض دین سے نہ دنیا سے تعلق
 حوروں کی تمنا نہ مجھے خلہ کی پروا
 وہ بادکش جس قدرت ہے برے پاس
 نظارہ قدرت ہے میں آنکھیں مری دشمن
 گل ہو کہ ہو شمشاد کہ بلبل ہو کہ قمری
 غلام بہ ہے وہ سچا کہ نہو غیر حق او میں
 سبزہ جو تیرے شان رحمی پر ہو قربان
 میں وہ کہ سمجھتا ہوں تجھے قادر مطلق
 وہ کہ ہے غم کردار ستم ہے غم بادش
 کہید انہیں زمانے کے ہوں اوس کھیل کا شیدا
 یوں تو ترے آثار ہر اک شے میں عیاں ہیں
 تو حید کی رنگت ہے فقط جامدول میں
 ہے سیرری نعمت دنیا سے طبیعت
 جو سیانکس مری ہو تیری یاد سے عالی
 غم ہو تو یہ عینم ہو کہ مجھے تو نہیں ملتا
 بند ججائے تیرا دھیان تو چٹ جاؤں میں غم سے
 دیکھو نہیں تجھی کو جو پکاروں تو تجھی کو
 بالواسطہ خلق تو جلوے ترے دیکھے
 میں لغو منہ بھر سیں کھینچنے والا
 تو کون کہ ہستی سے تری زندہ یہ غدارق
 تو کون کہ قدرت کی تری تھا نہیں ہے

بادی ہے وہ میرا جو تری اہ تبارے
 جنت ہے مری تو جو جہنم کی رضا ہے
 دوزخ میں اگر جایاؤں تو جنت کی ہوا کو
 رخسار حسینوں کے مخطط ہوں کہ سا کو
 شیدا ہو ملین اسکا جو تر کچھ بھی پتا دے
 مسلک ہے وہ سید باجو ترے پہنلاکے
 ممکن ہتھیں تو اسکو ہنار روز جزا دے
 تو وہ کہ مری بگڑی ہوئی دھن بنا دے
 غم ہے غم دلدار جدواحت کا مراوے
 مجھ کو تری قدرت کا تماشا جو دکھاوے
 کچھ کچھ مجھے اسرار سنانی بھی بتا دے
 اس مرتبہ کچھ رنگ محبت ہی چڑھا دے
 اب اسے مرے مولا تو مجھے اپنی ولا دے
 چٹو جائے وہ اتنی کہ مری موت بلا دے
 رات بیدار راحت جو مجھے تجھ سے ملا دے
 آجائے تری یاد تو دکھ سارے بھلا دے
 اسد رہ تو اپنا مجھے دیوانہ بنا دے
 بے واسطہ پردہ سے جھلکسا کیلک کھا دے
 تو لا کھ مجھے اونچے مقام مرتبہ چڑھا دے
 ین کون کہ تری مری غم کو کھٹا دے
 میں کون کہ یک قطرہ مجھے اس کے بہا دے

<p>تو چاہے تو اکرم بن دو عالم کو مٹا دے تو چاہے تو افوا کر مائتہ دکھا دے دڑا کو جو تو چاہے تو سویرج کی میاں سے عقبتی بھی مری اعرم سے کر تار بنا دے لے عیس و فاجح سے مجھے نقد نقد دے محشر میں مجھے جلدیہ جانانہ دکھا دے کانٹے ہو تری راہ میں شیطان بچھا دے</p>	<p>تو مالک کو بن ہے تو حاکم دارین میں کیا ہوں مری مہی ہو ہوم ہی کیا ہے قطرہ کو اگر چاہے تو دے وعت دریا دنیل مجھے دی میری لیاقت سے زیادہ دن حشر کے سودا ہو مرا پتھر سے دیون ہو میں بندہ عاصی ہوں تو حلیہ سے نرا کے چٹا ہو اچکھوٹے ہو رخ جاؤ میں تھوڑا تک</p>	
<p>شعر ۳۳</p>	<p>رنگ جابر و مسیح اب نہ ہو تم کہ یہ دولت ملتی ہے ادھی کو جسے خود بار خدا دے</p>	<p>۲۳۷</p>
<p>مسدس در توحید و معرفت اوتتالی شانہ معرہ فروری ۱۹۲۷ء</p>		
<p>فنا علالت - فنا عین - فعلن</p>		
<p>خدا تر سے زن نہ تو کی کا شو نہ سزا خلق میں نہیں ہے کفو</p>	<p>ایک تو اور ہر جگہ ہے تو نہ کسی کا پس ہے تو نہ ابھو</p>	
<p>مالک الملک لا شریک لہ وہمدہ لا الہ الا ہو</p>		
<p>از بجا دہ بناتہ و جہاں است سب کی سہتہ ترے اخذ ترے و جہاں</p>	<p>سب سے زمانہ زمین جتنی مخلوقات سب پتھری نظر چہن اور آ</p>	
<p>مالک الملک لا شریک لہ وہمدہ لا الہ الا ہو</p>		
<p>عرفت تیری گرو بہ سہمہ شوار کہینا فریا چکر ہیں ایاں ارا</p>		

	ماغر فناءک احمد مختار برق تو ہی دو جہان کا ہے کرتار	
	مالک الملک لا شریک لہ وحدہ لا الہ الا ہو	
	تیری قدرت کے ہم جو مصنوعات سب بتاتے ہیں تیرے عید کی ہوتا ادیکھتے یا برتتے ہیں دن رات کہتے ہیں سب کہ اک ہے تیری ذات	
	مالک الملک لا شریک لہ وحدہ لا الہ الا ہو	
	جس نے ہکو دیے ہیں یہ جو ہر کیا نہیں دیتے ہیں وہ ہکو خبر اعقل ادراک و نطق جمع و بصر ہے وہی ایک خالق اکبر	
	مالک الملک لا شریک لہ وحدہ لا الہ الا ہو	
	یہ نہیں ہے نبی کا سر ماتا ہاں کا حق نہ نہیں جانا اکہ زمین مٹانی اُس کو پیا نا اور نہ کتا ہے غلیظ نہ پیا نا	
	مالک الملک لا شریک لہ وحدہ لا الہ الا ہو	
	جب تیری چیزیں جہان میں ہیں موجود سب بتاتی ہیں قدرت معبود سب دکھاتی ہیں شان رب و دود سب سے شایعہ ہے یہی خود ایجاد دود	
	مالک الملک لا شریک لہ وحدہ لا الہ الا ہو	
	سب پہ ظاہر ہیں حقیقتیں تیری سب پہ نازل ہیں حقیقتیں تیری سب یہ روئے شہیں ہوتی ہیں تیری سب یہ کتبیں تیری ہوتی ہیں تیری	

<p>مَا يَكُ الْمَلِكُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ</p>	
<p>تو نے پیدا کیا زمانے کو عیب پیدا کیجئے چھپانے کو</p>	<p>تو نے پہنان کیا خزانے کو شان لطف و کرم دکھانے کو</p>
<p>مَا يَكُ الْمَلِكُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ</p>	
<p>تیری قدرت کے بھید وہ جانے کر کے بخشین جہان کے سامنے</p>	<p>تجھ میں گم ہو وہ تجکو بچانے آخرش سب لگے یہی گانے</p>
<p>مَا يَكُ الْمَلِكُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ</p>	
<p>تو ہے ہر حقے میں اور کسی میں نہیں تو ہے ہر نئے میں اور کسی میں نہیں</p>	<p>تو ہے ہر نئے میں اور کسی میں نہیں تو ہے ہر جی میں اور کسی میں نہیں</p>
<p>مَا يَكُ الْمَلِكُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ</p>	
<p>تجھ سے قائم ہے آسمان و زمین خیر سے متلاش سب شریف کمین</p>	<p>تجھ سے آباد کل مکان و کمین کردے حال مشکل تزیج حوزین</p>
<p>مَا يَكُ الْمَلِكُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ</p>	
<p>۱۹۱۲ء</p>	
<p>تجوید و تفسیر</p>	<p>تجوید و تفسیر</p>
<p>تجوید و تفسیر</p>	<p>تجوید و تفسیر</p>

وہ تھا کیا کام وہ تیری طاعت بھی عبادت تھی
 اگر ہم واقعی قادر نہیں ہیں اپنے فعلوں پر
 مگر جب دیکھتے ہیں زور ہم تیری مشیت کا
 تو ہم کٹھ پتلیوں کی طرح کچھ بھی کر نہیں سکتے
 مگر با اینہم بے اختیار ہی ہم یہ کہتے ہیں
 نہ ہوتے ہم بڑے تو کیوں بیان کر رہے ہیں
 معاذ اللہ بڑائی کا گمان اور ذات پر تیری
 بڑے سب کچھ سہی ہم تو وہ لاکھ اچھوٹا اچھا ہے
 فضیل بن عیاض ایک اپنے پران طریقے سے
 خداوند اتری قدرت نہیں محدود ہرگز
 مگر یہ شق کہ تو چاہے بھی بخشش سے بندہ کی
 بجز اسکے کہ رو کر گڑا کر ہم کریں تو بہ
 رہیں زان بعد ہم ثابت قدم بھی اپنی توبہ پہ
 یہ جتنے کام میں سب منحصر ہیں تیری مرضی پر
 خداوند اعلیٰ تجھے ہیں نیک انکا ہی کیا گنا
 خداوند اہمیں بھی کر عطا توفیق طاعت کی
 مجھے آئے ہوئے اس ملک میں بستر برس کر رہا
 تلافی مجھ سے اب بستر برس کی ہو تو کیونکر ہو
 سیوا اسکے کہ میرے حال پر تو رحم فرمائے
 نہیں ہے اور صورت کوئی میری تنگدستی کی
 خداوند اوسے اپنے حبیب پاک کا صدقہ

جسے اکثر جگہ قرآن میں فرمادیا تو نے
 تو بچہ کیوں حکم اللہ کا نہ گونہ پاتا ہے
 ہمارے یتیموں پر جسکو غالب کر دیا تو نے
 وہی کرتے ہیں جسکا حکم سکھو دیا تو نے
 بڑا ہم نے کیا جو کچھ کیا اچھا کیا تو نے
 اگر اچھے ہیں ہم تو بیشک اچھا کر دیا تو نے
 کیا جو کچھ ہمارے حق میں اچھا کیا تو نے
 ہزاروں سے بدکاروں کو اچھا کر دیا تو نے
 وہ کیا تھے اور کیا دم بھر ہی کر دیا تو نے
 جسے جو فتن چاہا اٹکوا اپنا کر لیا تو نے
 نہیں کوئی بھی اسکا اختیار اٹکوا دیا تو نے
 وسیلہ بھی بڑا ساتھ اسکے کوئی سو دیا تو نے
 دیکھیں تل بھرنے اس سے سے جو تبار دیا تو نے
 ہمارے ہاتھ تو اتنا رہا اختیار دیا تو نے
 مگر ہے جو میں بدکار ہو رہا ہوں تو نے
 ہمارا بھی بھلا کر دے وہاں سے کہنا تو نے
 کیا میں سے خطا ہے ارشاد کیونکر دیا تو نے
 مجھے جو جو مسلمہ ہے اچھا ہونا کما کر دیا تو نے
 کہ خبر الراحمین بھی ناعم اپنا رہا دیا تو نے
 نہیں رحمت سے اپنا رہا اگر نہ دیا تو نے
 ذرا ناقص مجھ پر بھی بڑا کر دیا تو نے

<p>خداوند اطفال آل و اصحاب نبیؐ مجھ پر خداوند ابحق انبیاء و اولیاء مجھ سے خداوند اصدق کربلا کے کل شہیدان کا خداوند اصدق اپنے سارے نیک بندوں کا خداوند اوہ سودا اپنے بازار محبت کا خداوند افراتہ اپنے درد و غم کا پاک سرمایہ خداوند اوہ تیری غم کی عالم طور جنگاری دکوائے محکوم بھی کچھ کچھ جہلاں نادار شاکی ذبیح اللہ سے میں اور یہ فریاد و فغان تیری</p>	<p>کرم وہ کر جو ان کے غلام و پر کیا تو نے وہی لے کام جو خدام سے اُنکے کیا تو نے مجھے بھی دے جو اُنکے قدر دانوں کو دیا تو نے مجھے بھی کچھ اُسی میں سے جو ان سب کو دیا تو نے جسے خاص اپنے دیوانوں کا حصہ کر دیا تو نے جسے کل اپنے بیماروں کے دملین بھر دیا تو نے جسے بند اپنے دل سوزوں کے دملین کر دیا تو نے یہ نعمت اور ان پر جہاں سب کچھ دیا تو نے مبارک ہو مبارک ہو بھلا کر دیا تو نے</p>
---	--

یہ نظم اردو جولائی ۱۹۵۱ء میں مین نے لکھی تھی جس میں خدا تعالیٰ
اور اُس کے رسول مقبول اور اُس کے خاص بندوں کے
تعلقات کا بیان ہے اور نیز ہمارے مہراج سری رام چند جی
کے اوصاف ذاتی اور گورنمنٹ انگلشیہ کے انتظام ملکی اور اُس کے
ساتھ وفاداری کی تحریک کا ذکر ہے

۲۵	فعلوں - فعلان - فعلن - فعلن	۲۶
عیش تجلو بندہ سرمہ سے تھوہم ہے	جو تو ہے وہ میں ہوں جو میں ہوں تو ہے	
نہیں دیکھ کر بیت اولیٰ کی صورت	نظر آئے گی ایک چہرہ کی صورت	
مگر تیرے بھائی اچھے اکر پڑا کر	کر و غو - تاہم اچھے شعرون کر پڑا کر	

مشرت تم کو کل خلق پر چڑھ گیکو
 فرشتوں کا مسجد تم کو کیا کیوں
 نہ ہوئی خدا داد تم پر، بشارت
 وہ سب سے بڑی ہے ہوا ایک نعمت
 خدا نے کسی کو عابد نہیں کی
 نہ تھی اسکو انسان، نہ تھا عیش
 کوئی ذرہ دنیا میں ایسا نہ رہا
 نصرت عمارا نباتات پر ہے
 رہیں آب یہ جو ان کی لاکھوں میں
 بیان سے چہ چار راہت بہ آلاء
 مثال سکی دیا میں چہ یہ بیان تر
 مگر برزخیت سے بڑھ جائے ایم
 کہ انسان کو اپنی صورت پر پیدا
 ہیں اس لفظ صورت کے معنی و ہمار
 کوئی اُسے بہتر گھستا تو کہ مگر
 ہے وہ ظرف محتاج جس میں لطافت
 ضرور اس پر اپنا سا تیار و پختیار
 ہے یہ بھی کہ آستو یہ قدر نظر نہ
 سوا ان کے سب سے پہلے روشن ہے آفتاب
 یہی ہوت و دو، حد تیرا اشارہ و نشان
 اگر خام انسان تیرا آفتاب

<p>زوال انکا کیا ہو زوال عبادت ہے شیطان کی پیروی پر ابھرنے جو شرمندہ ہو کر ڈرین اپنے رب سے ہے است از نوڈ سالہ زہد و عبادت جو جیتے جی اسوقت وصل بر بہین جو رکھتے ہیں ان زندوں بڑے قدرت ہے کام انکا خلقت کی حاجت والی وہ اب تک ہیں مصرت حاجت والی خدا سے پھر ان کو ملا دیتے ہیں وہ کہ حاصل ہیں انکو خدائی کے منصب ہیں کر سکتے کچھ بے مشیت خدا کے زیادہ نہیں حکومت و دنیا کہ پیدا ہوا ہے عبادت کو انبیان میں بجاتا ہوں انکی ہر جس کی طاقت غرض میں ہی ہوتا ہوں انکا سرایا دوکان انکے میں ہوں اگر کچھ سنیں جو بندے کو زیبا ہیں رکے مقابل مقابل میں مخلوق کے ہو وہ خدمت شدشاہ کی اُسے یہ خدمتیں کہیں وہی توت دل وہ توت جگر تھا کہ سلطان سے رہ سکے وہ علیحدہ</p>	<p>کمال انکا کیا ہو کمال عبادت مگر ناز اپنی عبادت پہ کرنا ہیں مغرور بندوں سے وہ بندہ اچھے بدرگاہ او یک سر شک نہ امت ہزاروں ہی انسان نیامیں بہین کہیں انے بڑھ کر ہیں موتے اُشت وہ زیر زمین کرتے ہیں بادشاہی وہ اب تک ہیں سرگرم مشکل کشائی ہزاروں کو اپنا بنالیتے ہیں وہ مگر اس سے میرا نہیں ہر یہ مطلب نہ یہ ہے کہ یہ لوگ اللہ دے فقط دو مخالفین میں عرض بکرونگا ہمارے خدا کا ہے یہ عالم اعلان جو حق میں سے کرتے ہیں میری عبادت دلع و دل و معدہ و گوش و امعا زبان انکی میں ہوں اگر کچھ کہیں عبادت میں سب ہیں وہ فعال شامل ہے ہمیشہ خدا جسکو کیے عبادت آباد اک علامہ شہنشاہ غرین سوا اسکے کوئی نہ تیر نظر تھا بجز وقت خواب ایک ہی تھا نہ تھا</p>
---	--

<p> جو کرتا تھا ہوتا تھا وہ شہ کا منشا کہ حکم آیا دست فرمان سلطان سوال از شہنشاہ جواب تر آیا دست کہ خلقت لگی کہنے یک جان دو قاب اگر تھا نتیجہ تو کس بات کا تھا شر تھا تو سچی اطاعت کا اُسکی کہ انسان کی خدمت کی کیا ہوتلانی جو رہتے تھے دن رات اویسے مخاطب سمائی نہیں حسین تل بھرریا کی مسافر کو ہمان سراسے ہر جتنا وہ دنیا کی ہستی سے سہویت اُنکی وہ ہر جس میں خالق کا احساس اُنکا وہ شیشہ و بادہ مست اُنکا رہنا جو موئی کی مرضی پر رہتے ہیں شاکر وہا ہی نہیں کرتے ہیں اپنے رستے گزر تی ہے کس طرح کیئے برادر جو ہم جاتے ہیں وہی ہوتا ہے قضا تابع حکم ہے جلی اکشم خدا نے عطا کی اُنھیں چیرہ دستی گئے یک جگہ وہ بامید بعیت دھلائے کو ہاتھ آئی منہ آفتابہ </p>	<p> طبیعت شناسی شہنشاہ تھا اتنا سمجھنے لگے سارے دولت کے ارکان فرود آچنان عاقبت ساز و رازش ہوئی اُنپہ وحدت پھر اس درجہ غاب مزاج شہنشاہ میں یہ دخل اُس کا اثر تھا فقط حسن خدمت کا اُسکی یہی اک مثال آپ کو ہوگی کافی ہیان سے چلو اُن بزرگوں کی جانب عبادت جو کرتے ہیں تو انتہا کی تعلق وہ دنیا سے رکھتے ہیں اتنا وہ یاد الہی میں محویت اُنکی وہ ہر سانس میں پاس انفس اُنکا وہ مخمور جام اُنست اُنکا رہنا بہت نہیں ایسے بھی ہیں نفس نادر وہ خاص اپنے یاد و سر کے سبب کسی اُنھیں میں سے پوچھا یہ جا کر کہا حق کی مرضی ہماری رضا ہے بہت سے ہیں ایسے بھی اُنھیں لاوا قضا تو قضا لوح محفوظ پر بھی ہمارے شکر گنج بابا پر رحمت بوقت طعام اک زن شخصت سالہ </p>
--	---

وہ دھو تھے ہاتھ اور اسے دیکھتے تھے
 ہوئی ختم آنکھی نہ بے اعتدالی
 گئی پیرزن کھڑے پھر پانی لائے
 کہ آپ نے بھائیوں سیری حرکت
 مگر میں نے اس پیرزن کا جو لکھا
 اسے اپنے ہاتھوں کی پانی سے دھو کر
 وہ پیر اجل آسے تھے جیسے تھان
 انھوں نے جو پیر لکھا اپنے دیکھا
 ہمارے نبی امتی آئے اڈے
 پھر اس شاہ نولاک کے جاہ و
 منتھتے ہیں انکو جو جز و مشل
 عجب کیا بھلجائے چشم حقیقت
 ہمارے نبی وہی تھے کہ عالم
 ہمارے نبی مالک و مدین
 ہمارے نبی عزان کنز و حمد
 ہمارے نبی نوکل الخدیت
 ہمارے نبی اپنے خالق کے پیار
 ہمارے نبی حق کیا بھلجئے
 ہمارے نبی عرش پر رہے دھو لیا
 ہمارے نبی تھل تھل تھل تھل
 چارے چارے نبی ملے

کبھی عرش پر وہ نظر بھٹکتے تھے
 ہوا نظر جب تک نہ پانی سے خالی
 تو پوچھا سبب یک مرد خدا نے
 اتھار ہی نظر میں ہر گوجہ غفلت
 بڑا لوح محفوظ میں درج دیکھا
 لیا دم خورش آسکی ملائی سے ہو کر
 ہوئے ٹکے یہ قصہ ہر درجہ حیران
 تر تھا حیرت اس حرکات کا سچا
 خدا کے بیان دخل نکا ہوتا
 رہیں آپ اس واقعہ کہ ہو آپکار
 لگائیں وہ آنکھوں میں میرا یہ کابل
 عجب کیا ہو جانے راہ طریقت
 ہمارے نبی خضر اولاد آدم
 ہمارے نبی شافع روز عشر
 ہمارے نبی ناظم الملک کثرت
 ہمارے نبی بلبل احمدیت
 ہمارے نبی ایسے رہے دولا رہے
 ہمارے نبی ایسے گھر کے اہل رہے
 ہمارے نبی ایسے بھولے کر سچ بھولے
 کہ ہیں ہر دم اترتے ہوند آہی
 ہمارے نبی حق کے نازوں کے پاسے

خدا جانتے وہ کیا تھے اور وہ ایک یارین
 وہ ہے آپ کی ذات اقدس کا صدقا
 ہوئی خلق حب ماسوہتے وہ تھے
 ہوئی ظلمت کفر دنیا سے عشقا
 وہ ایک اس امت کے حق میں جنت
 کمان ہم کمان اقتدارات اونکے
 ہے وصل بذات خدا ذات اونکی
 یہ سب پکھیران وہ اشغفتہ گل ہے
 جن اتارون کے ہندو بھائی پر قائل
 مجا ہر تھے مرنامہن حدیثہ سوا تھے
 ہوئی سائب جس سے اتبہ کی طاقت
 اور دھر ہو گیا جو ادھر مٹھ سے نکلا
 اجل اونکے تیر اور قضا اونکے خیر
 ہوئے جس سے خوش عرش عیالمان
 خدا اکھ اور بھٹی اونکو اونکی اجانت
 خدا کے تھے بندے مگر با خدا تھے
 یہ کیا تھا ثراون ریاضات کا تھا
 کھڑے ہوئے گنگا میں جہان میں بھون
 گزرتوں چالون بھلون پر تھا اونکا
 مسند سے منوحد کل اوتار تھے یہ
 وہ ہر کیا ہے انسان کی طاقت سے باہر

ہمارے بنی تو حبیب خدا میں
 ازل سے ابد تک ہوا اور جو ہوگا
 نہ تھا کچھ خدا کے سوا جب تو وہ تھے
 ہوئے آپ دنیا میں جب رفیق ازرا
 وہ ایک بین دلسوز و غمخوار تھے
 کمان ہم کمان اقتدارات اونکے
 سوا اون کے اور نہ کیا اولیا بھی
 یہ سب جزو میں ذات وحدہ کل ہے
 میرا قلب تو اس طرف بھی ہے مائل
 یہ سب عابد و زاہد و پارسا تھے
 انھوں نے بھی کی ایسی ایسی یا صنت
 نبانوں میں اونکی یہ برقی اثر تھا
 ہوا اونکے تابع وحوش اونکے لشکر
 جسے بدعا دی فنا ہو گیا وہ
 بیان تک بڑھی اونکی جس کی طاقت
 ہمیں وہ خدا در حقیقت ذرا تھے
 یہ کیا تھا اثر اون عبادت کا تھا
 جو کہیں بٹھ کر کوہ و صحرائیں بھون
 بس اک مرگ چھا لہی نہ تھا انکا
 غلام ہے یہ کہنا کہ غبار تھے یہ
 کئے جگت انھوں نے جو ہی زمین پر

<p>کسی ملک و ملت کے آجائیں انسان مختار را پس آئے بن کر جو ملزم یہ سب وصف اگر غور فرماؤ گے تم کسی ملک میں یا کسی سلطنت میں بس انکسش گوشت کی بھی طاعت ربو نہیں خواہ اوس کے تم جان دل سے ہمارے خدا کا ہے یہ عام اعلان جو ہم ہندو بن پر میں احسان اوسکے نہیں تم میں احسان کرنے کی طاقت</p>	<p>مختاری عدالت میں میں سب وکسین گرو اس میں تقلید فرماؤں گے تو انکسش کر رہے ہیں میں ایک تم رعایا نہیں ہوتے نہ ایتھان میں خدا کی بے لافیت خدا کو عبادت نہ بھولو کبھی اوسکے احسان ل سے بدل کرئی نہ ایتھان میں احسان ملک ہر جگہ یہ نہایت احسان اوسکے کر دے ترک کرنا یہ حق و طاقت</p>
<p>فریح از شد وقت برکت تن ما ز جان و جان است بگرکت تن ما</p>	
<p>این نظم و نواز در بیان حقیقت و آداب نماز و دیگر عبادت است و در رسالت پناہی و صفات جناب مرشد امام علیہ السلام و در ماہ جون ۱۹۲۷ء در زمانہ فتح گندہ بدھنات لکھنؤ میں یہ نظم لکھی گئی</p>	
<p>۲۶</p>	
<p>خدا را ایہ قلم سے ہو گیا ہے خدا کا ہو گیا تو کہ ہے خدا کا ہے خدا کا ہو گیا تو کہ ہے خدا کا ہے خدا کا ہو گیا تو کہ ہے خدا کا ہے خدا کا ہو گیا تو کہ ہے خدا کا ہے خدا کا ہو گیا تو کہ ہے خدا کا ہے</p>	<p>ذبح اللہ اکبر مرتبہ اتنا بڑا تیرا خدا کے ڈھونڈنے اور چاہنے والے نہروں میں خدا تو ہے خدا را وہی جو بھی شکل ہے سبوتاہی ہے سب کو آپ تو یہ تیری خدا ہی مگر قرآن کہتا ہے خدا ہے ایک ہی سب کا</p>

<p>یہ چپکے چپکے کیوں کر درجہ تہا پہنچا گیا تیرا سجی کی آل تھا ہی تو خدا بھی ہو گیا تیرا خدا نے پاک برتر پر جو جا کر چل گیا تیرا جو اس ذات منترہ سے ٹھٹھک ہو گیا تیرا</p>	<p>گدرا تو کس کے در کا تھا ہوا تو یاد نہ کیوں کر تیری عزت تیری عظمت تیری شوکت کا کیا کہنا کوئی جادو کوئی منتر تو ہرگز بنوین سکتا وہ طلیب ہے کوئی آکہ وہ طاہر ہے کوئی لٹھ</p>
<p>چند بیر است اے صیاد کو سہراہ خود بُردی وزان این مرغ زرین بال را در دام آوردی</p>	
<p>ترا والی ترا مولی رسول مجتبیٰ تیرا ہر اک اوغین مدد پر تیری ہر اک رہنما تیرا اکم ہترے مورت اوغین ہر اک شکا تیرا دہین ہے چشمہ فیض علی مرتضیٰ تیرا تیرے والی ہیں نین انہیں تو اک مشکل کشا تیرا یہ دنیا اور عقبی امین ہے کیا کم مرتبا تیرا وہ کہتی ہیں کہ ہے نزدیک تر تجھ سے خدا تیرا صدا کیا دین دہی دینگے ہے جن پر اسرا تیرا</p>	<p>شہ و ارشاد حسن جی ہے پیر رہنما تیرا سوان کے بزرگانِ طریق صابری سارے پھر ادس پر فی انب ساداتین تو سید رضوی ارگوں ہیں تیری پوسے شیر نہ ہر موزن اتک ابو بکر و عمر و عثمان و حیدر باد شہ تیرے تیرے ابوین نے پائی شہادت تیرے بھن میں بکھائی ہیں جو نیزے ٹھٹھے سے تیری نظم میں باتیں تیری تو حید تیری نسبت تیری منقبت کا حسم</p>
<p>درین باب اچہ در اردو دھم در فارسی گفتی نہ گفتی بلکہ در ہر شعر در بے بہا گفتی</p>	
<p>مبارک ہو مجھے بھی یہ خیال جا لفر ایترا جہ او مصطفیٰ کیا میں تو ہوں اک خاک پا تیرا نئی تیرا بنی میرا - خدا میرا خدا تیرا عبادت اس کی سچے دل سے کا خوشنما تیرا تو ہو گا حشر میں انجام بھی بیشک بُرا تیرا</p>	<p>کہا میں نے مبارک کچھ کو شوقِ دلکشا تیرا کہا میں ان کہان وہ ذاتِ پاکِ قدسِ اعلیٰ وہ نورِ دیدہ وحدت - یہ روحِ قالبِ کثرت خدا کا کام دنیا رزق کا ہے اپنے بندوں کو عبادت سے جو تو غافل ہے یا سچے محنت تو اہم</p>

<p>خصوصیت خدا کو گوئیں ہے عام بندوں نے یہاں تک بڑھتے بڑھتے دونوں جہاں میں ملجائیں فصول اب او سکے گئے کی حقیقت کا ہے کھلوانا</p>	<p>بڑھے پھر تو اُدھر جتنا اُدھر اُدھر اُدھر اُدھر کہ تجھ کو ڈھونڈتے ہیں پر بھی نہ ہاتھ آئے پتا تیرا یہی ہے مدعا اس کا یہی تھا مدعا تیرا</p>
<p>بدربائے حقیقت قطرہ خوشتر اگر ریزہ جدا آن قطرہ نتوان شد بدربا چون بہا نیرند</p>	
<p>نہیں کچھ کام آئیگا یہ اوٹھنا بیٹھنا تیرا پھر اس کے واسطے اک مشہد برحق کی حاجت تیرا خلاف اسکی ہدایت کے ترا اس بال بھر تیرا نمازین جو پڑھے حق کی دعائیں جو کرے حق سے نہیں ہر لفظ میں شامل اگر خلاص دل کا ہے یہی حالت دعاؤں میں یہی صورت ہو قرآن میں نمازوں کے جو رکن اکثر صفات حق پائی ہیں دعاؤں کے میں جتنیے چلے او میں گر گڑا ہٹ ہو رگوں میں ہوا طار تمنا کے قدم بوسی تعوذوں میں شب معراج کے کلے جو دل میں دروہوں اور دعاؤں میں تنہا ہو خشیت ہو وظیفوں اور دعاؤں کی جگہ ممکن جہاں تک ہو مصیبت جب کوئی آتی ہے سر تو ترسے لے اسی ڈھب سے ادا رکھنا اگر ہوں کل غاروں کے شیر لیتے میں تو یوں بھی پیوستہ کی وجہ سے جہاں تک ہو سکے یاد خدا میں ہو بسیر تیری</p>	<p>نمازوں میں جو محبتیں ہیں ہے خاصا تیرا جو ہو اصل بحق تا فرزدینا مقتدا تیرا یقین کرے کہ کو سون ہٹ گیا تجھے خدا تیرا سمجھ لیں ہر اک کا مدعا ہو مدعا تیرا نمازین وہ نہیں ہیں ہے تو اوٹھنا بیٹھنا تیرا سمجھ کر دلیں پھر کہنا ہو منہ سے مدعا تیرا وہ ان اظہار نظم خدا ہو مدعا تیرا جہاں خوف ورجا ہو ہو دہان خوف ورجا تیرا مگر سجدہ نہیں و اسجد و اقرب سے سامنا تیرا خدا ہو دایں بائیں پر رسولی تجھے تیرا سلاموں میں کرا تا کا بتیں سے سامنا تیرا نوافل میں ہو زائید صرف وقت بے بہا تیرا مکلتا ہے کن اندازوں سے ہر حرف دعا تیرا تو پھر ہو بجا نیگا تو بھی خاکا اور خدا تیرا ہو بطریق طریقت بھی طریق مستطیع تیرا ہیاں تک ہو وہ ظلیفہ ہو درود مصطفیٰ تیرا</p>

نمازی گر ہمہ قدر نماز بخویشتن داند

زواں شود و آخرت بگزشتہ دیم باقدامند

لکھے گا کہ کی کیا وصف ہے رسول مصطفیٰ تیرا
خدا نے اپنے زوا اپنے نایاب کی تبت بین
اسی امید پر ہم لوگ بھی کچھ لکھتے رہتے ہیں
خدا نے جتن کی مدد سے ربی تیری قرآن میں
خدا کا ساتھ تیرے لاڈ پیار اس درجہ ثابت ہے
یہ قرآن ذخیم اور انجی ساری آیتیں انکا
ہے آسان شمار اسکا جی کر لینا ہے قرآن سے
ادھر اور انبیا آیا ہے جینکا ذکر قرآن میں
یہ قرآن جو ذخیرہ تیری ساری نعمتوں کا ہے
یہ ہے راز اس کے بیدار اور گارٹی نعمت کا
نبی مہدی رسول انکو خصوصیت پدی کچھ سے
ادھر تو ہے کین قامت اور کین ملائیں حسین
ہوئی ہیں انہیں دیگر انبیا کو بھی جو سراہین
جوانیت اونکی سراہوں کہ جے جلی سے تیری
اکم تر الشریعہ سے منالجب تہ کو کرنا ہے
خبر کیا حق خاطر تو سمجھ لیکن دیکھ کر نہ سکو
انم کسے آتا آتا ہم ہزارے تیرے ہزارے
چھوڑتے ہو گئے تھیں تیرے پیار اور زار
راہِ حق سے جدا ہو گئے تھیں تیرے پیار اور زار

انہی ہی سارے قرآن میں جو حب رحمت سراہتے
ہے بابت ہم کو بھی اک حق وصل علی تیرا
کہ تیری نعمت پر جی خوش رہتے ہم سے خدا تیرا
نہیں ہے اس سے نہایت صرف علی المرتبہ تیرا
کہ قرآن میں لیا کم اس نے نام محبت جلی تیرا
خاص سبب سے تیرا ہے رتوہ بھلا تیرا
کہ احمد یا محمد نام آیا کتنی حب تیرا
ہر اک کا ہے تکلف نام لینا ہے خدا تیرا
نظر آتا ہے کترس لیے نام آشنا تیرا
دیا تو مجھ کو سب کچھ نام لیکن کم لیا تیرا
کہ گریا کوئی دنیا میں نہ آیا دو سرا تیرا
بکثرت کاف تازی جسکے معنی تو ہے یا تیرا
شا لایوسنس یوسلی و خلیل ابوالعلا تیرا
اوب ماضی ہے و در مشرق کو بیتا گدا تیرا
خصوصاً ایسے وقتوں میں تھا نبی محمد تیرا
پڑا رہتا تھا گرہ اب غصہ ہر میں گدا تیرا
ہر اک اس واقعہ پر چونکہ دیکھا ہوا تیرا
کہ برحقہ اور ہر حالت میں تھا ساتھ خدایا تیرا
کہ اب انہی کے ساتھ ہر حال میں رہا تیرا

شدن نیتیان که یک دم از خدا کے خدیوہا باشد

تباوے تو رہی مجھ پر احسان اے ہوا جہا
خدا کے فضل سے یہ بھی کرم ہے اسے خدا تیرا
علاموں میں اوسی کے یہ ذریعہ تیرا
بچے سودا ہوں اُسکا اوستے سودا بڑھا تیرا
مہینوں وہ لگاتا بہت سا ہارون پر پتا تیرا
یا حبیب جان بھی وہ تجھے شیدا ملا تیرا
میں اوستکا بندہ اور وہ بندہ فرمان روا تیرا
خدا تیرا تجھ دے سے یا رسول محبتی تیرا
اور وہ دیکھتی ہے آکے روئے حق نمایا تیرا
طاقت ہے وہ کہ سب تمنوں علی مرتضیٰ تیرا
بولتا جا تین فلک تجھ سے پھر چلتا پتا تیرا
ظہل وہ کہ مانے نہ وہ نہ بھی دید یا تیرا
عبادت رہ کہ قدری چاہتے ہیں قہر تیرا
سما ہوتا ہے خود را کر مگر تجھ کو خدا تیرا
کہ ہو سارے جہان پر دین حق جلوہ نمایا تیرا
مرا کہ تاک رہا شبن نام ہوا اس سے سہا تیرا
لگا پٹختے چھبے ہیں تہلہ پلٹتے کچھ سپہ چاہا تیرا
آریو پچھتے مزے ورتکا سارے کرب لکھتا تیرا
کہان لڑا کہان ہی یہ پیرا جیہت وہا تیرا
شیر کہہ رہا انور مجھ سے یہ دھند تیرا

<p>بھرا اون پر پھرے مجھ پر بھی وہ دست عطا تیرا کہاں تھے حضرت یونس کہاں دست عطا تیرا وہ آتش ہلکھل اللہ وہ بارغ دلکش تیرا</p>	<p>فصل اس عیاں اک مرے پیران طرقت سے مجھے تو دور لیکن تجکو میں اقرب سے قرب ہوں مجھے ممکن بھی ناممکن تھے ممکن ہے ناممکن</p>
<p>الہی تاکہ در دنیا کہ در عقبی وطن باشد بدست ماہرہ یک دامن ارث حسن باشد</p>	
<p>جسے دنیا و عقبی میں فقط ہے آسرا تیرا ترے فضل و کرم سے نازن مشکشا تیرا برابر پند رہ دن سے ذبح بینوا تیرا کہ وہ بھی ہے نمازی ایک بندہ خوش آمد تیرا ذکی الطبع در یاد دل عبید پارسا تیرا سمجھتا ہوں جسے میں فصل اے بار خدا تیرا نہ کر سکتا ہے جس کا شکہ ادا ہرگز گدا تیرا رہے وہاں کا دنیا میں درجہ و عطا تیرا عباد ہو اسکے دامن سے نہ اب دست سخا تیرا ہر اک آفت سے بچ کر وہ رہے تو منتہا تیرا</p>	<p>الہی تجھ سے پھر سائل ہے یہ مسکین گدا تیرا بھرا و سکو پگنی شکل بھرا و سکی کردے حل مشکل مہیہ فتح گدھ کے وہ شفا خانہ میں ہے ہاتک ہیان بینوا نی ہے آنکھ اپنے اک ہنہام سے اپنے سول مرجھ بیان کا ہے جو میل خان نامی کہوں کیا اس نے دل چسپی جوبی ہر کام میں میرے وہ الفت وہ توجہ وہ اخیرت وہ کرم او سکا کرا و سکو کامیاب اور سکے ارادہ میں مراہون میں رہے محفوظ وہ یارب زمانے کے حوادث سے فرزند کرا و سکی تو فیض اپنی طاعت میں عبادت میں</p>
<p>بہر کارے کہ او ہند و کمر زو کامیاب آید بہر خارے کہ در پائشیں خلد و جع عذاب آید</p>	
<p>ہیان سے جاؤں خوش خوش آئے مجھ حکم قضا تیرا کہیں بن میں رہوں لیکن رہوں نہ کہ گدا تیرا ہو اپنے ہر زنی کھنے سے ملکر خوش گدا تیرا وہ جن کو کھو چکا ہے یہ ذبح بینوا تیرا</p>	<p>رہوں دنیا میں یارب نام میں رہتا ہوا تیرا تجھے دنیا سے نفرت و پر مجھے عقبی سے رغبت تیرا جدا ہے اب اس سے یہ نہا کا کتبہ اور کاہرہ ایسا میں نہیں بلکہ اپنے ان زولار بھلائے دہیان شاد تیرا</p>

انما ہر یہ بھی سب صوم ہوا یہ جتنے نہ ہا یا
 سرے امنین جو بالغ سب ہا ان امض میں
 نہیں یہ کچھ ہی آخر یہ است اس کی ہے
 ہے سب سے بڑھکے یہ جن بھی غفار کی ہے تو
 سرے جتنے عزیز اور اشد دنیا میں تھے اور میں
 رہی یا جو رہے باقی۔ ہی اول یہ ہے بعد
 عظیمین پہلوئیں رہیں متنا سب تیار غیبی میں
 تنگدست انکے اسپین کوئی برپا ہوا رہا
 اگر فحشیت نہ ہو تو یہ میری نظریں وہ پہلوئی
 جو گزری اور گزرے سب رسول پاک کی پشت
 میرے پیران انہاں الطلیق زبہ دہرہ
 ز آؤم نہا یہ ہندی جتنے مومن عزیزان ہیں
 مرے میں جو نہ سودا تراطل اسکی قیمت میں
 ریاض الدین اور محبوب میری نظم نے کاتب
 عطا کروہ اثر اسے رہا ابابہ دعا دین

جوان میں جب مرا بڑھتا ہوا کلمہ مرا تیرا
 شہادت کی نہر لایا رسول مجھے تیرا
 وہ تھا ایک بندہ محبوب تیرا مصطفیٰ تیرا
 یہ عاصی میں تو ان پر بھی کھٹکے دست عطا تیرا
 رہے اون پر بھی فضل و جہات بار خدا تیرا
 رہے ان پر بھی دریا کوشہ چشم عطا تیرا
 رہے تو ان سے خوش۔ اپنی رسول مجھے تیرا
 تو کل یہ کریم تھے پر نہ چھوڑیں آسمان تیرا
 جو تیرا لکھ چکا یا اور کسے یہ کہ تیرا
 رہے سب پر نہ فضل اسے رہے بار خدا تیرا
 رہے سب یہ کرم تیرا اگر نہ سب آسکا تیرا
 رہے باب کرم تار و زخم شرب پہ دا تیرا
 تے جلوہ اک سب سے کمران فقہ نقا تیرا
 تیری درگاہ سے اکوٹی ہلماسے صلا تیرا
 کہ نازان حشر کے دن یہ فوج جیوا تیرا

و فتح آن ہر دعا کہ دل سے آتین بر خیزد

اجابت ہم نہ حق بڑے دے تسلیم ہے برزخ

نظم در توحید و عشق الہی تصنیف ستمبر ۱۹۲۵ء

شعر ۱۰

نامہ لاتن فیلیں - فاعلین - فاعلین

۱۰

ایک پر وادہ پر سوختہ میں نے ہلماسے

میں نے رک کر دہیں اسکی سبب اسکا چہا

وہ ہوا پلہ پچھتے ہی اوزیر باد مہضط
 حسب دیا میں نے دل اسرا تو پھر امیری طرف
 تم کو توجہ حق نے خلافت کا دیا ہے درجا
 شکوہ دی روز ازل حق نے وہ علی لغت
 او کی حسرت ہے جو او کو کوئی اسے پوچھے
 خلقی حسن کو عشق اوستے تو اوروں کو دیا
 تم کو دولت یہ عنایت جو خدا نے کی ہے
 تمہارا وہی نہ کرو تم تو تمہاری قسمت
 تم ہو مخلوق نہ اسے گا اعلیٰ رتبے
 ہم جو مخلوق ہیں اس کی تقدیر بت بوقت
 تم ہو اعلیٰ تختیں محبوب بلا اعلیٰ تر
 گزشتہ میں اوس میں سمجھ ہے نہ ہے عقل و شعور
 نہ رہتے تین گچھ اور سکینہ ہے کچھ اس کو قوت
 پیوستہ یا کہ غلط ہے مگر اپنا یہ خیال
 رہ وہ عشق بھی اوس کا نہیں کہلے دنیا
 ہم سب کا نامہ ارد باد بہر زحمان ہم کو
 دینے والی جو عزت ہے ہمارے دوست
 ہمارے چہ بیکار کردہ تین تین چہ نہ
 تم نے یہی ہے ہمارے ہزاروں کی نظار
 ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
 اتنا فائدہ ملی ہم میں جیسے یہ دولت

مہو ہو ما ہی بے آب کی صورت بن کر
 اور کما تم کو تو ہے ساری تالیق پرست
 ساری دنیا پہ تمہاری ہے حکومت برپا
 خاک میں جیسے فرشتوں کی ملا دی عزت
 او کی خدمت ہے جو او کو کوئی اسے پوچھے
 حسن کا اپنے مگر عشق کو تختیں کو خوشا
 حق تو ہے کہ بڑی تم کو تعزات دی ہے
 او سپہ جان اپنی دوتم تو تمہاری نکیت
 ہم بھی خلقت میں ہیں اس کی مگرانی رتبے
 دی ہمیں پریشانی شمع کی اوسے الفت
 ہم ہیں ادنیٰ امین معشوق ملا ادنیٰ تر
 پر ہے تر اور اس کی تمہاری بھی گا نہیں ضرور
 عیش و انون کی تمہاری پہلو پر قوت
 شمع بھی حق کی ہے اک جلاہ گور مال
 ماکہ الموت کا بھی کام نہ اس سے ملتا
 ہم لو سب شمع ہلا کوئی تو جہان تک
 ایسا مختار کی بھی عزت ہے بھلائی میں
 اپنے دلبر کے مقابل ہے وہ بکونا پیر
 کر لی یہ شمع کہ گرد آئے جو بازن کو شمار
 ہمارے میں شمع کیسے سر ہو تصدیق ہو کر
 ہم سب شمع ہیں ان سے اپنے بیان بکرت

دل میں ہم اس لیے گوشہ نشین تھے ہر بہت
 اس طرح سے نہ تلف جان ہماری ہو جائے
 اب ذرا میری مصیبت کی کہانی سن لو
 شمع کے گرد پتنگوں کا ہجوم آتا تھا
 میں بھی شمع پڑھنے کے جیسے شمع کے سر پر گویا
 کل سے میں اپنے نصیب کو پڑا رہتا ہوں
 کبھی روتا ہوں کبھی خوب ترپتا ہوں میں
 اب مٹی میری جلدی نے مری کر دی خواب
 یہ تو بھٹی میری کہانی اسے اب جانے دو
 میں خطا وار متقر اپنی خطا کا ہوں میں
 تم تو اس مالک کو میں کا کچھ حال سناؤ
 ساری مخلوق میں ہو اس کے تھیں کرن
 میں تھا سب سے بڑا رسول ان کے بڑے دیے میں
 نعمتیں ان کے توسط سے جتنے پائیں
 تم جو کرتے یہ خیالات سے تلافی ان کی
 پیچھا نہ جو ماز میں تم ادا کرتے رہو
 اس سے چھوٹے نہیں پے میں بتاتے ہو تم
 خاک میں تم کو ملا دے نہ تمہارا یہ غرور
 تم پر احسان میں اس کے وہ ہیں خارج شمار
 سو برس تک کی تھیں عمر مٹی اس نے بخشی
 اس پہ بھی موت سے تم اپنی ڈرا کرتے ہو

کرم خورشید میں جو پیرندے وہ نہ کھا جائیں
 مبتذل عشق کی سب شان ہماری ہو جائے
 کل بڑی بھیر میں آیا میں قدموں کو
 سانس کی آمد شد کا بھی نہیں رہتا تھا
 اس کی لو سے مرے پر چلنے پر میں نہ ملا
 اپنا تھا اشکِ ندامت سے پڑا ہوا ہوں
 ہو کے بخوبی کبھی سراپا بکتا ہوں میں
 حشر کے دن بھی خدا کو تجھے دینا ہے جواب
 پری حالت پہ نہ تم بیچ نہ افسوس کرو
 مترقب بھی مگر اس کی عطا کا ہوں میں
 اس شمشادِ حقیقی کے کچھ سہارا بناؤ
 تم کو قربت ہے جو اس سے کیسی بھی نہیں
 کل ملا ایک شخص مجھ پر اکٹھے ہیں
 دولتیں ان کی بدولت تھیں ہاتھ میں
 کیا سمجھتے ہو تلافی ہے وہ کافی ان کی
 روزہ رکھتے ہیں زکاتیں جو دیا کرتے ہو
 جس کو دیکھو اس سے نا اہل تباہ ہو تم
 نیکیاں ساری یہ اگر جانیں شکر کا فور
 تم پر انعام ہیں اس کے وہ ہیں بھوکا
 بادشاہی تھیں دنیا کی بھی اس نے دی
 بھاگتے بھی ہو مگر بھڑکیاں دارتے ہو

ایک ہم ہیں کہ بنشائے خداے اکبر
 حب یہ لایہ ہے کہ ہے ہر کو مقرر مرنا
 جان ہم رتے ہیں جہان سے جان پہنار
 یوں لکھنے کو لکھے تم نے ہزار دن دیوان
 شعروہ شعر نہیں حسین نہ ہو جھوٹ سفید
 عشق و عشق کہ اوس عشق سے بد بچاے
 ہمیں فدا جس کی پادشہین گرفتار کمین
 جتنی پیرین ہیں جلال اب ہیں وہ سب تم چرام
 تم پر اوسکے وہ کرم اور کھارے یہ غل
 چاہیے تم کو کہ دم بھر بھی نہ اسیکو بھولو
 یوں تو غفار ہے وہ چاہے جسے کوئے عیا
 ہم بھی مخلوق اسی کی ہیں مذخور و ذلیل
 تب بھی یہ دم اوس ہم باہ کیا کرتے ہیں
 میرے ذہن ممکن تھی محتار غی غمت
 میں سمجھتا تھا کہ کل خلق کہیں میرے دراز
 لکھتے ہیں بہت میں جن میں سے بیکار نہیں
 آپ نے جھکو ذرا سا وہ دلا سا جو دیا
 خیر خواہی یہ ہے نبی میری یہ لاف و گداز
 ہر گہا میں عرق شہ زمزم یا بخلاب
 نہیں وہ مرے یہ کیا اوسکے لیے آئین
 سے ذہنی آپ سے پردہ نہ کا باتیں کرنا
 خود خدا ہو تے ہیں عشق پر اپنے ہمار
 تو کسی اچھے کے سر ہو سکے بہتر مرنا
 تم کو لاکھ مگر کر نہیں سکتے زہار
 راستی کا ہے مگر نام کو ان میں نہ نشان
 نہ وہ مضمون ہے بچائی نہ جسمیں ناپید
 جس جس جو دوزخ میں ہیں ناپید کھائے
 گرم بے پردہ لواطت کا ہے باز کہیں
 اور جتنی ہیں حرام اوسکے ہونم عاشق نام
 دین کا اوسکے کیا خوب اور اتنے بدل
 اوس سے ڈرتے رہو کر لی پڑ اپنی بھولو
 نہ بیکے کوئی بھی دوزخ سے کرے جو انصاف
 عمر بھی ہم کو عطا کی تو نہایت ہی قلیل
 زندگی ہم نہیں برباد کیا کرتے ہیں
 اس لیے میں نے تیرے کی طرف کی رجعت
 یہ نہاں اور کہان میری مٹی گھٹا
 وہ بھلا کیڑے مکوڑوں کی سینکے نہیں
 اوس نے اس بے ادبی پر مجھے آمادہ کیا
 اس لیے میری خطائیں بھی کرین آپ عاف
 دیکھا اوسکی کسی بات کا بھی میں نہ جواب
 اوسکی باتیں مر جھین تیرا ہاتھ نہیں
 ہے یہ سچ یا کہ دونوں کا تین تین کرنا

ہاں یہ سچ میں نہیں یہ جھوٹ ذرا کیجئے غور	ہے زبان حال کی اور اوزیاں قال کی اور
قوم کو اسکے تہہ حال سے کرنا آگاہ	جھوٹ سمجھو تو غرض اس سے ہے ماشاء اللہ
غزل مشاعرہ فتح گڑھ منقذہ ۲۵ جون ۱۹۲۴ء عیسوی درتو حیدر	۲۸ معرفت جناب باری تعالیٰ شانہ شعر ۲۸
مفعول - فاعیل - مفعیل - فاعیل	
<p>نفس ایک بہنیں پاتوں پر اپنے جو کھڑا ہے اسے اپنے طلب خضر کی حاجت سمجھے کیا ہے ایک اپنے ہی محبوب کو خالق نے دیا ہے یوں تو ہر اک آفت کی دعا درودا ہے یار رب، تجھ میں دنیا ہے اور تجھ میں عیش کی بھلا ہے آنکھوں سے جو گر کر ترے قدموں پہ پڑا ہے اسے - گلابوں کی دیر سے پر تول رہا ہے اولیٰ یہ سمجھ رہے کہ خدا ہم سے جدا ہے کہنا ہے غلط یہ کہ خدا ہم سے جدا ہے اسے طائر محزون تر مچا فریا دوجا ہے احمد کو احمد سے شرب معراج سر عیش چھوٹے مریے دل کو وہ فتنہ ہے یہ فتنہ دیکھو تو ذرا پردہ کثرت تم اوٹھا کر مشکینہ پر باد جو افنی کا ہے عالم</p>	<p>قائم ہے جو بالذات وہ اک ذات خدا سے تجسس کو تو مرا تھا منزل قبل نما ہے وہ بندہ جو آئینہ اللہ نما ہے نبدہ وہی سچا ہے جو راضی برضا ہے لیکن ہر سے بندوں کو تو یہ دایم بنا ہے یہ میرے جگر کا نہیں ٹکڑا ہے تو کیا ہے یہ رنگ رنگ اک طائر ہم رنگ حنا ہے رگ رنگ میں ہماری جو بھلا ہے وہ خدا ہے آنکھوں میں خدا دل میں خدایا ہے یا تاتہ کیسے کی یہی بانگ خدائی ہے سورج سے تر کو سبق کسب و دنیا ہے بس فتنے میں کس سا قیامت کا دبا ہے وہ شاید وحدت ہی تو خود بلوہ نما ہے جتنا کہ ہے بھری آئینہ ہوا سر ہوا ہے</p>

<p>نور تو ہے عبادت کا تو یہ عالم یہیری دورنگے کا ہے کھڑکا نہ ہے جنت ہی کی پروا اسے پیکار بن کچھ لے تو بھی کہ پس از مرگ کیا اوسکو خبر ہی نہیں اس سوختہ دل کی جنت کے نہ جانے پہ پوچھا دل مشتاق وہ صبح ازل جام الست اور کف ساقی نکلا تھا کبھی یہ تری آبرو کے مقابل رونا سری تنہائی پہ کیا بدم رحمت یا رب رخ تو حید سے پردہ وہ اوٹھا دے کیون ہم یہ شیا طین نہ مسلط ہیں تاخیر جتنی بڑھی عمر اتنی ہی گھٹتی رہی طاقت وہی کو بس اک جان مرین اب ہم مرے پہ تھے تا بحین چھ مرفان حین کے</p>	<p>بے سجدہ بھی سر سجدہ خالق میں جھکا ہے یہ دل تو زخود رفته امید لقا ہے بے دیدہ نادیدہ نے دیر کھلا ہے حس تسخیر کی لو لگنے سے یہ خال ہوا ہے خدا م ادب بولے کہ یہ غوث کی جا ہے نقشہ مری آنکھوں میں وہی گھوم رہا ہے گردون پہ ہلال آج تک انگشت نما ہے اسے حضرت دل جا بے میرا بھی خدا ہے امر کیا و بورو پ کی جو آنکھوں پہ پڑا ہے ہم سب کی خطا حضرت آدم کی خطا ہے دلکش ہیت نہ رہا لے نہ اب آہ رسا ہے لینے کو تہ بان پر فقط اک نام خدا ہے اب کچھ نفس میں نہ وہ چون ہے نہ چرا ہے</p>
--	---

مجھو نہ فریج جگر افکار کو مردہ
وہ زندہ جاوید بامید لقا ہے

قطعہ در اثبات توحید و ترغیب عبادت جناب شہنشاہ عالمگیری

<p>۱۹ مفعول - مفاعیل و مفاعیلین</p>	<p>۲۰ مفعول - مفاعیل و مفاعیلین</p>
<p>ہر کام میں غفلت کا اثر ہے تو جبر ہے اوس کی بے خبری نے کہ یہ سوانح لقا ہے جنم نہ سما یا ہے نہ جنم نہ پھیا ہے</p>	<p>رے غافل و شک آمین میں مجھو در اسے تم کو تو یہ دنیا ہے پس اک کھیل تماشا رونا ہے ابن آنکھوں کو کہ چلوہ قدرت</p>

آنکھیں مجھتیں دین کان دیے نقل رساری
 ہر شے پر تصرف کی بھی طاقت نہیں بخشی
 وہ کون ہے جہاں جو نہیں بس میں تھا رہا
 وہ کون ہیں پتھر جہاں تہاں تہاں تہاں تہاں
 وہ کون ہے گوہر جہاں تہاں تہاں تہاں تہاں
 وہ کون ہے جسے تختیں تختیں تختیں تختیں
 وہ ایک ہے وہ ایک ہے وہ ایک ہے وہ ایک ہے
 وہ ایک ہے لیکن وہ ہے سوچو دہراک جہاں
 وہ ایک ہے نظر و زمین مگر اوکے پتہ نہ ہاں
 وہ ایک ہے ہر دل کی مگر ان کو نہ ہر
 واقف ہے نہ ایک کے آریب نہ ہر
 روزی وہ ہر اک جن کو دیتا ہے کم بخت
 ہاتھ اپنے ہی رکھی ہے مگر نہ کئی دوست
 سامان معیشت کے بے تم کو دے دن
 اسوج سے حیراؤ کی یہ تم پر ہے کمر نہ
 وہ بار ہے کیا اوس کا پریم اور محبت
 جن لوگوں کو امڈ کی الفت ہے ان کو ان
 اک ہم ہیں کہ رتے ہیں مصیبت میں آہ یاد
 سوچو تو مخدرا اگر اک سنہ نہ پیرام
 یا تم میں شراب اور وہ کرے کوئی پیرا
 نگہ گئے بھی چھوچی غلامی میں غم اور سکار

دیکھو تو کہ لیا کیا رساک تیار ہے
 تیار نہ کو تم کہ خدا دیا ہے یہ کیا ہے
 وہ لیا بڑی بوٹی ہے جو تم پر نہ ذرا ہے
 وہ کون ہے دریا جہاں تم نے نہا ہے
 وہ کون ہے تم سب جہاں جو ہے تم سب
 وہ کون ہے پتھر جہاں تہاں تہاں تہاں
 وہ ایک ہے وہ ایک ہے وہ ایک ہے وہ ایک ہے
 وہ ایک ہے لیکن وہ ہے سوچو دہراک جہاں
 وہ ایک ہے نظر و زمین مگر اوکے پتہ نہ ہاں
 وہ ایک ہے ہر دل کی مگر ان کو نہ ہر
 واقف ہے نہ ایک کے آریب نہ ہر
 روزی وہ ہر اک جن کو دیتا ہے کم بخت
 ہاتھ اپنے ہی رکھی ہے مگر نہ کئی دوست
 سامان معیشت کے بے تم کو دے دن
 اسوج سے حیراؤ کی یہ تم پر ہے کمر نہ
 وہ بار ہے کیا اوس کا پریم اور محبت
 جن لوگوں کو امڈ کی الفت ہے ان کو ان
 اک ہم ہیں کہ رتے ہیں مصیبت میں آہ یاد
 سوچو تو مخدرا اگر اک سنہ نہ پیرام
 یا تم میں شراب اور وہ کرے کوئی پیرا
 نگہ گئے بھی چھوچی غلامی میں غم اور سکار

اب کر لو قیاس انکی تعلیمی پر کہ تم نے ہم سمجھ کرین روزی نہیں کی اور نہ مگر بند اور اسلئے سوا کرتے ہیں ہم جتنے بڑے کام دنیا میں نہ کوئی نعل رشتہ کر چیں ہم ہم کرنے ہیں یا ہم نے لیا باجو کرینگے ہم طاقت پہنچ رہے ہیں جو کچھ دیر کو مذہب و دنیا میں لٹا ہوں کی سزا پائیں نہ پائیں اسیمن نہ جو اور بڑا اسے جو پہنچ رہے یار بے مثل تیر کی ترقی عطا کر ہم سب ہیں گنہگار خطا کار و لکین	جو کچھ کیا اور سکا جواب اُس نے دیا ہے اولاد بھی دی مال بھی کیا کیا نہ دیا ہے یہ کر کے یقین بھی کہ یہ چر کام بڑا ہے کر لیں جو یقین حاضر و ناظر وہ خدا ہے یہ خوب سمجھ لو کہ وہ سب بکھر رہا ہے متنبی یہ سمجھ لینگے کہ یہ کام بڑا ہے پرسارے گناہوں سے خبردار خدا ہے اب بھی کرو تو کہ در تو نہ کھلا ہے دستاوے بندوں کے لیے دام بلا ہے تکبیر تری رحمت پہن روز جزا ہے
--	---

نواہن معافی ہے فریح آپ کا جس نے
یہ دقت لیا آپ کا کیا چھین لیا ہے

مسند مختصر و مخاطبہ جناب باری تعالیٰ شانہ معروضہ ار جون ۱۹۲۵ء

میں ہوں تو میرے فیض کا دریا تو ہے	میں ہوں ذرۂ تو میرے نور کا حتمہ تو ہے
میں جو بندہ ہوں تو بیشک مرا مولا تو ہے	میں جو مجنون ہوں تو میرے لیے مانی تو ہے
ایک میں کیا ہیں ستارے سرگردون جتنے	اب بھی ہیں روئے زمین پر ترے مجنون اتنے
میں وہ مجنون ہوں کہ میرا دل عرفان کا	میں وہ مجنون ہوں کہ میری زبان پر میری گاہ و بگاہ
مشتق کرتا ہے ترے نام کی اللہ اللہ	کوئی ملتا ہے ضرور اور سکون خاطر خواہ

	<p>مجھ کو بے دیکھے ترے نام پہ وہ ہے قربان بے کے میرے ترے نام پہ دیتا ہے وہ جان</p>	
<p>تو وہ لیلیٰ ہے کہ زلفین زری شہائے فراق فصل عشاق میں ابرو ترے گہن میں مشاق</p>	<p>تیرے قامت پہ قیامت کا ہے پورا اطلاق لیکن او کو تو یونہی زبیت کا یہ ہال ہے شاق</p>	
	<p>پاکے روزی بھی تری وہ نہیں کھا سکتے ہیں کیونکہ زلفت کے نہیں صدمے اٹھا سکتے ہیں</p>	
<p>بترے عشاق میں لوہ جکے مدارج میں بلند بترے دلدادوں میں ادنیٰ چوین میری ہند</p>	<p>اون کا کہنا ہی ہے آیا وہ تو ہیں سب صدمہ پند اون پہ بھی کیا دردِ دولت ہے مری طے بند</p>	
	<p>دستگیری ہے ضرور او کی بھی میرے مولیٰ اون کے صدمے میں جو ہم سب سے ہیں اعلیٰ اولیٰ</p>	
<p>مجھ کو سبکی ہے خبر کیا مگر اپنی روداد مجھ سے حبیب کہ زمانے کی ٹہری تخت افقاد</p>	<p>نہ کمون مجھ سے تو کس کے کون جا کر فریاد میں نہ بھولا مہوں کبھی تجھ کو مرے رتبہ عیاد</p>	
	<p>نوجوان مرگئی اولاد کے پانچون صدمے سازبانے مرے افعال زبون کے تھے مجھے</p>	
<p>سر کے بھیل سر کے آداب رسالت میں نہ کیا کہوں پائی ہے کیا کیا نہیں دولت میں نہ</p>	<p>طے کیا پہلے تو وادی رشادت میں نے پڑھ کے پھر اک سبق ایچ و حدت میں نے</p>	
	<p>زندگی کے مری ہر خبر کے ابر و ثباب صفات مندر ج میں مری نظریں میں بقیہ اوقات</p>	
<p>اب میں جس حال میں ہوں گیاس میں تاؤں تجھ کو ہے عیش چہرے دل بھی جو دکھاؤں تجھ کو</p>	<p>عالم القیاس ہے تو کیا میں سناؤں تجھ کو میں کو ارمان ہے کہ اب بل میں پیمان بناؤ</p>	
	<p>کیا عجب ہے کہ تمنا سری پوری ہو جائے</p>	

و حدت یہ کہنتی مکتی و در مقصود ہوں تو میں
و حدت نے جب کہا کہ میں شمع خوش ہوں
و حدت جو کیر و ناز کے جلوے دکھاتی تھی
کثرت نے جب کہا کہ ہے مجھے تجھے فروغ
تو کچھ نہیں ہے جبکہ بھاری نہیں ہے
لازم زوال ہو جسے اسکی مژدہ کیا
خلقت تری تجھے سبب فخر و ناز ہے
تجھ کو یہ عرش و کرسی و گیتی و آسمان
میری نظر میں اولی و وقت ہر ہر ہر
دریا ہوں کوہ ہوں کہ ہوں صحر اکہ مر غرار
یہ ساری چیزیں جہلی وہ جائے تلور ہیں
حاجت مجھے کسی کی عبادت کی کچھ نہیں
تو کیا ہے۔ اور کیا یہ تری کائنات ہے
لپٹہ سے تاہ پیل کہ ذرہ سے تا کپوہ
ملک و سپاہ و مال و معالہ قاش و زر
میں آج ملک دین و کل میں کیا کی ملک
دو تائین ہے ملک حکومت و انحال
سلطان بسمین مادہ سلطنت نہ ہو
ثابت ہے اس سے کہ ہے یاری کائنات
ہوتے ہیں چھوٹے بسم و جلد تر قنا
وہ چھوٹے بسم و خور و تر از پیر و کس

کثرت پارتی تھی ہم جو دیوں تو میں
کثرت پکا ہی میں تو سرایا خوش ہوں
کثرت سرباز برابر جھکاتی تھی
و حدت کا یہ جواب کہ کل غلط و غ
سب کچھ جو ہوں سو میں کہ فنا ہی میں ہے
نا پا سید۔ چیر کی نابود ہو و کیا
سیری تو ذات پاک تری بے نیاز ہے
معلوم ہو رہے ہیں بڑے سے بڑے
چونٹی کی تیری آنکھ میں ہوتی ہے بقدر
بمیرے بے نہیں ہیں وہ کچھ وہ بے اختیار
اونکے لیے وہ باعث ناز و مزہ ہیں
پروا تجھے کسی کی بغاوت کی کچھ نہیں
ایکے ایک چیز جسکی عدیم الثبات ہے
تبل تو کوئی چیز بھی دنیا میں ہے بلوہ
نیل و جیوش و جاہ و شمع نصرت و ظفر
بھر جا کے دیکھتے ہیں تو وہ دین و ملک
الا بحکم قادر قیوم ذوالجلال
اچھا ہے اس کے ہاتھ اگر مملکت ہو
خو نہ بے ثبات و کئی میں خیر بھی رہتا
ہوئے بڑے میں جسم وہ ہوئے میں دیر پایا
بعض اہمیر و مذہ رہتے ہیں یہاں بھی

نزدیک تیرے گرجے بڑا سا ہے یہ نظام کثرت نے شش جہات عوالم کو دیکھ کر وحدت سے پھر لفظِ ادا دے دئے یہ کہا اتنی پرانی اتنی جڑی پر یہ کائنات مانا کہ کام یہ تجھے دشوار بھی نہ ہو اجرام میں قومی سے قومی اونکا ذکر کیا مہرِ مہر و ثوابت و سیار و آسمان کرنے کو سلب طاقتیں انہی میں بس کثرت کے منہ سے جب پینا دشکن کلام وحدت میں ایک جوش قیامت کا آگیا	چھوٹا مری کشتہ قدرت کا ہے یہ کام اجرام کے قوائے سوا لم کو دیکھ کر تو نے جو کچھ کہا ہے وہ برحق ہے اور بجا اسکا بگاڑنا بھی نہیں ہل سی ہے بات تکلیف بھی تجھے نہ ہو اور بار بھی نہ ہو چیونٹی بھی کاٹ کھاتی ہے جتنی ہے جتنی را دریا و دشت و بیشہ و کوہ گران گران دو تین چار سال انہیں سیکڑوں برس پھر ہو سکی نہ شان جلالی کی روک تھام خس میں تمام عالم کثرت سما گیا
---	--

محنت تری فریخت ہے بیکار و بے قبول
کر لین اگر نہ سیدِ طرث حسن قبول

مناجات - ۱۲۹۳ ع

شعر

مفاعیلن - فاعلات - فعلن - مفاعیلن فاعلات فعلن

بروزِ محشر یہاں مرا منہ کہ حاضران کی جناب میں ہوں
پڑے گی بیون کو لغنی لغنی تو میں بھلا اس حساب میں ہوں
نہ نقد طاعت گرہ میں اپنی نہ پاس نہ رایہ عسبادت
فقیرِ مفلسِ غریبِ عجب مالِ خراب میں ہوں
کئے جو اعمال میں نے یا رب خلالتِ احکام شرع تھے سب
نہ را سے رفتن نہ روئے ماندن غنیمت کے میں سچ تو اب میں ہوں

گھون کی صحبت میں خار تھا میں۔ بتوں کے دل میں غبار تھا میں
 زمین کے کنارے پہ بار تھا میں۔ فلک پہلوں تو عذاب میں ہوں
 کسی کو طاعت پر اپنی تلکیہ کسی کا حامی ہے نہ بد و تقویٰ
 مجھے تو تنکے کا بھی سہارا نہیں ہے اس اضطراب میں ہوں
 جنھوں نے مجھ سے وطن چھوڑا یا جنھوں نے نیچا مجھے دکھایا
 جنھوں نے مجھ کو بُرا بنایا۔ اوغھن کے بھر حساب میں ہوں
 مجھے ہوا غبار سے گلہ کیا کہ آج میرے ہی حق کے اعتنا
 بنے میں دشمن مرے خدایا۔ کہ مبتلا میں عذاب میں ہوں
 وہ کشمکش سے خرب جنت۔ وہ دار فانی کے بیخ و زحمت
 وہ قیر کی رات کی معصیت پر آج روز حساب میں ہوں

زنج کب سے جگا رہا ہے۔ کپڑے کے درمن اوٹھار رہا ہے۔
 وہ آج کل کی سارا رہا ہے۔ مگر میں غفلت کی غویں میں ہوں

غزل در ترغیب پاداشی عزیز احمد تصنیف ۱۹۷۰ء

۳۱۳	فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن	شعر ۳۱۳
<p> کیجیے یون تجپ کے اپنا کام اوٹھتے بیٹھتے اُٹ رہی غفلت فاذ کرونی کا تو وعدہ کرے ویدہ و دل گر بہ بحر معصیت کے میں جناب آرزو سے خلدین زراہد جو پڑھتا ہر نماز خار مچھراے جنوں سے کر نہ ہوتا التیام و حشت دل چلتے پھرتے کیا ستاتی ہے مجھے </p>	<p> لیجیے یہ دم خدا کا نام اوٹھتے بیٹھتے سہم نہ لین دھوکے میں اس کا نام اوٹھتے بیٹھتے پینے میں تو میری ہی کا جام اوٹھتے بیٹھتے کیون بکاتا ہے خیال خام اوٹھتے بیٹھتے آیے کرتے بیوں پر نام اوٹھتے بیٹھتے ہاں غبار خاطر نا کام اوٹھتے بیٹھتے </p>	<p>۱۲۶۱۲۱</p>

بٹ رہا ہے دوست کا اتمام ^{کھٹے} ^{بھٹے}
 کام کرتا رہے دل ناکام ^{کھٹے} ^{بھٹے}
 دلاوب اور چیل کرے دل ناکام ^{کھٹے} ^{بھٹے}
 ایک دن اسے گردشِ ایام ^{کھٹے} ^{بھٹے}
 آئے آنکھوں میں بھیدِ آدم ^{کھٹے} ^{بھٹے}
 لیں فرشتے کیوں نہ اوس کا نام ^{کھٹے} ^{بھٹے}



۱۲۴ مفعول بنفائل - بنفائیل - فاعلین - شعور

کل کیا تھا خورشائست سیاح میں کیا بدین
 حج حج سخن و پند گو بہر زہ درامیون
 دیوان مہون خوشی مہون گرفتار مہون
 خود کہ ہمیں سکنا مہون کہ میں کن مہون کیا مہون
 سو مہون کہ ہزار ایک میں گشت مہون
 دم میں کس و نکس کی میں خاک کینت پامہون
 میں قافلے دلوں کے لیے بانگ راہ مہون
 میں خازن گنجیہ نہ اسرار خدا مہون
 آسپاہی ہی خجالت میں یاروں میں ہنسنا مہون
 تشبیہ کی عالم میں فقط عورت سرا مہون

<p>دورن کے آسمان پر ہیں کیا اگر تم خدا ہوں اوس گل کے پتہ پر نہیں کھو ہوں سے چلا ہوں وہ گل کہ میں بلبل کی طرح جبہ خدا ہوں باطل پر ہیں کسی اور کے کوچے کا گدا ہوں میں شہرِ بگل و بلی و شیریں سے خدا ہوں وہ سال کسی اور کا نہیں مدحِ سر ہوں انسان ہیں ہم تو نا کہ کھنڈ پستے شہر ہوں موت و زندگی ہمارا کس شہر اگر ان کا نہیں چاہوں میں رہنا نہ اری سے یہاں ہی نہیں ہوں</p>	<p>ورنہ یہ گل نہ سترک و لال و نسیم ہیں کا فر بنوں لیکن نہ کروں قدر اگر اونگی وہ گل کہ گل سر سبز باغِ قدیم سے ظاہر نہیں ہوتا ہر ایک کے دروازہ کا سایل بابل ہوں کہ پروانہ کہ ہیں نہیں کہ فرما کنہ کو ہے حمد و مراد کوئی سخن ہیں من شکر کا سے دستو کی فن ہے گرا نا دولت یہ خدا داد ہے جو ہر ہے یہ طبعی سب سے بہتے حقیق اسکا ہر ہے عیشِ عالمی</p>
<p>یہ ہے دورِ زلفِ اب و عیاں (سنگِ بزمِ شاد)</p>	<p>تکلیف دہ بزمِ سخن خود اپنے ہر اہل و عیال</p>
<p>دورِ زلفِ شوقِ عشقِ آگاہی ہر صفہ</p>	<p>فعلیٰ فیما بین فیما بین فیما بین فیما بین</p>
<p>کہہ دینا غم ہے جو نہ کس سے کہیں کوئی اور تو پیشِ نظر ہی نہیں کروں غمِ ہر حال کی گس پیہ کوں کردی کا تو اس سے میں کہہ رہی نہیں یہ دعا کی بلا نہ خدا کی غمِ شمس نہ ہو س کی ہوا نہ ہوا لی وہ سسش او سے کیا کرے شہر کے دن کی پیش۔ جسے اپنی ہر کی جو رہی نہیں وہ شہرِ بخلوں کا دور کہان۔ انہیں سال پر اپنے وہ سنور کہہ سناں نہیے تانے بھل جو کہان۔ کہ یہ وہی ہی نہیں وہ جگر ہی نہیں تھے انہی باجے ہر شمس و باب کہ رہت نہ در امری عقل سب</p>	<p>فعلیٰ فیما بین فیما بین فیما بین فیما بین</p>

کہوں آ کے انا بمقام فنا۔ مجھے اور کسی کا تو ڈر ہی نہیں
 نہ ہے غائبش حورو و قصور مجھے نہ ہے ذوق شراب ظہور مجھے
 تری دیار سے ہر لمحہ کے ضرور مجھے۔ کوئی چیز ہے مد نظر ہی نہیں
 وہ ودیعتِ خالق جل و علی۔ جو ملائکہ کو بھی پہنچی نہ عطا
 یہ شرف جو ملا تو بشر کو ملا۔ جسے عشق تہین وہ بشر ہی نہیں
 کوئی گل نہیں حسین نہیں تری بو۔ کوئی بت نہیں حسین نہیں تری خو
 کوئی جا نہیں جگہ بین جہان نہیں تو۔ مگر آنکھ میں اپنی نظر ہی نہیں
 یہ ہی عشقِ بینا، بین فرق جلی۔ کہ ہے ایک شجر سے گت انگلی ملی
 کوئی شاخ ملا کی ہے پھولی پھلی۔ کوئی خشک کہ حسین تر ہی نہیں
 نہ کسی کے سنے نہ کسی سے کہے۔ نہ کسی کی طرف نظر او سکی اوٹھے
 جو کرے کوئی کام تو کون کرے۔ کہ ذمت کو اپنی خبر نہیں۔

در بیان رجوع طبیعت بہ عشق الہی تصنیف ۱۸۹۲ء

شعر

فا علما تن فعلن نفا علین ف علتن۔

۳۷۶

تصکیان دینے لگا جگر دل شیرا جگر کو
 کہہ رہا ہے صوفی کے لئے سمجھیں کہیں موسیٰ مجھ کو
 کیون دکھاتا ہے وہ قدرت کا تاشا جھکو
 مردم دیدہ سمجھ کر سب یلدا تجھ کو
 بن گیا داغ جگر شمع بجلی مجھ کو
 سبت آتا ہے نظر عالم بالا جھکو
 ہون میں دریا وہ سمجھتے ہیں تھرا جھکو

لے پہلا جوش جنون پھر سوئے سحر مجھ کو
 جذبہ طور کا دین آ کے نہ دھبہ کا مجھ کو
 حق نے بخشا نہیں گردیدہ بنیا مجھ کو
 ہلکوں سے بخت تو آنکھوں میں جگہ دیتی ہے
 لہذا سمجھ کہ ظلمت کہہ مر قد میں
 چمٹھ گیا طائر اور اک پھر اتنا اوچھا
 ہون میں کونہ نظر دیکھ نظر و لہزین کو ناہ

<p>نشہ بادہ و حیرت میں چھکا رہا ہوں دل کے بھلانے کو اک خیال بچھا کھا ہے دفع کرتا ہوں اسی ڈھکے طبیعت کا بخار باغ فردوس میں کل تک تھا نشیمن اپنا میں تو دانستہ تجاہل سے بنا ہوں جاہل زندگی اوسکو بے پیاری تو مجھے عزت عزیز میں وہ باجا ہوں کہ سب اک بھر میں چھین باتھ اور پاؤں زیادہ نکال اور جوتوں برہمن دیبر پر اور شیخ حرم پیرا زان</p>	<p>جام مے زہر کا ہے ایک پیالا مجھ کو کون کہتا ہے کہ ہے زلف کا سودا مجھ کو شاعری کا نہیں دراصل ہے دعوا مجھ کو اسے قضا آج کہاں کھینچ کے ڈالا مجھ کو حیف نادان کہیں مردم درنا مجھ کو چھوڑ دین یہی طبیعت پہ مسیح مجھ کو چھپنے والے کی اللبتہ ہے پروا مجھ کو تنگ آتا ہے نظر دا من سحر مجھ کو تیری دیوا کی تکیہ پہ سہارا مجھ کو</p>
--	---

اور بھی راز کی باتیں یا مین کردے فاق

ہے فوج جگر افکار سے کھٹکا مجھ کو

۳۷	الغیاث ذبیح معروضہ ۵ نومبر ۱۹۰۹ء
----	----------------------------------

<p>مجاں پھرتے ہیں مبتلا ہر عین نیردان الغیاث ہو گیا دل تیرہ درد سرکش نفس سے راہ صدق و راستی سے دور افتادہ ہو میں فرق کر سکتا نہیں ہوں کفر اور اسلام میں جیانی بیونانی بیونانی سے ہوں تنگ جنگوں میں گھبرے ہوئے دام زدہ و حرص و ہوا حب حق حب نبی کی چاہ میں ہو جاؤں غرق</p>	<p>میں ہوں ظلمت میں گھرا لے تو عزمان الغیاث یا نبی یا شمع جمع دین و ایمان الغیاث یا ابیکر اے مرے صدیق و مران الغیاث یا عمر یا فاروق فی اللہ و ایمان الغیاث اے شہید نص قرآن میرے عثمان الغیاث یا علی یا شاہ مردان شیریزدان الغیاث میں بھی یا محبوب یا محبوب نیردان الغیاث</p>
---	--

<p>مجلو یا خاتون کا رخ و باغ ضوان النبیات ^{خطاب حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام} اسے شہ مسموم اسے شاہ سہیدان النبیات ^{خطاب حضرت امام حسن علیہ السلام} اسے خلوص طبع کل اصحاب ذی شان النبیات اسے امامان طریق دین و ایمان النبیات اسے سرے شامہت ملک الملک النبیات سب سے سب سے لینگ پھر میری اسی ان النبیات سب سے سب سے ایک اور سب سے میری کیساں النبیات</p>	<p>رج و عنسم میں شکر کیا صبر کرنا ہے محال آپ کے جانوں کے غم پر ہمدانی میری جان بھی اسے و فوراً تختہ آں و ازواج رسول اسے گروہ انبیاء المسلمین و اولیاء اسے شہ و ارث حسن اسے میرے پیر و دستگیر گیش دل سے میری فریاد آپ اگر سن لیجیے صبر بزرگوں کی طرف ہے رخ مری فریاد کا</p>
---	--

شعر	مژدہ بادا مژدہ بادا اسے فریج نیکذات میوگی مقبول تیری یہ پیر ارمان النبیات	۳۵
-----	--	----

نظم معنیہ حالت خاص مرتبہ ۱۸۹۹ء محاطہ بذات و تعالیٰ الشاہ

<p>ذبیح اور خون کا سراو سکے ہر دیکھنے والے تجھے بھی دیکھ لیں تیرا کر شہاد دیکھنے والے خود اپنی آنکھ سے اپنا تماشا دیکھنے والے تری برق تجلی کا ہرین جلوہ دیکھنے والے تو پھر کیونکر نہ دیکھیں تلو اندھا دیکھنے والے شہ پادشاہ سے در پر حشر برپا دیکھنے والے سید مصطفیٰ کاہ و زور و ضلہ دیکھنے والے تیرے صد فرین از کا سر پار دیکھنے والے ترے شہدائے تری سلک ثریا دیکھنے والے کہان ہن وہ مری شکل تمنا دیکھنے والے</p>	<p>ادھر آرزو سہل کا تماشا دیکھنے والے نکل آؤ بیٹے سے ادب و بلوہ اپنا دیکھنے والے تجھ پر بھی دیکھ لے دیتا ہوا بیان اپنے قدموں پر در آتدیس سے بیانیہ کے ہنسن یہ لفظ جان ہرگز زرا نہ دیکھنے کی ہکا آنکھیں درین نہ دیکھیں ہم کرین احوال و نظائر کیا خاک ہم تخت قیامت کی لہجہ استہزائی آنکھوں کی جی و خیر تہذیب تو لے جا ہر سے ہر وقت سے بی شکرانہ تو سی بھلی سے پرانے ہر ایک کی کیا نہ ذرا متواضعی ادا کیوں کہ ان کی سچائی تن کی شہ کو ان پر بارے ل کی</p>
---	---

تو اہل سے جا کر اسے شوق زیارتانے مانگیے | تو وہ صوفیوں کے ہاتھ لکھوئے دیکھنے والے

وہ صوفی اچھی طرح پہچان لین کے قدسیوں کو بھی
تقدس تیری ارنش حسن اکادہ کیجئے والے

۳۹ غزل در بیان تقریب الہی ۳۳ نومبر ۱۹۱۹ء

مفاعلاتن - مفاعلاتن - مفاعلاتن

رہے جو دلہن وہ آنکھوں سے دیکھ رہی کیا ہے
ہن جتنے پستہاں اتنی ہی بربین نظریں
جھین ہے مایہ ناز و کا زہدا و تقویٰ
بتوں کی آبلہ فربہ کا عذر پیش نہ را
دل آتش نہیں مضمون کن اقرب سے
ستا۔ ایہوں ازل کی تیا بیا کے پتے
فقدانہ متصل عرش ہی تو ارا کا کھر
گناہگاروں کو شان کرم دکھاتا ہے
سزہ سے گر کے ہوئے طفل اشک خاکر لہو

جو اہل سے دور اسے قریب ہو رہی کیا ہے
یہ ہم سے دور ملد رہی طور ہی کیا ہے
او جھین ضرورت رب غفور ہی کیا ہے
خدا کی یاد ہون کے دھور ہی کیا ہے
وگر نہ سدا و ان سے اپنے دہری کیا ہے
عزیز عقل یہ میری فوری کیا ہے
ابھی چلے۔ ابھی ہوئے تیرے دور ہی کیا ہے
وگر نہ حاجت روز نشور ہی کیا ہے
خدا سوارت ابھی انا کی شوری کیا ہے

۳۵

قرن مجاہدت اوسین چو تھی قرین ترین
پھر انکی تجلیو سلا پیدہ نہ رہی کیا ہے

۴۰

یہ محسن تاریخ سلا سلا ہیں تھے خورای غزل پر جھین کیا
تھا جو تو جید اور معرفت بنایا ریشمالی شہانہ پر کھٹی چٹنی سہا

مفاعلاتن - مفاعلاتن - مفاعلاتن

صبح دم چاک اگر صبح کا دامن دیکھا	شام سے چرخ ہر آنجم کو درخشان دیکھا
جلوہ مشتری وزہرہ و کیوان دیکھا	مہر دیکھا کہ فلک پر مہ تابان دیکھا
دیکھئے والوں نے تیرے مجھے ایجان دیکھا	
حشم ز گس میں جو دیکھا مجھے حیران دیکھا	زلف سنبل میں جو دیکھا تو پریشان دیکھا
ہر جگہ اک نئے انداز کا سامان دیکھا	ایک سو غنیمت تو اک سو گل خندان دیکھا
مجھ کو مید اکہین دیکھا کہیں نہان دیکھا	
تجہ کو ڈھونڈے نہ تو کیا کو کوئے صلصل سے غرض	یا دتیری ہے فقط نالہ بلبل سے غرض
رنگ تیرا نہ ہو جس گل میں بھرا ہوں گل سے غرض	مجھ کو آشفنگی گیسو سے سنبل سے غرض
ہوں پریشان کہ تجھے میں نے پریشان دیکھا	
آج کی رات میں بارش ہوئی کچھ ہضم ہضم نے	بہتھے یا قطرہ شبنم گل پر جم کے
میرے کس کام کے فقرے یہ میرے ہدم کے	قطرے پانی کے رخ گل پر لکھیں شبنم کے
چہرہ یار کو میں نے عرق نشان دیکھا	
اس میں کچھ شک نہیں میں آپ کے اوصاف بڑے	نام سے آپ کے ہو جائے ہیں بیمار اچھے
خون میرا جو بھل ہو تو کہوں بے گھٹکے	کیا اگر زندہ کئے آپ نے لاکھوں مردے
اسے بیمار کو اسے عیسیٰ دو ان دیکھا	
نسبت عشق کسی طسایہ الیقین سے	مدعی حسن کے ہوں چھوہا کھٹے بیچھے
سب یقیناً سلیم ہے مہر کا انسان نہ دے	دیکھئے والے حقیقت کے بہت کم دیکھتے
گلن و گیل کا زمانے کو ثنا خوان دیکھا	
کہا وہ نشہ ہے جو چڑھتا نہ ہو بے تراب	نغمہ کس کام کا محتاج ہے دنگ دراب
جلوہ تیرا نہیں کس خیر میں اے عرش نہاب	قطرہ آب یہ ہم نے صفت بادہ تاب
یہ سے متوالوں کو مستمے، قازان دیکھا	

دوڑ کر کوچہ قاتل میں وہ آنا میرا	پھر وہ مردانہ صفت جان بھیا نا میرا
خود ترطپ کر پے پا بوس وہ جانا میرا	رقش سبیل پر تو جہشہ وہ دلا نا میرا
اور کہنا وہ کسی کا کہاجی بان دیکھنا	
راہ وہ کوچہ قاتل میں بہ دقت پاتا	منو دہی بڑھ بڑھ کے وہ تلوار کے منہ پر آنا
بیٹ بھرنے کے لیے بے مزہ کھا نا کھانا	دہن زخم کا کھل کھل کے وہ رہ رہ جانا
یار کے ہاتھ میں خالی جو نمکدان دیکھنا	
بہرہ دیتی یہی محکومہ دھوکے کیا کیا	سبز باغ اوس نے دکھائے مجھے یہ بیج بوسا
رستے دم ہو گئی بیگانہ صفت مجھ سے جدا	میں نہ کہتا تھا کہ ہے اس سے غلط چشم و قفا
زال دنیا کا زینبائے دل نادان دیکھنا	
بھول گئی وہ لکھنویوں کا جاں مجھے	پھر یہ ہے جی کے وبال اپنے پر وبال مجھے
پھر ہے لائق وہی آشفگی مال مجھے	آئیے یاد وہ پھر کہو یہ ہوں بال مجھے
دیکھو پھر میں نے وہی خواب پریشان دیکھنا	
ہو گئی جب حضور سرفیل کی قانون میں صدا	ہو گیا خوف مکافات سے اک شور بپا
سرنگون تھا کوئی خجلیت زدہ تھا کوئی کھڑا	ناز کرتا تھا مرست قتل پہ قاتل کیا کیا
حشر میں محکوم جو شرمندہ ہواں دیکھنا	
کہتی تھیں اوسکی نگاہیں باشارت صریح	کل کروہ شہدا پر ہے اسی کو ترجیح
آگئی آڑے مگر شامت اعمال فنیج	یاسے قاتل کا یہ ارشاد دین فنیج
کوئی تجھ سا بھی نہ کہنت گراخان دیکھنا	شعرا
غزل جو توحید اور نعت پر بھی مبنی ہوتا میرا شاعرہ فتح محمد شہید	۱۹۲۵ فروری
فا علان - فاعلان - فاعلن	

کاش وہ روز ازل ہیکو نہ پیدا کرتے
 ہم کو پور شیہ وہ رکھتے کہ نہ پیدا کرتے
 ہم ملین چھوڑا ہی تھا کیا تھے ہم لا کرتے
 ہم تھے کیا آپ کا خطاب ہیکو بوجا کرتے
 جانے کیا روز ازل سترہ برپا کرتے
 ہم تو حرب و سخت اعجاز مسجا کرتے
 عمر گزری ہے جنھیں طاعن شہابی کرتے
 مصطفیٰ کے یہ خلق نہ پیدا کرتے
 کل رسولان سے جوتان انکی نہ ملی کرتے
 البقیں ہم کو وہ دروز کا یہ کنگہ کرتے
 جذبہ عشق جہان بین وہ نہ افشا کرتے
 حشر کے دن وہ ہم دیدار کا ہلا کرتے
 اسے بتو تم جو خدائی کا دعویٰ کرتے
 قید خلوت سے جو باطلع ہوتے آزاد
 کون ستا جھڑی محفل میں ہماری دیوار
 کیا ہے فرمائے قیامت ہی ہمارا فردا
 نفس امارہ سے ہاتھ دین ہماری ہنگام
 نقہ جان کیے ویرین انکی ہلاکین لیتے
 ڈالتا تو نہ نفس پوش نہ سر نہ صبا
 ہیکو ہوتا جو نہ دریش نہ عصبی کا

اور کرتے تو قیامت کا نہ پروا کرتے
 ہاں نہ پیدا یہ ہمارا دل پیدا کرتے
 اپنی الگا سے نہ پھر ہم کو جو زندا کرتے
 آپ ہم پر نہ ہمارا نہ جو کہ پا کرتے
 ہم نہ کہتے تو ملائکات میں جدا کرتے
 کشتہ ناز مختار کوئی زندا کرتے
 اولکار و ناک وہ دودن میں کھلا کرتے
 مشہر کیون وہ شہلاک کا خطا کرتے
 اولکو بھی حرم اسرار فادھی کرتے
 اُنت اچھیرسل میں نہ پیدا کرتے
 فاش کیون داسن یوسف کا وہ پروا کرتے
 زاپرون ہم تو جنم میں سویرا کرتے
 سنا اسود کی طرح ہم مخمقین جو کرتے
 اپنے محبوب سے بل میں پیرا کرتے
 حشر میں جا کے جو ہم حشر نہ برپا کرتے
 عمر گزری ہی ہے تھکین وعدہ فردا کرتے
 اسے بتوں در نہ ہم اولسا میں سجدہ کرتے
 روز بار بار ازل ہم تو یہ سودا کرتے
 ہم نفس ہی میں تجتہ دور سے کیا کرتے
 ہم بھی آراستہ آسائش دینا کرتے

ہم جو در دل مقبول کی وہ کرتے فریج

[illegible]

اُس بھائی مسلمانوں کچھ دین کی باتیں سنائیں ہم
جسکی جڑ پتال میں ہے آکاس میں جسکے پل پتے
نام ہے اور سکا لکھیت۔ اپنے سدا کا رتنی رکھنا
اپنے کاموں سے وہ رہتی نارہن بڑے کاموں سے ہر
چوری۔ چھوٹ فریب رناس میں جھٹکے کو بڑا
تم ہو کام کیا چاہو۔ اوسکی بھلائی بڑائی بچو لو
بھلا کام تمھارا کیا ہے اپنی خدا کی عبادت کرنا
روزہ نماز زکوٰۃ اور حج چار یہ فرض ہیں خدایکے
ان پڑھ لوگ سارے بے بھلون کے معنی خیر بھلا
پڑھ لکھوں کر بھی چاہئے جتنے ہوں سو بے یاد لو
ہوں جو نماز زیاد اس سے بگنی مزاد زیاد سے
روزہ سب کچھ نکو بنائے جہر پاس آنے پائے
مال زکاتی پاس سے پٹنے کے مال کا کیا انا
جن کو خدا نے دانت دی۔ اور ساتھ ہی اچھی قسمت دی
دوسری شے بڑی خلق کی خدمت اوسکی میں کیا ہوں جتنا
سب سے بڑھ کر ان اور باپ کی خدمت تم پر جب ہو
بعد ہونے کہنے کے بکس بعد وہ جو تم پر ہونے لڑکے
اسکے سوا ہے اور جو خلقت انسانی یا حیوانی
اس کا مطلب ہے پتہ کہ نہ کار حلال نہ مار و تم
یہ جو باتیں خدایت میں نے یہ ہر نظر خلق کی خدمت

کس کا دین محمد کا صلی اللہ علیہ وسلم
س سے جتنے میں ان پڑھ ہم سب میں کوئے اور جتنے
جو کام نہ اوسکی مرضی کا ہو اوسکے پاس جا کے پھٹکنا
اور تم میں واقف جی ہر آل چھوڑے کاموں سے ہر
ان پڑھ ہو یا پڑھ لکھا اور عبادت میں نہ کار کا
ہو جو بھلا اوسے جھٹ پٹ لڑو اور بڑے کے ہن بھٹکو
جو جاکام تمھارا کیا ہے اوسکی خلق کی خدمت کرنا
وہ پہلے کہے یہ شخص اور دو بھٹکے کرین ات دے
تا کہ وہ جان میں مطاب دے اوسکے سے جو عقیدہ میں
یا جو پرست میں وہ غاروں میں دوسکا مطلب بڑو
تم کو چھوڑا میں نے نصیب جب ملیں گی اپنے پاس سے
انظار کے وقت خوشی منانے میں بڑھ کر کھانا کھا
تو پڑھائی روپے ہر آل و فو زکوٰۃ کے دیکر رہنا
میں نے یہ کہ فریقہ اور کہ میں نے نہایت کی
پر ویش اہل عیال کی اپنے اوسکی بڑوں کی نوبت
یہ جو کر لی اچھی طے سے۔ نوبت تم پر واجب ہے
بعد اپنے وطن کے سسین جو میں مسافر باہر کے
کا ر ثواب یہاں تک بھی خدمت دینا اور نکو دہ پانی
سود ہی حیوان یا انسان انکی مدد کر دیا رو تم
حکم ہے آں میں انکا مسئلہ یہ بھی ہر حق کی عبادت

خدا کا خوف

<p>یہ بھی سمجھ لو اچھی طرح سے حق ہو بڑا ہی دانا بیٹا تنے اپنے دشمن کو۔ زہر کھلانے کا قصد کیا اوسکی موت نہ تھی اوسدم۔ تم اوسے بہ کھلانے کے ایسے گناہ سے جو تم کو توبہ تو کوشش بھی دیتا ہے دیکھو گو ابھی ہشر کے دن پھر تپتھا روعاے عضا اسلیے واسب ہی ہم سب پر بھائی مسلمانوں ست لو کوئی تمھارا فعل نہ کیسے۔ لیکن نہ تو دیکھو رہا ہے یہ نکتہ بھائیوں کے دل میں اچھی طرح جو سما جائے</p>	<p>اوس سے چھپا نہیں بال برابر تم سے بھیڑ کیا حق نے تمھارے ارادے کو اپنے علم سے جان لیا تب بھی اوسکے گناہ سے تم اپنی جان بچا سکے لیکن ہو گئے عیب وہ صادر تو اوکا جو کھا لیا تھا کوئی عذر تھا مارا اوسکے آگے چل نہیں سکتا سب کو ایسے کام کی نیت اپنے خداے خون کرو ایسے ہم وہ کام کریں کیوں۔ جو بخلاں حکم خدا ہے کوئی کام بڑا ہم سے سرزد پھر تو ہونے نہ پالے</p>
---	--

تم: فراموش ہو نازل ہر دم بد میں ایسے خدا کی نیت
 قوم کی خاطر رہتے اور ٹھائی آگے بیان جہتی نیت

<p>در تو حمید و نصرت و نصیر - ۲۹ - اپریل ۱۹۹۲ء</p>	<p>۹۹</p>
--	-----------

فا علان - فعلن - فاعلقن - فاعلقن

<p>مہر نکلا کہ فلک پر مسہ اور نکلا پردہ تو رے جب دوئے پیر نکلا امینا کا بہت اس راہ سے لشکر نکلا یون تو اصحابین ایک ایک سے ٹھکر نکلا دولت و سلطنت و اربین عمر کو بخشی جو دیہ جب کو اسے بختیار وین کمال جان شیرین لب شیرین پیو اکر پیلا وقت تھا مہرین عمران بہ پڑی اپنا پتلا</p>	<p>جلوٹو یار ہر اک رنگ میں تیر نکلا بوسے عیسیٰ کہ افق سے شہ ظاور نکلا کوئی امنین نہ محمد سا پیر نکلا یار غار ادینین فقط ایک لاور نکلا ابن عفان حیا کا سرو فتر نکلا تعلیم میں کوئی غلام نہ پرا بر نکلا انتی امتی جن سے دم آخر نکلا ان سخی پان معاشہ سے برابر نکلا</p>
---	---

چھپ گیا رنگ کہ میں ہو کے میں ہو ہو کر
تو کبھی پیر میں کل میں پھولا بھی سماے
کہ میں بلبل کے لیے بن کے فغان تو آیا
کل میں تو غنیمت میں تو برکت تو شمع میں تو
شرق کیا غرب ہو گیا کیا ہر شمال اور جنوب
جاؤں صحرائی طاف جو ترے پیار کے لیے
غم کو نین سے تو پاک اگر کر دیتا
سنگل آہنیہ مرے دل کو صفائے لگین کر
وصل تیرا نیری خواہش پہ ہو وقف ضرور
ایک ذرہ بھی ترے نور کا ادھون ملا
میں تو ایک بندہ عاصی ہوں ہری کیا قدرت
ہاں مگر اتنی تمنا تو ہے بیشک کہ میں
آرزو ہے کہ مرے تن کا حق سب ٹوٹے
دل غم دیدہ سے پہلو مرا کچھ غما آباد

ایک دن تو نہ ملا بیف مجھے تو ہو کر
سراوٹھا تابے کبھی سر دلب جو ہو کر
کہ میں قمری نے لیے نعرہ کو کو ہر کر
جائے کس کس میں نکلتا ہے نہان تو ہو کر
آئے آنے پہ تو آجائے تو ہر سو ہو کر
جھاگ اوٹھے مرد تک دیدہ آہو ہو کر
ڈھونڈتے ہیں تجھے ہر چیز میں کیسے ہو کر
تو کے مجھ سے میں تجھ سے کہن بر ہو کر
اپنے مطلب کو ملتا ہے تو ہر سو ہو کر
برسون مجھے میں مراقب حوزا ہو کر
تجھ سے مانگوں نہ تو نور سر ہو کر
دیان دون میں غم کو تین سے کیسے ہو کر
روح پر واز کرے طائر یا ہو کر
پہ گیا حشمت تھا سے وہ آئسو ہو کر

چرخ و دار و رخ جگر انگار کو حیف

یہ کیا ہے ترے ہوتے ہوئے کو لھو ہو کر

شعبہ ۱۹

۲۷

در حمد و ستایش جناب پرستغالی و اعظم اخیار اصفیاء

مفعول فاعلات متعایل - فاعلین -

ساقی پلا دے حیا مہر بہا ہلو ہلو	لون نام مجھ کو مجھ کو مجھ کو
مکد سے کہ درخورد ہے قدر غنیمت	یہاں سا میں دیر کا ہون آخر ہون دور

دل میں مرے ہجوم ہو سو زور و سرور کا
 و شوار انتظار ہے بہ زرتشور کا
 ز اہر کے دل میں ولولہ حور و قصور کا
 کا فرزون اگر تجھے غلام کی چاہ ہو
 تکیہ ہے مجکو آیت حسبل الوریہ پر
 غرور و سرکشی کو اٹھاتا تو کتنی جلد
 دیکھیں مجھے جو گرم نغان تیری یاد میں
 میں دیکھتا ہوں ایک کی صورت ہزار میں
 منظور ہے صفت جو خدائے پیر کی
 ہونے نہ تہم جو نغای و مغرب تو احو کریم
 لیتا ثبوت حسبم کا ہے کیسے ضرور
 مجکو قبول ناز ہم ہزار سال
 موقوف ہے جو دولت دیدار شہ
 گردش ہے کسکے دیدہ قان کی غافل
 اس درجہ بڑھ گئی ہیں یہ کاریاں دری
 ان موثر گافیوں کی مجھے دایوں سے

آنکھوں میں نور نور میں جلوہ ہو طور کا
 جلوہ دکھا دے آج وہ عقد ہو دور کا
 میرا تو مد عات ہے نظارہ حضور کا
 توبہ مری ابھی سے جو طالب ہیں حور کا
 یکساں ہے مرحلہ مجھے نزدیک دور کا
 بیٹھا حباب اوس کے سپر غرور کا
 پھر دم بھر میں بھی نہ سرائیل صور کا
 بیتا ہوں حیا م و حدیث رب غفور کا
 مضمون جو جتنا ہے مجھے دور دور کا
 لیتا نہ تو غطاسیا رحیم و غفور کا
 سبزہ تو معترف ہے خود اپنے قصور کا
 باون نشان اوس سے اگر تیرے نور کا
 کرے علاج تو ہی دل نا صبر کا
 کہتے ہوا انقلاب جسے تم دھور کا
 نظامت کدہ ہے دل جو نزا تھا نو کا
 پاؤں لے لے ادا سے سے غور کا

پس اسے قریب پاس آدب کہ قلم کو روک
 بڑھنا بھی حد سے کام میں نہ جا شور کا

غزل بطور مناجات پنجاب پارک پور آیتہ نقیہ ۱۹۱۷ء

نا غلامن یہاں - فنا غلامن - فنا

آئی پھر فصل جنون پھر بڑھی وحشت میری
 دخت رز کر سنے لگی پھر وہی جاہت میری
 تو عروسان سخن نے مجھے بھرا آگھیرا
 پھر اٹھیں گلے ترا نوئی بندھی صحن دل میں
 پھر مرے طائر ادراک نے بازو کھولے
 آئین پھر غیب کی آوازیں مری کا تو نہیں
 اس کے جلوے مجھے ہر شے میں پھرتے ہیں نظر
 نہ تو مہر ہے درون میں جو تجھ کو دیکھا
 تیر ہی توحید پہ بیشک تری خلقت ہے گواہ
 دیکھتا ہوں میں اوصاف پیریں گل میں تجھے
 گو پاپین پھوٹیں درختوں سے کہ نکلیں شاخیں
 عام ہے عام ہے انعام ترا خاص نہیں
 تو کمان اور کمان جلوہ قدرت نیرا
 قدر تعالیٰ اگلی سے جو میں کرنے بیٹھا
 اپنے منہ سے نہیں بنتا ہوں میں شیدا تیرا
 یوں تو دیکھا ہے ہر اک چیز میں تجھ کو میں نے
 التجار اب ہے ذبیح جس کے دکھار کی یہ
 شائق ہیں شائق ہیں دنیا کے یہ جھگڑے مجھ پر
 غم روزی غم اعدا و غم اہل و عیال
 بھانسا ہی تھا جو منظور ملاؤں میں مجھے
 شیشم جن میں سب جتن کران تو ان دن مجھے

لیجلی پھر سوے صحرا مجھے عادت میری
 تازہ پھر پیرمغان سے ہوئی بیت میری
 پھر بگڑنے لگی ایک ایک پینٹ میری
 پھر وہی نغمے لگے کرتے بروی گت میری
 پھر چڑھی عالم بالا پہ طبیعت میری
 پھر خبر لینے لگی دھڑکی سماعت میری
 تمام حق کھل گئی پھر چشم بصیرت میری
 گھسٹ گئی میری نظر بڑھ گئی حیرت میری
 وزن میں سب گراں تر ہر شہادت میری
 تکتی رہتی ہیں اوصاف بلبلیں صورت میری
 اوٹھ کھڑی ہوئی ہر گشت شہادت میری
 میں جو بھاگوں تیرے در سے تو یہ بھا میری
 میں کمان اور کمان کی یہ بصارت میری
 اس طرف سب تھیں ادھر ایک یہ صوٹ میری
 نکل و لبیل کی زبان پر سے حکایت میری
 تو نے دیکھی ہے ہر اک وقت میں حالت میری
 کاٹ دے بار خدا جلد مصیبت میری
 سخت ہے سخت ہے حیران طبیعت میری
 کھائے جاتے ہیں مجھے واہ رہی قسمت میری
 نو بہنا تا ہی نہ آزاد طبیعت میری
 رنگ وحدت میں بھڑو بی ہوئی کثرت میری

نام لیتے ہوئے تیرا جو میرا دم نکلی	خیرت زندگی خضر ہویت میری	
۴۹	میرے اسباب لگے کرنے معیت میری	راہ تو صید میں تنہا مجھے دیکھا جو فوج
شعر		
غزل در فوق شوق عشق الہی		
مفعول - فاعلات - مفعائل - فاعل		
مٹی وہ دل ہے جہیں تری آرزو نہیں گویا زبان حال سے سرو ایک تو نہیں انجم لو سب سے کسی کی اگر حب تو نہیں خو رشید سے ہے ذرہ ناچیز کہ فروغ رحمت سے تیری ہو تو وہی نامہ سید ہو کیون تا پاس نیکیے گردن شکوہ فراق انسان و جن و وحش و طہر و ملائکہ پروانے غیر کیوں ترے در کے گدا کو ہو ہو تانہ آسرا جو دم تیغ یار کا	کاشنا رہ پھول حسین تر از رنگ بوئین قمری کا کیا وظیفہ ہو حق بشرہ نہیں پھر تے وہ یوں چراغ بکفہ کو کو نہیں میں سچ نہیں ہوں میری ملک پر جو نہیں حبس نے طرہی ہے آئی لا نقطہ نہیں میں تجھ سے ہوں جدا رہے پاس نہیں وہ کون ہے کہ بکا تو تری تب جو نہیں تمناج آب سروا آب یہ جو نہیں کرتا یہ دوطرہ ہو پ رنگوں میں انہیں	
نکستہ	کیا فرق اب بچہ بین ہے بیخ یار سے یہ سرخرو نہیں ہے کہ وہ سرخرو نہیں	شعر
دراظہار شان الہی و خیرتہ رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۹۲۷ء		
ارنما و یلانی - معاصیہ و مفاہیل - مفاہیل		
اگر ہو مطلع خورشید کو زعم آتھا ستار	ستارہ آکر ہمارے میرا ہر اک مطلع قیامت کا	

<p>خرام ناز سے اک دن سپا کر قیامت کا نمازوں میں ہے قذافات سے کیوں غنایات کا حقیقت میں وہی ام قریون دن ہو قیامت کا ہمارے حال آئینہ ہے آئینہ قیامت کا ہمارے مرنے جینے کا ہدیہ باری قیامت کا قیامت کے لیے مسلمان ناقص ہے قیامت کا کرم کیوں جمع ہم دنیا میں باری قیامت کا علاوت وعدہ دیدار والا دن قیامت کا اوتے کھانے سے جب بے وقوف قیامت کا وہ سودا مایہ ناز و سکے بازار قیامت کا</p>	<p>ازل میں مجھ سے کتنا خطا اٹھان اٹھ سہ قیامت کا کیسے قذافات میں نہیں جلوہ قیامت کا ہوا ہے وعدہ کرم کے لیے اوتے قیامت کا عبث ہے پوچھنا وقت اب قیامت کی قیامت کا نہ دے تو عالم برزخ میں ہلو حکم قیامت کا وہ امتحان ہو کس ہے اگر لہذا قیامت کا سفر میں وقت پا کر صرف وہ دن قیامت کا رہا ہے تو نے بیزار اسے تو میری بھی شبہ غم سے صدرا یہ تصور پر مرنے کا جیسا قیامت ہے انچھین کے پاس نکلا حکم کتنے حقے سودا کی</p>
---	--

مسطح عالمی

<p>یہ ہے کون نہیں، پر ہے جو میدان قیامت کا انچھین کے اوتے ہو گئے میدان قیامت کا چکا پھڑ گئے تیرے سیر و سیر قیامت کا برو نامہ دنیا ہے باری قیامت کا وہی اوتے ہیں میدان قیامت کا اگر چہ مل چکا تھا دنیا و دنیا قیامت کا دن کی دنیا ہے باری قیامت کا ان دنوں ہیں آئینہ زبان پر قیامت کا ان دنوں ہیں باری قیامت کا</p>	<p>ہبت سے ابلیس کو فخر حاصل ہے برسات کا وہی اوتے ہو گئے میدان قیامت کا انچھین کے سر بند ہو گئے کمال کے اوتے قیامت کا فراسو ہو گئے کمال کے کمال قیامت کا وہی اوتے ہو گئے میدان قیامت کا یہاں دن ہے جو باری قیامت کا وہی اوتے ہو گئے میدان قیامت کا رسول اللہ اور ان کے اوتے قیامت کا پہاڑی اوتے ہو گئے میدان قیامت کا</p>
--	--

ان دنوں ہیں باری قیامت کا

شعبہ ۱۳ ۱۹۲۵ء	ذبح زبیر سر مرحلہ روز قیامت کا	۵۱
غزل در اظہار توحید و معرفت جناب ری عزہمہ ربہوی		
مفعول - فعلات مثلاً علیل - فاعلین - تر		
<p>کھی ارج اوی کی عید اوی کا دوکانہ تھا جو چڑھ گیا نظریہ وہ اوکا نشانہ تھا زندوں کے پاس اپنیں کیا اور کیا نہ تھا زلزون کا اونکی جبل صد چاک بٹانہ تھا دنیا میں کیا ازل میں بھی جس کا پتا نہ تھا تھا دل اگر ہر توجہ گر بھی نشانہ تھا پہلے ذرا جو رنگ سخن عاشقانہ تھا تقدیر سے اوی پہ مرا آسٹیا نہ تھا چھوٹی بلا سے موت کا تو اک سہا نہ تھا تھے ایک ہم ادھر تو ادھر کہ نہ مانہ تھا ہر ایک وہ غفلتوں کا مری تازیانہ تھا مجھ کو خبر نہ تھی کہ وہ تھا سا تھ پانہ تھا</p>	<p>بیگانہ زمانہ جو اپنا یگانہ تھا ہنگامہ ازل بھی عجب سید خانہ تھا جامِ مئے الست اگر نشہ زانہ تھا اشتبہ بھی ایک ہمارا زمانہ تھا اوس تیرے نشان کے نشانہ بنے ہیں ہم تر چھی نگاہ ناز سے دونوں کی لی خبر تھا وہ ضاد خون جوانی کے جوش کا جس شاخ پر کہ آتش گل اب ہے شعلہ بار تنگ آئی تھی ان نفس غصری سے روح محشر میں بھی کچھ اونپہ ہماری نہ چل سکی یارب جو مجھ پہ گزرے ہیں نیا میں حادثات اسے بخود ہی وہ سارے سے میرے جھک گئے</p>	
شعبہ ۱۴	<p>ذبح زبیر سر مرحلہ روز قیامت کا تربت فریج کی حق فلک شامیہ تھا شعبہ ۱۴</p>	۵۲
مفعول - فعلات مثلاً علیل - فاعلین - تر		
<p>برل برل کے جہاں وہاں کھانا تھا وہ قمریان کہ جنہیں دار پر چڑھانا تھا</p>	<p>ازل میں کس قبکون کا تو اک بہانہ تھا وہ قندکے جس پہ لہر فادتاں مانا تھا</p>	

کھری پر اپنے ہی متوالوں کو پلانا تھا
 کہ بگلیاں صف عشاق پر گرانا تھا
 بلاکشان محبت کا آستانا تھا
 وہ بکھری زلفوں میں سانی کا منہ چھانا تھا
 جو گلبنوں کی قلم کا نگار حنا تھا
 اویسی کی شان پر لیر بھی آشیانا تھا
 طر زمانے والو سہارا بھی اک زمانا تھا
 اویسی کی بوس میں جلا کر مجھے مٹانا تھا
 اویسی زمانے کا ہکو بھی آزمانا تھا
 سپر ادھر بس انا الحق کا اک ترانا تھا
 زمانہ بھر تھا مراجب مرا زمانا تھا
 قریح وہ بھی تمھارا کوئی تانا تھا

ازل کی بزم میں مدعو تو اک زمانا تھا
 پلا کے جام وہ ساتی کا مسکراتا تھا
 وہ خال جس کا پیرتاراک زمانا تھا
 بنا کے رند بھرا دن پر بلا بھی دھانا تھا
 ہمارے خسر و غل کا وہ آستانا تھا
 وہ گل کہ بوسے بسا جبکی اک زمانہ تھا
 کبھی چمن میں سہارا بھی آشیانا تھا
 وہ شمع جس سے کہ پرنور اک زمانا تھا
 وہ دور جب کہ وذا ہم سہراک زمانا تھا
 صریر سان سیر دار او سکواک زمانا تھا
 تم ایک کیا میں زمانے کا اب میں سودا
 وہ جس میں فکر و ترد کی تھی نگہائش

در بیان عشق ذات جناب باری تعالیٰ عز اسمہ تصنیف السلام

فعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن	فعلاتن
<p>فرخ سے نافرین ناسق شور ہائے دوست دل وہی دل ہے جو ہے آئینہ زانوے دوست پھینکے تہین چرخ پیراوس کی گلی کی خاک ہم خون کینچتا ہے رگون سے خواہ کھینچی ہیں لگین عقل کے دشمن نہیں کھینچ جو ذوق وصل و خبر آب کو تر سے دھو کر لون یتیم ٹور کر</p>	<p>ہر زمان تیری نعل ہی میں نشان کوے دوست کیئے اوس پہلو کو پہلو ہو جو ہم پہلوے دوست چھوکتے ہیں چشم دشمن میں غبار کوے دوست کشمکش سے فائدہ ہم کھینچ رہے ہیں سود دوست دوست ہم سے جب کھینچ گیا ہم کھینچ گیا سود دوست ڈول نہ جائے میرے چہرے سے چوڑاں کو سود دوست</p>

اپنی اپنی راہ پر چلتے ہیں شیخ و برہن شیخ کو مسجد مبارک برہن کو بت کدہ گردش حشیم صنم ہے گردش لسل دھار لیلۃ القدر اپنی خوشبو میں ہے تہک پست آسمان بھی ہے ہمارے قیل میں ادھکا شریک ابو نیعلی جرم دل پر شک سا گھنے لگا	دوست دشمن ایک ہو جائیں جو آئیں سوئے دوست نہج کو محراب عبادت ہے خم ابروئے دوست جھنڈا ارض و سما ہے جھنڈا ابروئے دوست برہن لگایا تھا سایہ کیسے غیر لوئے دوست قوت دست عید ہے قوت بازوئے دوست لکھو دیاسنل کو کس نے زلف غیر لوئے دوست
---	--

میں گیا ہوں آج خار ویدہ دشمن بہن
میں ازل سے ہوں فریخ خبر ابرو دوست

یہ نظم و پسند اوس مضمون پر مبنی ہے جس کا استخراج میں نے مشنوی
مولوی معنوی کی ایک حکایت سے کر کے اپنی حالت سے مناسبت

شعر ۱۲۲

کے ساتھ منطبق کیا ہے

۵۴

مفعول - مفاعیلن مفعولن

آ نکھون کچھ نکھون در برہن دے یا تیرے کام کی ہو دل میں ہو مجھ کو وہ ناپہ ہدایت او سبزی میں سمجھون کچھ کو قادر تو ان جو کہے تو میں بڑا دن اے تو۔ یہ اودھ قدر میرا مطلق دو جا۔ تاجہ اک تو ہی تو کرتا ر	یار سب مجھے رو لیتے یقین دے خطت ترے نام کا میری دل میں قرآن کی میں پڑھوں جو آیت سمجھوں میں جسے حال و قادر گورائے میں راہ ہے غیر ممکن تبعیت ہے کہ اودھ ہے میری حق سے پہا۔ تجھے۔ ایک۔ شہوار
---	---

دیکھوں میں تجھے ہر ایک شے میں
 اسفل میں میں تجھ کو پاؤں اعلیٰ
 دریا ہوں کہ کوہ ہوں کہ صحرا
 درون سے سنون تری بڑائی
 راحت ہو ذرا جو تجھ کو حاصل
 کھنس کر جب بلا میں ہو بہر حال
 پس سکھ میں رہوں کہ دکھ میں
 دل میں ہو مرے تو ہو تیرا ذوق
 ہاتھوں سے جو ہو تو کام تیرا
 تاروں سے بھری ہے رات تیری
 میں اپنی جو دیکھتا ہوں سستی
 پہلے تو نبیا میں قطر ہٹا کر
 تھا ایشیت پدر میں ایک تدبیر
 گذرا حیدم کہ دور او کی
 لپٹی بزیان دور ثانی
 زندان بھی وہ حسین زندہ رہ کر
 جکڑے ہوئے سر سے باتوں تک بند
 جنبش کی نہیں تھی ایک صورت
 گردن میں بھی طوق اک پڑا تھا
 نالی تھی غذا کی بھی یہی تو
 کیا عرض کروں کہ کیا غذا تھی

پرکھوں میں تجھے ہر ایک بے میں
 اعلیٰ میں تجھی کو سب سے بالا
 سنب میں نظر آئے جلوہ تیرا
 قطر و ن سے صلا کے آشنائی
 سمجھوں کہ کرم ترا ہے شامل
 سمجھوں میں اوسے سزا ہے حال
 ہر حال میں شکرا داکروں میں
 آنکھوں میں جو ہو تو ہوا شوق
 ہو نٹھوں یہ جو ہو تو نام تیرا
 درون میں ہے کائنات تیری
 پاتا ہوں ہر اک طرح کی تسبی
 یا قابل ونا بکار ونا پاک
 پھر بان کے شکم کی کئی نوبت
 تیار ہوا مرا ہو لی
 زندان میں بلائے زندگانی
 مشکل ہے گذر کسی کی دم ہر
 متھ آنکھ زبان پاک پاک بند
 ہوا لاکھ طرح کی گر ضرورت
 جس کا سہ زنا سے ملا تھا
 سانسوں سے میں کھینچتا تھا جسکو
 ناپاک و خبس ذرا ذرا تھی

<p>کھانے کا ہوا اسکے کس کو یارا تھا ختم پہ جبکہ دور ثالث آئی تجھے سسکے زار و مغموم دلیلی مری قیاس کی جو حالت بولی کہ ہے جس ستم کی یہ قید ہر عضو بدن بندھا ہوا ہے مین نے بھی مین دیکھے چند عالم ترکیب غذا بھی ہے نہ الی پھر اوس پہ صفت جو او کی سن لے دیتی ہوں مگر مین یہ بشارت جو آج ہے کل کے دن نہ ہوگی آثار عیان وہ سب کے سب مین لو صبر سے کام اور چندی سے عسرت ہے جہان وہاں ہے تسہیل اب بند سے تم خلاص ہو گے سب کہنہ کے لوگ چشم در راہ ہا تھون ہا تھون لیے پکڑ نیلے بالین کے تھنیں بازو اہمت نگین کے تھارے دہن جہدم پڑھ لکھ کے جو ہوشیار ہو گے پاؤ گے وہ درجہ خلافت</p>	<p>چھوٹا بھی ہے جس کا ناگوارا آنے لگے پیش کچھ حواست غفاری کو روح مولوی روم اور میری غذا کی وہ روایت ہو گا کسی دام مین نہیں صید رونٹ رونٹ پھنسا ہوا ہے لیکن نہیں الی قید محکم دنیا مین کہین نہ دیکھی بھالی دونوں ہا تھون سے سر کو دھن لے سب یہ گزرنے والی حالت جو کل ہے وہ اگلے دن نہ ہوگی اصلی جو نجات کے سبب مین کٹ جائینگے خود بخود پھندے عزت ہے جہان وہاں ہے تبدیل اب عام مین جلے خاص ہو گے کرتے مین تمھاری یاد و شد سر پہ کوئی کاندھوں پر دھریکے ہر طرح کی وہ کرنیکے خدرت دینگے وہ مزے عجیب بہم خود صاحب اختیار ہو گے قرآن نے جسکی دی بشارت</p>
--	---

<p>تم کرتے پھر دگے ہو کے مختار ان سب پہ لے گا تم کو قضا صحبت میں بھی مہ جین ہو گئے ہر کام کی تم کو ہو گی فرصت ہر جا پہ ہے ریل استادہ تو دودی جہاز پر چڑھو گے بادی بھی جہاز اب میں موجود گو میں نے سنی یہ دل سے تقریر کچھ میری بھی عرض مجھ سے سن لے میرے تو سمجھ میں کچھ نہ آئی کیا اس پہ کوئی یقین لائے فطرت کے خلاف میں وہ یک یک جس تخت پر اب میں جلوہ گر ہوں جس چرخ کا اب ہوں شاہ خاور دنیا یہی عاقبت یہی ہے ہوئی ہے کہیں وہ یوں بڑا لی لایا ہے بیان جب آب دانہ عالم کوئی اور اس سے اچھا رہتے ہوں وہاں یہاں سے غور مند یہ لونی سے یوں گذر ہوئی کرتے تو نہیں گنہ کم از کم</p>	<p>آزادی سے سیر وشت و گلزار بھرو برو کوہ و باغ و صحرا خلوت میں جو ناز میں ہو گئے ہر فصل پہ تم کو ہو گی قدرت ہو گا جو سفر کا کچھ ارادہ دریا کا سفر اگر کر دو گے ہو گی جو ہوا کی سیر مقصود مجھ پر نہ ہوئی ذرا بھی تاثیر میں نے بادب کہا یہ اوس سے یہ تو نے جو داستان سنائی جو بات سمجھو ہی میں نہ آئے باتیں جو سنی ہیں میں نے اب تک جس ملک کا اب میں تاج و تہن جس بحر کا اب میں ہوں شادور اسد کی مملکت یہی ہے ہوتی ہے جو بات ہو نیوالی محب کو بھی گذر گیا زمانہ میں نے تو نہیں سنا ہر صلا جائے ہوں جہاں یہاں کے دامن یہ فکری ہے یوں سیر مہلاؤں کی مانا کہ پڑے ہیں قید میں ہم</p>
--	--

انسان جو ہے مصیبت کا خوگر
 سب کچھ غلامی کا
 سچا بھی ہے جو جان لیتا ہم
 کر لیتا بھی یہ بے رحم کہ بچہ ہو
 کرسکتے ہیں تیرے پاں چت پتور
 اس در پہ شیر چان بآزاد
 کیا اوس سے امید طاعت حق
 کان انہیں خبر ہو یا دل پہلوت
 اور ان کے سب از لوفت اسلام
 اللہ بجا ہے اے بگہ سے
 اوس سے کہیں پہنچے کتنی نواز
 سہل کرے ہر اور سب کافی
 دنیا کے جو ہیں سدا
 سہل کرے ہر چہ نالو گد بجا ہے
 نبیوں پہ بڑی نواز آئے
 کرے اے ہر کسب و کار
 اک مرتبہ نواز ہو کہ نواز
 ہے ہر مرد و آدمی بے دینا
 نیکیوں کو سب سے بڑی نواز
 اکثرین ان کو نواز
 نازل کئی نواز ہے تران

آزادی سے اوسکی قید ستر
 آگے بن رہا تو چہ کئے نہیں خاک
 دسینا کا وہ دوان لیں ہم
 جانا سہل وہاں ضرور ہم کو
 آتے ہیں نظر میں بڑے طور
 آتے ہیں نعمتیں خدا داد
 کیا اوسکو عنہم عبادت حق
 الزام سے ہوں تو وہ بری ہوں
 مشکل ہے کہ بن نہ جائے شیطان
 اسباب بہان ہوں مصیبت کے
 بہتر ہے مجھے یہ چندانہ
 فراتے لگی وہ روح صافی
 تو نے جو آیا ہے باہر اصرار
 تیری حق میں اس کی کچھ خطا ہے
 کتنی ہی صفیہ اوپر آئے
 اے خداوند آید قیامت
 ہر مومن کو نواز ہے ہر مومن کو
 پائے کا ہر اک دوان چلی اپنا
 دین ہو دیوان کا جزو قسمت
 نواز ہے کہ عجب دے جانے میں
 ہر مومن کو نواز ہے ہر مومن کو

ان سے کوئی یہ تو جاے پوچھے
 اوس نے جو یہ لاکھون تختیں دراز
 عسلم و خرد و فنون و اقبال
 جاہ و چشم و جلال و سلطنت
 پا کر انھیں اتنے پھول بامیں
 رکھیں نہ ذرا بھی اوس سے یہ کانا
 پھر بھی نہ کرے وہ شہر پیا
 رہتی ہے فقدا یہ بات باقی
 ہوگا کوئی حشر نشہ کا دن
 کی جس نے یہ کائنات قائم
 دیتا ہے جو غیب کی کوہستی
 مردوں سے نکالتا ہے زندہ
 تخمون کو برکت کر دھاسے
 تابع ارض و سما ہیں جس کے
 کیا اوس کے لیے نہ کوئی غبار
 نیکیوں کو بل دے نیکیوں کے
 یہ سچ ہے کہ تمام کائنات
 تجھ کو ہی نہیں نہیں دیکھا
 ایکو نہیں تھا اول عبادت
 تو تھا اسی ایک مصلحت نہ جان
 تجھ سے کو نہیں خبر نہ جان کا

قرآن انکا انیس ہزار کے ذمے
 دنیا کی پچھین کائناتیں دن
 ملک و زور و سیر و آل و اسوال
 خیل و خدم و علیاں و عترت
 نعم کو بھی اتنے پھول جا میں
 نہیں اوس کا نہ کچھ نہ نام
 دے گی نہ اوسین کئے کا بدلا
 سلام کو نہ آخرا ہے تا پیر بھی
 یا یاتین نہ سب میں غیر عن
 جو تھا جو سہل ہے رہے گا داغ
 رہا کہ نہ یوں کو کہ پستی
 زندہ رہے نہ نکالتا ہے مردہ
 اس تخم نے لاکھ پل بنائے
 خدام آں و ہوا ہیں جس کے
 محمد سے کیا کرے نہ گرم بازار
 ہمارے دن کو پھل براہیوں کے
 دکھاتے ہیں اوتھوں نہ بالہ آ
 (دیکھو بھی نہیں ایتھوں عبتی
 تو خدا در یہ نہ لکھتے
 یہ دیکھتے ہیں سچ میں انجان
 راز اسے کھلا نہ دیکھ لکھا

<p>جکھا انہیں تو نے آہ و دانہ نچھ تک نہیں پونچھے ہیں پیہر ممکن ہے کہ تو کرے تیار دنیا کے لیے خیال آستے بشک بڑے خوف کا مکان ہے کنے کو ہیں نیستیں ہزاروں مشکل ہے بیان سے پاک جانا یہ کہہ کے وہ روح پاک بنیاد گذا رہو وہ تید کا زمانا</p>	<p>یہ چائے ہوئے ہیں اک زمانہ ان تک صحف و پیہر اکثر وہ جو نہ کرین تو ہیں وہ اکفر تو نے جو بیان کیے ہیں مجھے دنیا نہیں دارالامتحان ہے ساتھ اُن کے ہیں جہتیں بھی کون بے خطر و بیم و باک جانا رخصت ہوئی تجھ سے بادل شاد دنیا میں پڑا مجھے بھی آنا</p>
--	---

دنیا میں قوم مع پر جو صدر ہے
گذرے وہ ہیں فارسی میں لکھنے

غزل در لغت جناب رسالت پناہی در ذوق شوق دیدار الہی عرصت

قیامت معروضہ ۱۳۹۲ھ

شعر

۵۵

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

<p>کسا تھا کس نے جا کر عرق کے پائے پلا دینا ذرا سا مسکرا کر گوہر دندان دکھا دینا گر ہے کار حق چشم حقیقت آشنا دینا جو کچھ نام خدا دینا ہے اب پیش خدا دینا خدا کے نام کا لینا خدا کے نام کا دینا دنی کا رسیاں پچھوہ اس کے بعد کھا دینا</p>	<p>شب غم بھی انہر حرف ادھولے آہ رسا دینا ذبیح زار کار و زبیر لایون غل پھا دینا ہر اک صنعت کا ہے کام اپنے صانع کا پتا دینا دور دولت سے ہم جانتے ہیں تم اُن کو جھا دینا محمدؐ کے سوا کس نے بتایا ہے پتا دینا بروز حشر احمد کی شاہین کچھ دکھا دینا</p>
--	---

میری جہرس قوی کر کے جلال بنا دکھا دینا میں تیری ات میں دیکھ نکات تیری ثنات اکجا وہی دیکھا جو دیکھ جس نے خدائے بانی ہی ہو فرشتوں پاس اوی کے لیجا جس نے بلایا ہے ہوس کہچہ ہو دل مشاق کی بجلاو دم آخر شرع فعل گل سے بڑھ علی شریع خیان کس پھر اوسکے بعد دیوانے کا دیوانہ بنا دینا مجھے فرصت میں سب کے بعد اتمام تھا پینا فرشتوں تم نہ ہرگز بجلاو داد مر جہا دینا مجھے دھوکا نہ تم لیجا کے بالائے سما دینا کسی مردش کے پردے میں جلال بنا دکھا دینا دم ملکشت نرگس کو ذرا آنکھیں دکھا دینا	منہ درت پر یہ تم کو کارا کسیر شفا دے گی و منہ سج زار کی مٹی کھٹانے لگا دینا
و لہ	

و معرفت الہی و لغت رسالت پناہی تصنیف ۱۹۳۱ء

مقامات	مقامات
بروز حشر بھی کچھ نہ تھا ہوگی تن خاکی میری رور جہاں کیا ہوگی یکار اس بندہ عار کی کہ جبے فرج ہوگی وہ کل جب لغت دیار خاکی کو مٹا ہوگی لیقہں تھا اپنی ہی تہن قبول اپنی عاہدگی انہیں جس وقت حکم سیدہ آدم لادوگا میرتا تر وانی کا سارہ میر ہو سلا ہوگی جس کے چہرے میں اس کے سر پہ تپتے تپتے دھوا ہے میں تک اس میں نہ رہا وہ میرا میں سب فانی	وہ نام مصطفیٰ ہوگی تو یہ نام خدا ہوگی قفس سے بلبل بارغ خان گویا رہا ہوگی دل شاق کی حالت جو یہ میرا جلا ہوگی مقدم آنکھ وہ ہوگی جو میرا ہوتا ہوگی خبر کیا تھی کہ وہ بھی مدنی نام عدا ہوگی وشتون میں تالاظم باقیام مقفی ہوگی میری گم کردہ روپی میرا حق میں رہنا ہوگی صدا دہ ہو میری ہی آہ تالا لکی دل کی کائنات میں میرا رہنا ہوگی

خود دیکھا اور دیکھائیں اور ان کے خاکے چھپنے لگے ہیں
 دم آختر جو ہم نے دیکھا تھا اس کی تصویر بھی
 دیان رسوائی شوق اور حقا کہنی سرور
 خنیں چرخ زمین پر پائیے کا قلم تحریر ہے
 جنون کا فینس کرتا ہے آہی کر
 قیامت میں قیامت تھی کلاہ شوق و ادب
 تیا تو یہ ہے ہر بات کی کا ہر شے میں چلا
 کلاہ قیس میں ہر ایک شے زوفا تھی
 مصداق میں ہر شے میں ہر شے میں
 وہ پروانہ جس سے شمع کی دھواں
 کلاہ کیونکہ یہ ہے ہر شے میں
 وانات تیار تیار ہر شے میں
 تیار تیار ہر شے میں
 کہو کہ کیا ہر شے میں

کہ یہ ہنر روزیہ شداد یہ فرعون یہ ایمان تھا
 بیخبر کسی ہی نکلا کہ ایک خواب پریشان تھا
 زلیخا کو تھا اچھا اور حضرت یوسف کا وہاں تھا
 کسی کی اس میں حسرت تھی کسی کو زمین ایران تھا
 حواء جلا تھا تیرا پانچ بیٹا اور سیکہ ایمان تھا
 یہ چہ ہر اوٹکا اور احسان ایک بالہ چھوٹا
 رہا تیرا کیا کہ میری ہمت نہ اٹھاتا نہ جان تھا
 وہ وحی تھا تو باری تھا وہ نہ تیرا نہ ان تھا
 اگر تیرے کہے سربا تیرے تو اس کا کوچہ جان تھا
 حقیقت میں وہ ایرغند یا شمع سوزان تھا
 شمعوں کا بھی تو صبر جاں دیکے انور ہے یا رہا تھا
 خدا دیکھے کا نام میں جز دل جان تھا
 یاران سے ہر اوٹھا نہ جان بھی یا بحر ان تھا
 اپنے سے تو ان میں انراں را بخورے ناں تھا

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

17.11.1943

[The page contains faint, illegible handwritten notes.]

<p>اوس سے بڑھ کر کیوں تیرے دیوار اور فن میں ہے اوس کا دھبہ اونکے دامن یا ترے دامن میں ہے آتش گل ہر طرف بھڑکی ہوئی گاش میں ہے بلبل ناوان دھوا کیا تختہ گاش میں ہے ایک دانہ میرے ہر مین دو سر اخون میں ہے سر بریدہ ہے قلم سوراخ اگر سوزن میں ہے میں وہ دھاگا ہوں جو سفید روزن سوزن میں ہے کیا یہ کچھ سختی بن سختی ہے جو جان کنڈ میں ہے میری گنجائش بدقت بربری میں ہے جتنی گنجائش مرے ٹوٹے ہوئے ہے تڑپ میں ہے</p>	<p>بقی تنگی میری جانب سے دل دشمن میں ہے اسے زینچا چاک جو دوست کے پران میں ہے تاک میں عیاد دشمن باغبان میں غمشیت پر باغبان نے پھول لپٹے اچھے سارے جن لیے تو ہے مالک گل کا چاہے سبکدے یا چھین لے کام کوئی حل نہیں سکھاتا ہے بے رنج و تعب میری ساری حرکتیں ہیں تابع امر قضا الاما ان احو نفس نا فرمان فشار قبر سے اوج عزیزوں میرے ساتھ اور اتنے ازانوں کی فوج اچھوڑے ساتی مجھے اتنی تو دے ہر خدا</p>
--	---

ایک دو او مجھے ہوں اونکو کوئی سلجائے ذوق
زلف چہان کے ہیں بھندے دل ٹہانے کھن میں ہے

در تصوف مشاعرہ منعقدہ ۱۴/ دسمبر ۱۹۲۵ء

معارفین - معارفین - معارفین	شعر
<p>میری آنکھوں میں پھراک تو کیا تصویر بھرتی ہے ترے در سے دعا میری جو یہ تاثیر بھرتی ہے مرے گرد اب بھی میری گردش تقدیر بھرتی ہے مگر آنکھوں میں اب بھی وہ تعمیر بھرتی ہے پھرانے سے بہن اب آئینہ تہا بھرتی ہے میری آنکھوں میں یہ شکل از سر نو تعمیر بھرتی ہے</p>	<p>میری پھر کھا کے پلٹا کیا میری تقدیر بھرتی ہے مرے سینہ میں آؤ غولی ترے لگیر بھرتی ہے میں مجھوڑی سے گوبٹھا ہوا ہوں کج غزلت میں لکھائے تو کئے ہیں وہ جنت سے ہم احوال شائے یہ نہیں شہسختی کی پالدا مانی شہسختی کے الٹا تانستہ ہے یہ عشرہ محرم کا</p>

نہ وہ عزت بھرتی ہے نہ وہ توقیر بھرتی ہے کہ لیلیٰ بن کے خود انیس کی تصویر بھرتی ہے نمائین ادھر شیرین کے جوئے شیر بھرتی ہے نہ تو پھر ادھر نہ تیری خواب کی تعبیر بھرتی ہے	ہے اپنے ہاتھ اپنی آبرائے پوری اگر تم نے اثر سچی محبت کا ہوا یہ رنگ مجنون پر ادھر شیرین تلاش تیرے فرہاد میں گم ہے ہزاروں چیزیں جا کر لے اہل پیر کی جاتی ہیں
---	---

دُشِخ اب وقت وہ جا تا رہا پھر بھلے کا
کہ نیرے ساتھ خواب مرگ کی تعبیر بھرتی ہے

عزل تصوف معہ ایک باغی دو قطعات بنا بر شاعرہ نائش گاہ

۵۹ مین پوری مستعدہ ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ مئی ۱۹۲۳ء شنبہ ۱۲

رباعی

کتنے لگے حامی کہ نہ اچھی نہ بُری ہے انسانوں کے رہنے کی جگہ میں پوری ہے	اس جی کا حال کے کیا میں نے جو تحقیق کہتا ہے مگر خلق بیان کے رُوسا کا
---	---

قطرہ

رات دن بھی فکر اپنی جھان اپنی بین کی ایک میرے دوست کی کیا بلکہ دو باتیں کی ایک سوتلی قدر دانی میر زین الدین کی جس طرح مصرعہ کو خواہش شرکیہ تھیں کی گو نہیں وہ مستحق ہے داد یا تحسین کی	لکھنؤ میں تھا میں حاضر اپنے بند کے حضور سپوٹین تاکید میں مگر جب بیان سے میرے پاس اک طایفہ تھی ان مرے احباب کی یاد آوری کھینچ لائے میں تجھے یہ دونوں جذبات طرح گوشت دل سے مری فریاد آپ اب سن لے
--	--

قطرہ

دل سے اس بزم سخن میں جسکی یہ تصویر ہے	بھائیوں ہے فیض روح حضرت مرزا دانی
---------------------------------------	-----------------------------------

<p>یہ راک، اپنے انکھ بومین قابل توقیر ہے او لگا ہر شے آئیہ و المنور کی نقیر ہے جن کی صورت، اگر جسم نور کی آہور ہے جو شے بدیچہ کلفت ان ان کی ہر اک آہور ہے جو سلع سال اور بیان ذیغ ہر ہے</p>	<p>یون تو اسین بس نے آکر جو پڑھا اچھا پڑھا یاد کار داغ مرحوم اسین جتنے نہ یک آسین میں اک ہ بھی آپ کے پڑھنے اپنا کیلین نام کچھ ہو جائشیں داغ اگر میں تو ہی کر عطا یارب ہمارے نور کو بھی عذر نہ دے</p>
<p>ہاں اس صلیب کے حاکم کے تین بھی عا اس میں میں جسکی سچی اک یہ بیار شہر ہے</p>	<p>عزل مساعیر</p>
<p>نما علات نما علات نما علات</p>	<p>نما علات نما علات نما علات</p>
<p>سوچتیم کا جواب اک اندر تکیر ہے ہر دامن ز ستم جو لغو تکیر ہے پیچھے بستیچہ او سکے یہ تھا اک آہور ہے بھونچو، غار میں غار میں غار میں غار میں نہیں، غار میں غار میں غار میں غار میں دل تلپن، تلپن میں تلپن میں تلپن میں اس سب سب سب سب سب سب سب سب سب جو کہ شہر میں شہر میں شہر میں شہر میں یہ ازار، یہ ازار، یہ ازار، یہ ازار یہ ازار، یہ ازار، یہ ازار، یہ ازار یہ ازار، یہ ازار، یہ ازار، یہ ازار</p>	<p>کیرن غم دوزخ مسلمانوں کو دہلیگیر ہے کس کے تیرنا ز کام ساریہ کچیر ہے بے سبب، بھج پر کرم فرما نہیں وہ شہر ہے روز عاشور اور نماز بھری کچیر ہے اپنا اپنا دور ہے اسے پتہ نہ دشت خون سب لگان دیر کریں کیا خاک تیرا ان زبان حضرت ولی تارو میں آکر آکر آکر آکر تیرے مانتے آکر آکر آکر آکر آکر آکر حشر حشر حشر حشر حشر حشر حشر حشر قتل بول دیکھ کر تیرے حشر حشر حشر حشر برق شیطانی سے نہیں ہم یہ کر آکر آکر تراہ دین تیرے حشر حشر حشر حشر حشر</p>

مجھ کو تو مارنے خیال لڑکی دل آزاری کا ہے وہ مجھے تھیں کہ اس کی آدھے تاثیر ہے
ایسی اپنی ستان سے دوزخ میں میرے لستان آپ اگر گویا تو خاموش آپ کی تصویر ہے
واعظون پہلے قلمزد کر دو پھر مجھ سے کہو میرے ماسکھے پر جو یہ تقدیر کی تحریر ہے

درستون نسیم اللہ اللہ فضل ما لیشاء

یہ فوج خجہ تسلیم کی تکبیر ہے

غزل صنفہ - ۲۸ اگست ۱۹۲۸ء بنابر مشاعرہ سالانہ فرخ آباد
بر دولتماندہ جناب شی کشوری لعل ضاقمر ز شہر فرخ آباد

۲۱

مفاعیلن - مفاعیلن - مفاعیلن

۲۱

رباعی

اسی ستم ترے درج زار و جہل پر اس مشکل ایک بڑھ جاتی ہے ہر روز ایک نکل پر
قبیل ما اکی نکل ضعیف بالحبیب کی و گرنہ آہنے کی جان پر باتنگ جو ہے دل پر

اچھین زلفوں نے کچھ دین پر سے یاد تو نہ رہا
وہی نکھیں میں جلی نظر زار و جہل پر
ہزی ایر و جو غالب ترین ہر یک تیغ والی پر
تلا آتے ہیں ہم کو جیتے جو ہر تیغ قاتل پر
دو جہاں اکبر بڑھو کیا تو تیغ قاتل پر
فوج تیغ تسلیم پر رضا کے قہر نعل پر
کرین ہم باز کیا ہیں سچی دھوم دھل پر
کشتہ میں آتے ہیں کچھ بیکسیر کے کاشانہ دل پر
نور اکبر کچھ گزرتے ہیں ان میرے نقطہ دل پر
چہ اگر چھین گئے اسے فوجی قہر نعل پر
سب سے بھی شہر گون کا جال اس کے سطر دل پر
کہ سب لوٹ آئے تو کیا اسے بھی تیرے قہر نعل پر
مزا آتا ہے نہ انار کو تو کھین تو بان قاتل پر
جو ہے رشتہ انار تو اسے یاد تو اس نکل پر

بانتے مجھ پر بخودی طاری مری خون گھٹنے	خنجہ قاتل کو درو مر باد بنے لگا
اب ہوے کان اب دیکھ درو نادینے لگے	حب یہ نالہ عرش کے پائے بادینے لگے
کلہ سیرم سخن حب یہ وہ ہوئے شکر فشا	لعل لب و لبت مرید مہرین فرودینے لگا

تباہ شدہ جہنم کی رو سے
کیا وہ کچھ نام فریح بنے فرودینے لگے

در تصوف ۲۵ رست ۹۲۱

شعر

فاملاتن - فاملاتن - فاملاتن

۹۳

چہر موریٰ آسمانی عنبر افشان گوین	کیا کہیں نصیب کسی کی پھر پریشاں ہو
خوارشیں جب تلبان مرصی یزدان ہو گئیں	نہ کیلین یقینی تیریں مجھ پر وہ آسان ہو گئیں
ان تبوت کی ہتیاں جس دم نمایاں ہو گئیں	میر بہ دل آں ظلمت و سب غیر ایمان ہو گئیں
نامہ گون یوں پادوس کی کلپان ہو گئیں	کسا خون گرم یہ نامہ خندان ہو گئیں
نور کی غلبہ ہو تین تین نوگلون کی صورتیں	یہ بہتہ بہرہ انھوں نے پہنچا دیا ہو گئیں
مست تھے جو پہ چاند پورے خنیں و تلبان	شغف اور کو خشک جو شکفتہ کلپان ہو گئیں
اون کی قبروان بہر جو اسان برو یا بار بار	ساختہ تہ او سے مری اکھیں چہاں ہو گئیں
آسمان سے این چنین بلاین آجکاب	میر سے پستے ہی غم گیسو جانان ہو گئیں
فصل لیل بہ بڑھ گیا شور نمازل اس قدر	زخم گل پر دہاں تھارین نمکدان ہو گئیں
اب تو تاکہ جس گون مجھ پر لگے ہونے شمار	خیر سے کہ یہ مری کلان پر نشان ہو گئیں
باعث تیرے خاطر سمجھتا تھا جنھیں	بہر ہی چہر میں مری جوشیدہ انان ہو گئیں
ایک جم سورج نہ بین بین خیمہ ہزار تیر	اک دور سے جہاں میں رہا وہ گلان ہو گئیں
مجھ کو اب قید نامہ غم نہیں غم سچا تو	میری سدا ہی حسرتیں ہی یا باران ہو گئیں

دامین بھنپس کر نہوا پھرہ میں جسد میر ریخ تو تھا ہی زلف و شیم و ابرو و ترکان یار جل گیا وہ رکھ دیا جس نے میرے سینہ پہ ہاتھ	قہم چڑیاں مجھے سونے کی چڑیاں ہو گئیں میرے حق میں یہ بھی سب آیات قرآن ہو گئیں سبکیاں بھی میری کوہ آتش افشان ہو گئیں
---	--

حشر کے دن اسکو بخود پاکہ حق کی رحمتیں
رہبر شوق و زنج تیغ ارمان ہو گئیں

غزل و معرقت عاشق الہی جل شانہ بر طرح مشاعرہ کان پور

۶۴	منعقدہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۲ء	شوالہ
----	------------------------	-------

ما علان - فعلن - فاعلن - فاعلن

لاٹین کس طرح سے تجھ تک ترے ستارے کو شیخ رخ کی ہے فقط تو ترے پروانے کو وہی سمجھائے اوسے جا کے جوڑ کا ہو جا یوں تو عین ہزار ہاں ہی مگر ایک بی بی ہے مرنے والی بہت بہت اس پر کچھتا ہے تو کیا رستے اور مدران کو بھی جذبات بہت لکھیں ہائے بوجہ حیا است اور وہی کما افزار تم کو مرنے کا ہے غم محکو ہے جینے کا الم میں عام تھے کل ہم بھی تھے جیب پر سحر میں تھا انارش سے نسبت ہے جو ظاہر ہے کل فسانے تھے جنت سے بدولت ہیں کی مہر تیرا میر معان چشم کرم ہسم میر بھی	تنگ ہے عرصہ محشر ترے دیوانے کو نور و نار ایک ہے در نہ ترے دیوانے کو ان دنوں جوش جنون ہو ترے دیوانے کو کرے آباد جو پھ قیس کے ویرانے کو قلب میں دیے جگر ہم ترے بت خانے کو جان تزاری کا جو پردان تو پروانے کو توڑنا پھر اوسی پیمان کے پیانے کو دیکھ لو آنکھوں سے تم میرے عزا خانے کو آج آتے ہیں خوش اپنے کو نہ بیگانے کو قیس کے قدم سے نسبت میرے فسانے کو ابن لھاسے ہیں بر غبت ہم اوساوانے کو نقد دل لائے ہیں ہم آپ کے نذرانے کو
--	--

<p>کرنہ برباد دُر اٹک کے ہر واسلے کو موت سے بچنے کو طیاروں پر کیا لائیں گے</p>	<p>سہے انہیں کے تو بڑوں کے لیے رشتہ جان موت سے بچنے کو طیاروں پر کیا لائیں گے</p>
<p>وہ نہیں اوسکے ذشتے تو گنہگار سے کل ذبیح جگر انگار کے انساں کو</p>	<p>وہ نہیں اوسکے ذشتے تو گنہگار سے کل ذبیح جگر انگار کے انساں کو</p>
<p>محسن قومی نظم بر طرح مشاعرہ منعقدہ ۱۵ نومبر ۱۹۲۵ء در سلمہ تیم خانہ شہر کانپور از تہنات طبع الیومضامین مولوی محمد امین رضوی مخلص</p>	
<p>بہ ذبیح چھپر اموی مصنف</p>	<p>۶۵</p>
<p>فاعداتن - فاعداتن - فاعداتن - فاعداتن</p>	<p>فاعداتن - فاعداتن - فاعداتن - فاعداتن</p>
<p>پڑھتے ہی یہ طرے کا مسخ کسی انبیائین متبادل تھا دل اوی تکلیف اوی آزار میں</p>	<p>کیا کون کیا درد اٹھا قلب ذبیح زار میں قوم کی کشتی پڑی ہے آج کل خبر ہمار میں</p>
<p>پالی ادس نے یہ نوید آفر نفس کے تار میں</p>	<p>پالی ادس نے یہ نوید آفر نفس کے تار میں</p>
<p>جسکی اک تہمت ہے طاقت آب و باد و تار میں تام کے مسلمہ بنی مسلمہ نہیں کر ارمین</p>	<p>بھائیوں آؤ چلین سباؤں بڑی سکار میں اک دو گنا نہ پڑھ کے ہلو کر خود ستغفار میں</p>
<p>پھر میں بھی بچتے اے تیرے قبل میں قرائین</p>	<p>پھر میں بھی بچتے اے تیرے قبل میں قرائین</p>
<p>صبر اللہ صبر اللہ صبر اللہ صبر اللہ ما لہدہدہدہدہدہدہدہدہدہدہدہدہدہ</p>	<p>جو کر میں ہر کام لاییت ادس کی ہو بنا صدق دل نہ کل زلفش ہم کرین اپنے ادا</p>
<p>پہلے یہ سودا کیے گا دھڑلے سے دھڑلے سے</p>	<p>پہلے یہ سودا کیے گا دھڑلے سے دھڑلے سے</p>
<p>ہاں ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے</p>	<p>گیٹے گیتے وہ گئے ہیں ہم تو مسلمہ نام کے</p>

ہو گئے تھے گل نزار صید جنکے دام کے	جب دکھائے جوہر ادنیٰ تیغ نے سلام کے
اب بھی ہے وہ کاٹ چھانٹ سلام کی تلوار میں	
برہ اپنے دست و بازو اپنے وہ قلب و جگر	ہو گئے افسوس ایک اک تذرا حال ہر
لیکن اس کا سکو ہے مطلق نہیں خوف و خطر	ہے وہی اللہ وہی ہم ہمت خیر البشر
ہم وہی ہیں ایک تو بیک ہتھیار میں	
کر لیا اللہیت کو ہم نے جس دم اختیار	جان کے جانے کا غم بھگونہ ہوگا زنیہار
پھر تو دونوں نکلون میں جیتا بی ہو یوں آشکار	ہم رہے زندہ تو کسلا بیٹنگے فازی نادر
ورنہ بگ چھٹ جائینگے ہم غلہ کے گلزار میں	
گو نہیں ہیں اب وہ اپنے ناخین ساقین	کیا رنگ دیے میں ہمارے خون جی واپس
سجھ کچھ ہو گیا ہے یہ دم سکا پر دین	دوڑا کھینچے گا خود بخود ہر اک رنگ پین
نعرۂ تبلیہ والا اللہ کی لکار میں	
ہم تو اس اللہ واحد کے برستار ہیں	وقت پر جکے فرشتے اپنے غمخوار ہیں
ہم گلزار میں گل سن اور تلوار اور ہیں	کونسی تلوار جکے چرچے کفار و غیس ہیں
کس ملا کا کاٹ تھا سلام کی تلوار میں	
ساتھ اسکے یہ بھی لے کر تھے حضور	اپنی جانب سے نہو اس خلا میں حضور
کا جائزہ ہے روکین ہم کو آ کر ہے قصور	ہو پوٹیس یا کوئی حاکم تم سے اقرب یا کم دور
روک کر کام اٹھانا اوسکی کرور کار میں	
اب اگر آتے تو وہ بڑا نہیں تھے قواۃ فواد	دھنا جانوں کا کرو جب تک ملے جم کو نیاہ
موج تھپتھپ گوبر: حالا کچھ نہ تھے بیکار	صبر کرنا چاہیے ادھر میرے توفیق اللہ
گل ایلے گا بڑے خوشتر کے دربار میں	
چو کچھ ہے اپنے انکی بھائیوں کے بچے خوار	الغواتر بلور ہے ہیں سلون کی جان پر

سنگھٹن کا اور رشتہ ہی کا ہے یہ پورا اثر	اس لیے سہکوا بھی لینا چاہیے اپنی خبر
سہکوا بھی مشاق ہونا چاہیے ہر کارین	
ہم سپاہی فطرتی ہیں ہم کو اس کا غم نہیں	ماہران فن بھی ہیں اپنے یہاں کچھ کم نہیں
خلق میں اسلام کی تلوار کا دم خم نہیں	ہم نے جہدم ٹھان لی اب وہ نہیں یا ہم نہیں
دیکھیں گیا کرتی ہے آکر سنگھٹن پیکار میں	
ہم کو لازم پہلے اپنے حفظ کا ہے نظام	بعد ازین اپنی ضروریات کا ہے اہتمام
ہم مگر یہ صفہ تنظیم کے رکھنوں کے کام	جو کرین تجویز وہ کل قوم کا ہو وہ نظام
اتنا کہ ہم محتاج غیر وطن کے ہوں ہر کارین	
سنگھٹن کی جڑ جو ہیں سنگھ دیونیت ماوی	اونکی من مانی جو اچھا تھی وہ پوری ہو گئی
ہتھیالانس کی ہے سب ہتھیادوں سے بڑی	سنگھٹن نے اونکے جن جن بیکسوں کی جان لی
کیا ہے اچھ اونکے بھون پھل کسی سازین	
سوامی شردھانند شردھی کا کرین شدہ جلد تر	تاکہ ماتا ناسیڈو کے پتر کی بھی لین خیر
اوس کے شدہ کدن کرینہ سوار جا کر اوسکے گھر	آمرین گئے جب تک اونکے اور دیک نامور
رہتے ہیں کب تک وہ ان شدہ ہوں ہی کے پکار میں	
یہ جو حملے بیشتر اضلاع میں ہم پر ہوئے	جن میں ہم مارے گئے یا خون میں ہم تر ہوئے
گھر ہمارے ٹٹ گئے یا جن میں ہم بے گھر ہوئے	بھیر بھی ہندو اہل کاروں کے ستم بھیر ہوئے
یہ جفا میں اب بھی میں کیا پردہ اسرار میں	
اب تو ادن مسلم نمایندہ نہیرت ہے مجھے	اتحاد باہمی پر وہ جو بیٹھے ہیں شے
وہ ہمارے تشہ خون جبکہ ثابت ہو چکے	وہ ہماری مسجد و زمین جا بجا حبس پڑے
تو بھی ہے تسلیج اونکی رشتہ زار میں	
وہ چلائیں ہم پہ لاٹھی ہم اویں دین خبر باد	وہ چھری بھونیں اچھا ہے ہم پکارین اتحاد

وہ کریں برباد ہم کو ہم نہیں سے جاہیں داد	وہ تو سمجھیں ہم کو دشمن ہمیں باقلب داد
اس سے تو ہم ڈوب رہے گر کے خود بخود جاہیں	
یہ امید ان کی کہ ان کے ساتھ شیوراجی نہیں	یہ امید ان کی کہ ان کے ساتھ وہ شاہی کریں
یہ امید ان کی کہ ان کے ساتھ وہ مل کر رہیں	یہ امید ان کی کہ ان کے ساتھ ان کے حکومت سے لڑیں
نہم ریزی ہے زمین شور و ناہوار میں	
ہاں اگر وہ آشتی کو خود ہی ہاتھ پٹا بڑھائیں	اور آئندہ کو اپنی سرکون سے باز آئیں
مسجدوں کے سامنے آکر وہ بابے بجائیں	خاصاً وقت نماز آکر نہ وہ اور ہم مجاہدین
ہم بھی سید ہیں شہنشاہ	دفعۃً کرا رہیں
لیکن ایسی صلح کی امیدوں سے گریں	سلطنت کا سایہ کیا ہم لوگوں کے سر پہ نہیں
کیا وہ دیکھے گی ہماری حالت آہستہ	کیا وہ اوسکو دیکھ کر ہوگی ذمہ منظر نہیں
وہ کر لی سخت قانون وضع اس مہار میں	
گر نہ ہو یہ بھی تو ہم میں اور اذیت کا گھٹن	سر بکف حاضر ہر دن پر باندھ کر اپنے کھن
ہونہ دست انداز لیکن سلطنت تاحریر سخن	طے ہو قینوں کے مقابل پہلے با طرز سن
ہوں وہ دو گئے اور ہم یکے چند سچ سچا میں	
مصلح دنیا جو کر لیں فرض ہم گاندھی کی ذات	ناید و ماتا کو بھ ہم ہاں لہجہ کچھ خوش صفا
دیکھیں موتی لعل نیڈت سے بھی شہم التفات	لیکن اس ہر بے نگاہیت غتا ہے اونکی کون بات
اور میں بھی یہ سب کیا اس گھٹن پر جا رہا میں	
مسلمین فاتحین جڑے اگر پاتے تھے وہ	استہالی را حنین بھی اونکو سوچاتے تھے وہ
ہر سہی کام ان کے آزادی سے کرواتے تھے وہ	لیا آتے تو ماعز از اونکو ٹھلاتے تھے وہ
فرق کرتے تھے نہیں وہ ارادہ ارا میں	
پیٹ بیکر کلاتے نہ تھے اور نیند بھر سونہ نہ تھے	نور سے ڈرتے نہ تھے بیماروں ہوتے نہ تھے

زندگی کا کوئی دم بے کار نہ ہوتا ہے	غیر کے غم میں نہ تھا اپنے میں نہ تھی
رہ گئے تھے حق کی رشتہ پر وہ نظر کا میں	
جسم خاکی تھے یہی اونکے یہی تھے خط و خال	روز و شب اور یہی تھے اور یہی تھے ذوال
خواب و خور میں تھے وہ کہ تھا اور یہی یہ کماں	ہاتھ اوٹھیں کہ ہر جا رہتا تھا میدان ذوال
یہاں خدا کا ہاتھ دین کے ہاتھ کے ہر تین	
تھا یہ کیا اور کس یہ سنا تھا اور کیا تھا خدا	تھا خدا پر او کو تکیہ تھا میں او کا خدا
ہم خدا کے آج ہوں ہے آج ہی اپنا خدا	ڈھونڈنا جس کو پڑے یہاں نہیں ایسا خدا
وہ ہر گزوں سے قریب میرے پہلے ہیں	
بھائیوں تم سب سے پھر یہی ہی ہو ایک ہے	وقت ہے تھکا اور زمانہ ہم پر ہر ایک ہے
وقت اپنے امتحانوں کا بہت نزدیک ہے	بٹ منہ کی ہے کون نکستہ میں ہر ایک ہے
پہلے ہم مسلم بنیں پھر ان میں ہم رہیں	
اہل تنظیم اسے ضرورت کو کریں محسوس اگر	پہلے اس کا انتظام اس کے رہے پیش نظر
جس کا دنیا پر نہ ہو کم بقی ہے پورا اثر	جس نے دین پر اثر ہے عقبت میں ہم ہوں ہر دور
ہم بھی ہوں شامل شریعت کے یہاں	
اے بیچ نہ رہیہ تیرا اسے سوداے خام	دل میں نہ رہیہ تیرا کے کر گیا تیری کام
ہو گئی قیمت و ہول آج اس کی گویا دام دام	ہو سکا قریب سے گرنے یہ مقبول نام
پورے دام اس کا جو میں گئے تیرے باز میں	
غزل شاعرہ بروہتہ کی شہزادہ لاکر پائی شہزادہ شہزادہ	
۲۵ اپریل ۱۳۵۵ء	
۱۸	۱۸
مقام ملین - مقام ملین	

عروس فکر تو پھر آج قصر دل سے نکلیگی
 کوئی لیلیٰ صبح نہ اور دھڑکے سے نکلیگی
 فرشتوں میری جان اور دم تینوں سے نکلیگی
 فوج آمد جانے کہ بہار تیرے دل سے نکلیگی
 طبعیوں نکلور و عانی حار ہے نہ ہسانی
 انہماکی ہے ولایت نو کہ مرگان کی غلش میں
 مجھے تک ہے کہ تم اٹنیہ میرے ترخہ ساد
 مری پیاس اور رہوں کی تیغ کا پانی معاذ اللہ
 فرشتوں تشریف ان ہم پہ ہنستے ہو کوئی دہین
 سیرہ ٹوٹتا ہے آج تیس سٹاکھون ہے
 وہ جہت اہل جہنم کے لیے دوزخ نہ ہو جائے
 سخن مانی تو ہے کام و زبان کا کار معمولی
 وہ آئین اور نہ کوئی ارنگے آفتاب کو جانے
 نور اللہ بسم اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 ہادی اقبال کی کاغذیں ہیکانہ میں
 دستار پانچ بیاضی تھی کھل انسان تو انوار
 زبان گویا ہے مگر نہ آزاد کا پرانہ

مری لیلیٰ پھر اپنے پردہ محل سے نکلیگی
 مری حسرت اور میرے پر دم دل سے نکلیگی
 مری حسرت جبکہ پنجہ قاتل سے نکلیگی
 کمر سے تیغ بسم اللہ لب قاتل سے نکلیگی
 نہ نہ منہج سے ابھرے گی نہ یہاں سے نکلیگی
 نکلیجے گی جان اور نہ ہرگز دس سے نکلیگی
 صدائے غیب نکلیگی جو میرے دل سے نکلیگی
 مری دل کی یہ حسرت میرے دریا دل سے نکلیگی
 تمہاری پار ساری بھی چہر باہل سے نکلیگی
 جھلک لیلیٰ کی اسپر یہ نہ ٹھل سے نکلیگی
 لگی تن کی دہان بھی میرے آسبوں سے نکلیگی
 مگر دل میں نکلیگی وہی جو دل سے نکلیگی
 مری جان ایسی ہے کہ پہلے مستقبل سے نکلیگی
 صدائے اللہ اللہ سرگ بسل سے نکلیگی
 بے جب تک نہ تیغ ابرو سے قاتل سے نکلیگی
 کہ شمع نہ تہا ہر زبانی قاتل سے نکلیگی
 جگہ نہ تہا ہر زبان جان اس تن بسل سے نکلیگی

اگر میں آتا ہے وہاں بھی تو یہی ہوتا ہے

ترکی میں یہی ہے پنجہ قاتل سے نکلیگی

وہی ہے ہر طرف تھی مشاعرہ کو

رہیں وہ اور جتنا ہم سے اب بڑا رہتے ہیں
 ہم اونکی بادہ الفت میں اب سرشار رہتے ہیں
 نہیں دشت جنوں میں ہم ذلیل قرار رہتے ہیں
 نہ ہم نریان نہ ہم بے خبیہ و دسار رہتے ہیں
 ہم اپنی زندگی سے آپ ہی تیرا رہتے ہیں
 کسی کے نرگس قن اگر ہمارے رہتے ہیں
 خدا جانے کہ ہم دونوں کا ابا ختام کیا ہوگا
 اوھر چکر میں ہے دن ات چرخ اپنے محور پر
 ہم اپنے دل کے داغوں سے ہم نے تن کے داغوں سے
 غذا کے واسطے ہیں غنچہ نہ استہ ترکش میں
 سیارک نہ اہر وہم کو ہماری نصیت کا رہی
 میں اوس فوج غم و اندوہ کا ادنیٰ سا بھی نہیں

فوج اونکو نہ سمجھو تم کہ یہ فافل قرار ہے میں
 جو نظروں میں نہ تھاری بخود دیکھا رہتے ہیں

نزل مشاعرہ فتح گڑھ برطرح مختصر حیات نصرت علی صاحب قدر والی
 ۹۸ ویں کلکٹر فتح گڑھ ماہ جون ۱۹۶۴ء شہر ۱۲

نا علاتن - قاتلاتن - قاتلاتن - قاتلاتن

ترش تاب رکھی ہے جسکی کوئی فریاد نہیں
 جن کو اپنے وہ سہا سید ازل یاد نہیں
 تجھ سے پہلے کوئی کیا بانی سید نہیں

کہا فوج جگر افکار نہیں یاد نہیں
 زندگی ن سے سوا غیر کی یاد نہیں
 اب خاک تو کچھ تو کیا تم ایسا نہیں

<p>وہ تم ہے کہ جسکی کہین فریاد نہیں غصہ و غم نے مجھے پہونچا ہی باتالب گور کہ شیریں سے کہ یہ آگہ جان کندن ہے ہے نہ یہ داد غمہ اور نہ وہ داد غمیر کہ شبنم عشق سے جب قیس فرین نکلا تھا کون دل آ کے رہا نطین اس دنیا میں قصہ صفا کن فریاد کن کیے جہ نہ رہے تیرے ابرو و جہن منظر اہل نظر سر مہ چشم لایک ہن کل اعجاز میرے زہد و تنکو جو دعویٰ ہے نکو کا ہی کا</p>	<p>داد ہو جس کی کسی چاہ وہ بیدار نہیں اب تو کھلنے کے یہ میرے لب فریاد نہیں کوہ کن نام کو بھی تیشہ فرنا و نہیں حسن کے ساتھ ہے کیا عشق خدا داد نہیں یاد لیلے کے سوا تھا اسے کچھ یاد نہیں گو نسیر ہے کپڑی او یہ کچھ افتاد نہیں اسے جگر تیری تو ایسی کوئی بنیاد نہیں تیری آنکھوں نے کن آنکھوں نے کیا صا د نہیں ایک ذرہ بھی مری خاک کا پر یاد نہیں تم مگر حضرت آدم کی بھی اولاد نہیں</p>
<p>ہم صغیر ان جن ہے غبت اب یاد فرم تم رہو شاہ اگر ایک وہ ناشاد نہیں</p>	
<p>نثر لبات نامی شاعرہ فحش طبعہ باہتمام نپٹت نہواری لال صاحب استعاض بہ قوتو گرافر ساکن فحش طبعہ زیر سر پرستی جناب راس بہادر صاحب نیشتی پرچہ تین مقام کلمہ کلمہ و طوطا کلمہ کلمہ فرخ آباد مستقده ۱۹۱۴ء ۱۶ شعبہ</p>	
<p>ذبیح آیات بان سر کے لے بہ دست و پا ہو کر لہذا اپنے ملکی جنابین سے یہ گزارش ہے</p>	<p>پڑھے گا اب جو کچھ وہ جی ہی جین جین فنا ہو کر سنیں اور سکی را اپنے خیالوں سے جہاد ہو کر</p>

<p>نہ جتیا بندہ تیرا ایک دم تجھ سے جدا ہو کر دعا یہ ہے کہ نکالیں سب کی سب نام خدا ہو کر کہ لہا سکتا نہیں ہے گوشت سے لہا جلا ہو کر کہیں ہم کس سے اون سا انداز جہا خدا ہو کر کروں کیا نور و س فکر سے میں کت خدا ہو کر اگر رہنا ہے دنیا میں بھین کچھ دن خا ہو کر جھین تھانہ بدت پر ناز بھجو جہا ہو کر نہ تو تابع کسی کا تابع حکم خدا ہو کر وہ رہ رہ ہو کر آئے تھے خدا ہو کر وہ آئے تھے صحیح آئینہ ذات خدا ہو کر کہ وہ آئے تھے قطعی حجت ذات خدا ہو کر فزون سے عبادت حق کی محبوب خدا ہو کر نہ مانو دیکھو لا تم اپنے ہی گھر کے خدا ہو کر رہو بیکار رہو لیکن رہو مرد خدا ہو کر</p>	<p>نہ لیتا تو خبر ہر دم اگر میرا خدا ہو کر مری سالیں جو جاتی ہیں جسے تن سے جلا ہو کر جدا بندوں سے اپنے وہ نہیں اوکا خدا ہو کر بھور میں آج ہے دین رسول اللہ کی کشتی ہو کیونکر زادگان طبع کی بدخت پیری میں تبون ایسی طرح تم بھی کرو رحم اسکے بندوں پر مثال دینی ہے دنیا میں محمود اور ایاز اون کے خدا کا خون جسکے دل میں ہر ایک کو خطر کس کا ہر اک مذہب کا سارے پشوا بندے خدا کے تھے جو ختم المرسلین آئے تھے آخر سب کے دنیا میں صفات ذات حق خیر اکثر اون کی ذات میں نہاں وفا و صدق و حلم و صبر و رفق و رحم و ہمدردی خدائی کام بندوں سے نہیں ہو سکتے ہیں ہرگز ذبیح آئے ہو کچھ دن کو خدائی اس خدائی میں</p>
--	--

۱۹۲۷ء جولائی ۲۵ء منقبت مصنفہ ۲۵ جولائی ۱۹۲۷ء

<p>نہ توڑا دم جو محو ثمر صس خب سنی ہو کر تو بہت اندر میں ترست علی بخشی ہو کر نہ آئے وہ اگر دنیا میں رہاں الایا ہو کر وہ تیرے یہ پار و تھ جیہا یہاں ہم نوا ہو کر بڑا دانا اسلام جیہا روزہ آفا نہ ہو کر</p>	<p>ہوئے کیا ہم حریف نغمہ رقابوئی ہو کر محمد زمر مطلق سے جو شکل مصطفیٰ ہو کر بنی بیت سر کی صورت کا لبر تہا رسالت کا کیا تو ایسا اسرار کی برتیب ہے جن سے ابو بکر و عمر و عثمان و عبید بن جراح ابوبکر و عمر و عثمان و عبید بن جراح</p>
---	--

<p>وہ نور احمدی قرآن میں ہے اب بھی ہو گستر خدا کے فضل سے ہم وہ نصیب کے سکندر ہیں خدا کو محبوب ہم سب کو پہنچوا گئے ہیں وہ تن بے سایہ اوس کا وجہ استعجاب بھی کیا ہے</p>	<p>اکسین شمس الصغی ہو کر کہیں بدر الدجی ہو کر بہی ہم کو ملا آسینہ خالق نما ہو کر شب معراج پہلے تھے جو صورت اشتاہ ہو کر جو آیا ہو جہان میں سایہ ذات خدا ہو کر</p>
<p>ستم دیکھو کہ کوئی تابع آل عبا ہو کر بالآخر سب سے سب پابند تسلیم و رضا ہو کر غم شیریں پیچھے جو آنسو میری آنکھوں سے پچھے اک عابد بیا صرف اعدا کے ہاتھوں سے یہ وہ غم ہے کہ اونکے جدا مجھ ہوتے گزرتے تعب ہے کہ تم کلمہ رسول اللہ کا پڑھ کر</p>	<p>مطلع تانی اخصین یہ جا کے لو گے کر ملا میں سلا ہو کر خدا پر ہو گئے قربان رضی بالقضا ہو کر یہ وہ داسن محشر میں درجے بہا ہو کر بے لاکھوں آج جنگی ذریات آل عبا ہو کر خدا جانے کہ کیا کر بیٹھتے شان خدا ہو کر ابا و چار آنسو بھی نہ میرے ہم نوا ہو کر</p>
<p>معاذ اللہ رب سکتا تھا دنیا کے حوادث سے و فتح آل بتول آذر لطف شیر خدا ہو کر</p>	
<p>مصنف ۱۹۲۶ء</p>	<p>شعبہ ۱۶</p>
<p>مرا ہر شعر ہے عرش معلیٰ شان مولیٰ میں ملا ہے جو سبق مجبور ازل کے درس اولیٰ میں مگر میری ہر اک گیس ہر اک پے میں ہر ساری میں اس دریا کا قطرہ ہوں کہ موج اولین جس کی میں ذرہ ہوں تو اوس خورشید یا باک انصاف کی یہ میری پہنچ ہو اہستی خبر اور نبتہ کی سہمے</p>	<p>مری بہریت بیت اللہ ہے حرم حق تعالیٰ میں کلمین ہے وہ میرے بیت الحجد کے قصر بالین اوسکی ہے حکومت میرے تن کے سارے عفا میں کبھی ہو گی نہ ملکہ ختم اوسکی موج آخری میں رہیگی یہ تو افکن مجھ پر دنیا اور عقبے میں نہیں اتنا کہ ہر جسکی ابتدا انسان میں بالین</p>

<p>نہیں ہے نام کو جب کا نشان عرش معلیٰ میں جو ہے لاپد رک لا بصارت مشکوۃ انھی میں جو ہونا چاہیے عقلاً فیج اسے وادے میں جب آثار قیامت میں نمایاں ساری دنیا میں کہ میں ہوں بہت خیر لوسی کے منفذ فی میں کہ میں اک بندہ حق سب ادنیٰ تر ہوں دنیا میں کہ مجھ سا کترین بندہ نہیں ہے کوئی عقی میں بدل دے نیم سے اپنے کہم کے دور آخری میں مری تو وہ متمنا ہو مرا ہوں میں تمنائیں</p>	<p>میری فطرت کی یہی سستی ہے مجھ کو اس بلندی کی کہ ان عرش اور کمان وہ ذات یکا شرف ارفع نہ ہوں میں بہت و دور اتنا تو نہ بہت ہی غلبہ ہو مری تخلیق ہے اس دور آخر میں مری حجت کوئی مانے نہ مانے مجھ کو لیکن ناز ہے اس پر اعالیٰ سے نہیں دعویٰ ادانی سے ہر یہ میرا بروز حشر یہ دعویٰ میرا اگر ہو گیا ثابت نہیں ہے کچھ بعید اس سے کہ کافی کتری میرا مگر مجھ کو نہیں ہے اسے فریج مکی بھی کچھ رواہ</p>
--	---

کہ میں پاچار ہوں نعمت تقاے رب اکبر کی
رہوں دوزخ میں یا جنت میں یا عراوی میں

باب اول فصل دوم - در زبان فارسی در توحید و معرفت جناب باری تعالیٰ شانہ

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات مع شجرہ طیبہ صابریہ باسٹطلب
فوق عبادت بعد دو سال از حصول بعیت معروضہ شریفہ بواسطہ
بزرگان دین علیم السلام مع شجرہ طیبہ چشتیہ صابریہ ۶

۴۲	فَاعْلَامُ - فَاعْلَامُ - فَاعْلَامُ	۴۳
<p>اے خدا ہے کار ساز ہے نیار با فریج زار خود سنجے ہزار</p>		

<p> اے بفریاد گنگاران سے من مئی خواہم ز عروج آخرت حور و غلمان آوری در خدمت روز محشر گرم باز ارم کنی اتقیا و اصفیا را انہیں ناسزا کے تاکے ناکارہ من کجا وان نعمت عظمیٰ کجا راہ ہر جرم و خطا پیو دہ دامن از یاد خدا افشا ندہ خیر چشم و خیرہ کار و خیرہ گو ذرہ درد دل اے بندہ نواز و انکہ سوز اند خن خشاک من و انکہ بخشد ذوق سراقندگی و انکہ جان راقوت و رحمت دہد از بند او از خودی ماہر کند در زند آتش زیا پیم تالفرق آنکہ افروز دہ یک دل صد پراغ و انکہ جان را در تب تاب آورد تابا بسودائے تو خوش خوش جان بہر تا کہیرم دامن لاہوتیان دل بہر نیاسے ولی اویشتم </p>	<p> رحم کن بر حال زار یکے من مئی خواہم ز دنیا سلطنت من مئی خواہم کہ بخششی جنت من مئی خواہم کہ سرد ارم کنی انبیاء و اولیاء انہیں منکہ با شمع بندہ آوارہ من کجا وان نعمت عظمیٰ کجا عمر در حصر و ہوا فرسودہ سالہا در خواب غفلت ماندہ تیرہ قلب و تیرہ صدر و تیرہ رو از تو مے خواہم لب و لہجہ نوینا آنکہ تابا ند چو آتش خاک من ز انکہ تفقد دل بشوق بندگی آنکہ دل را بخت و طاعت دہد آنکہ شان عہدیت ظاہر کند آنکہ سوز و خرم جانم چو برق آنکہ سازد سبب ہم ادغام و غم آنکہ ز دل کرب سیاب آورد تا کہ مرویات و سیادات ہم تا کہ ہم از صحبت ناستویان در تے شد کز درت بگذریشتم </p>
--	---

هر چه کردم کرده ام ناکردنی
 هر چه گفتم گفتم ام ناکفتنی
 بوده ام یارب نه اعمال تباه
 سنگ بر سنگ از حوادث خورده ام
 گوسر او ای معافی نیستم
 رحم کن رحم اے خداوند کریم
 سوئے من منکر بسوئے خود نگذر
 اے خدا جانم بنام پاک تو
 بین که انیک بر درت افتاده ام
 انت مولائی مرا از در مران
 من نگویم برترین جایم بده
 ناکسم دور از کسان خویش دار
 تا کشد بر دم و اعنم بوی تو
 اے خوشا و قتی که سازد یا کمال
 اے خوشا و قتی که بنیم خویش را
 از برای ذات پاک مصطفی
 آنکه لولا که آمده در شان او
 آنکه آمد رحمت اللعالمین
 آنکه از صد جان شادم در رهش
 از برای حیا ریا رقیبین
 او عین بوی بکر با صدق و صفا

هر چه خوردم خورده ام ناکرده
 هر چه خفتم خفتم ام ناکفتنی
 هم بدین و هم بدینا رو سیاه
 تا بدرگاه تو رو آورده ام
 لایق عفو معاصی نیستم
 ز آنکه نام تست رحمن الرحیم
 روئے من منکر بر روئے خود نگذر
 وای سر من بسته تر تا که تو
 دل بشوق نبه کیت داده ام
 است آقائی مرا از در مران
 بلند دریا بین همسایم بده
 لیکه گرد آستان خویش دار
 اگر چه با شدم از سنگان کوه تو
 چون من را بر درت باز و بکمال
 از حضور دل بر اهت جب سما
 آنکه لا ریب است محبوب خدا
 و آنکه قرآن دفتر احسان او
 و آنکه خوانندش شفیع المذنبین
 سر چشم غبار در گمش
 هر یک ذرات العما و قهر دین
 جان نشاز و یار غار مصطفی

وہ ان عمر فاروق مرد عدل وجود
 شرم ذبی النورین عثمان غنی
 وہ ان علی مقتدا سے صوفیان
 انہ برائے ائمہات المومنین
 آمد آیتے کہ در تطہیر شان
 بالخصوص از بہر نبی عالیشان
 از برائے حرمت نبوت رسول
 آنکہ چریت نبوت را چراغ
 در طفیل آن امام المتقین
 نور چشم مصطفیٰ نامش حسن
 در طفیل آن امام ششم کام
 مصطفیٰ و مرتضیٰ را نور عین
 از پی صبرا امام الساجدین
 بہر مظلومان دست کر بلا
 بہر آن سر کردہ آل عبا
 بالامام جعفر عالی جانب
 بالامام موسی کاظم لقب
 بالامام حضرت موسیٰ رضا
 در طفیل آن امام متقی
 بالامام ذی شرف حضرت نقی
 بالامام عسکری پیشوا

فاروق فی الکفر و ایمان بالشہود
 آنکہ بدستش بدنیائے دنی
 علم حق با طالبان حق رسان
 لعینے کل ازواج ختم الملین
 المضاعف گشتہ زان تو قیر شان
 آنکہ بود آن مہر دین را ہجومہ
 فاطمہ زہرا الملقب بابتول
 باغ فردوس از قدومش باغ باغ
 شش لبم کشید تا حق اہل سین
 جان اہل بیت و قلب پنجتن
 کا سامان در ماتش شد تیرہ قام
 سرفروش کر بلا نامش حسین
 عابد متراض زین العابدین
 ز اہل بیت و ہر مان با صفا
 حضرت باقر امام پیشوا
 آن ز آل پاک فردا انتخاب
 در تقدس فضل از اہل عرب
 آنکہ در اولاد او ہست ابن گدا
 آنکہ بدنامش محمد با تقی
 رہنمائے ہر بغی و ہر شقی
 بالامام مہدی صاحب لوا

بالجمع الانبیاء و المرسلین
 بہر از باب طریق نقشبند
 بالطفیل زمرہ اصحاب چشت
 خاص از نشان چشتیان، صابری
 ہر یک از بحر حقیقت آشنا
 شجرہ نشان نذر غویشان سے کم
 بہر پر دستگیرم یا آلہ
 بہر مولانا رشید احمد نقشب
 از پئے نور محمد جی کریم
 بہر عبد الباری عسکری، پناہ
 بہر محمد الدین شکر، تخی
 بہر ابیہم محمد و محمدی
 بہر سید ابوبکر سیدنا دار
 ہم جلال الدین حق نقشبندی
 ہم محمد عارف علیچند، باب
 نقشبند الحق و الی ذوالنور
 محمد شمس الدین ترک پانی پور
 ہم بحق طالب دہلوی، بجا رہا
 از پئے بابا فرید زیمی و ستار
 یس، حق نقشبند اقلاب بہا
 از پئے عثمان، بارونی، تخی

بالتمامی ادیبان و المقبلین
 قادری و سہروردی حق پسند
 آئینہ بر اسرارے شان، نادر دہشت
 انجم رشتان حیدر، برج برتری
 ہر یک حق بین و ہر یک حق نا
 ذکر ہر از پئے ایشان سے کم
 سیدی و اثرش حسن عرفان پناہ
 شیخ امداد اللہ لاریب نیر
 و از برائے حاجی عبد الرحیم
 بہر عبد آمادی دی دستگاہ
 ہم محمد محمد عابد کئی و ذی
 ہم محمد الدین پیر و مرشدی
 ہم نظام الدین بختی ذی وقار
 قطب عالم عبد قدوس شریلی
 ہم محمد عارف الدین و الاخطاب
 ہم احمد الدین باذیت و طبع
 آئینہ رشید از فیض، مرشد جنتی
 آں علی اختر حسا بر لقب
 ہم محمد الدین کالی مجتہد یار
 آں حسین الدین شہید و ستار
 و از پئے سید شریف زندگی

<p>خواجہ مودود و شرد انتخاب بو محمد محسن زاهد قلب شاہ ابوالحسن شامی ولی آن امین الدین میرد بصرد بہر ابراہیم ادہم ذی ریاض از پنے بو الوالد عالی مقام پس بکن سرگرد و ایسا کن شفیق الذہین عالم پناہ بود آجنا نفس و تالو پناہ</p>	<p>ناصر الدین ابو یوسف خطاب ہم سبے ابو احمد ابدال النسب پس کریم الدین مشاد علی والی سندید الدین حذیفہ عرقی ہم جمال الدین فضل ابن عیاض واز ابو خواجه حسن بصری امام در ہما کے حق سبے شرفیہ احمدیہ زنجیہ محبوب الہ مہر سنا اینچا نصرتیہ علیہ</p>
<p>صدقہ سر اسے پاک ایتمہ عفو کن عصیانم سے رب کریم رہم زابر و زینج زار خویش ہم بکن سرگردی وار خوش</p>	<p>سے بعض پاکیا خاک ایتمہ انصاری انت تو ابی الرحیم ہم سبے احمدیہ زنجیہ آن خزانہ خوش بندہ مولائے من</p>
<p>بارک اللہ اسے ذبیح نیکام بر تو راخوان الطافیت والسلام</p>	
<p>تصنیف و تصنیف و تصنیف تصنیف و تصنیف و تصنیف</p>	
<p>سرم سریشہ زرد و زرد سریشہ زرد و زرد</p>	<p>سرم سریشہ زرد و زرد سریشہ زرد و زرد</p>

دلم وادی عشق و عرصه حشر است و دانش
 فغانم تیر عالم سود و برق آه پیکانش
 مرا یار است لایقانی که در چاه زنجانش
 بدر یا نیکه مار کشی دل نگر اندازست
 در و نهم را چه شبیه با نش خانه گبران
 شکفته لاله زار است دانه اندر سینه تفت
 بهشته کو مرا نذر گشته خاطر نباد اند
 ندارم رسته با گل سخن ارم صحبت بلبل
 و س کارن بار اعظم را که خلق بود از ان عاجز
 دے کنش فعل خود شد چون ظلم و جور جوان
 دے در نشه جام است از خوشین رفته
 دے از تخم بر برگ و عمر در افته قدرت
 دے که صورت خوبان به بند و کوهوت
 دے نادر و روضه نشا به مقصود تا انیدم
 مگر با اینهمه نو میدی و حرمان ناکامی
 ازین است اینکه شیر فاطمی اندر گلو دارد
 زهم او فرمود برغان خدا فیض العزایم را
 اجازت باد عالیشان بر سبزه آلود تا انیدم
 نغمی از عسرت دنیا بکند و هم هم نمیکرد
 خوشتر با اینکه چشم حق و نور و کفایت
 خوشتر با اینکه در هر زمان و در هر حال

شمع آفتاب حشر هر غبار مغیلا نش
 کانش قامت پر خم زه او هر رگ جانیش
 بهر آویزه آویزان هزاران ماه کفانش
 تراشد بحر عمان نظره از موج طونانش
 شراست دایم گرفت است دوزخ از حلقش
 که شد دایغ دل خورشید یک یک دایغ نوش
 نیرزد دایغ رضوان با نکه آفاده از عطش
 مرا کار است باین بدنه ای صدای حیران
 بسر سها و چون تلوح سبک با عزت ثنائش
 بظلم و جیل و دیدند چون دلاوس قصانش
 دے قلا به قلوب سیه و در گردن جانیش
 دے از قوه نیدمان نظر بر دونه لاش
 دے که سنگ تاج استیلا از اهل نشانش
 که عتقا سال شد آخر دین خوابی ریشانش
 بکند الله که هست اندر ترقی ابر و فائش
 ازین است اینکه بر پیشانی است شاه مردش
 هم آخر شد تهنیت عتبات حیات فرمودارش
 فراغت در گریز شاه از حال ریشانش
 که حق فرموده است از لایق سیر بر من آسایش
 نمی یابد بیکه خالی ز رگبوی لوانش
 خوشتر با اینکه در هر زمان و در هر حال

نیاید ذره نور از خورشید بر زمین هرگز
 خوشم با اینکه از چشم حقیقت بین چو می نگرم
 یک آن ابریکه سیاه از زمین مرده رازنده
 گم آن ابر که از رحمت حق میتوان گفتن
 همان نسبت که این اجرام مغلی است با ملک
 عذاب دنیوی بر منکران حق که می آمد
 اکنون فرعونیت هر که که در ایشان پیدا آید
 بلائے کبر و نخوت هم بلائے رستگاری
 ز اسیر بافتد یک اختر به در خرمن جرم
 بر آفتاب سوسه بلجیم و خاکستر کند او را
 فغان از جهان چندین لک امان بر پی
 بر روز حشر چون پرسند ازین خویزی ناهق
 بگم از آنکه هست اینک سدا قصص جرم
 نگاه ماست سوسه جانجیم قصص خود را
 یه نظم و نسق و فضل بزل هم عدل جهان بانی

فوج است این طراز حق بر علم خواست جرم
 که با دانه یان را او نگهبان حق انگهانش

قصیده پسندیده در بیان نعمای آبی و مرغیب شکرانه آنها مصنفه اگست

۱۵۹۴ در فتح گده

شعر

مفعول - مفاعیل - مفاعیل - مفعول

۱۵۹۴

حمد است سزاوار خداوند نعم را
 ستار عیوبی که هم او داند و یاسین
 علمش که بسیط است هر نفسی که توان بود
 از دفتر امرش که بود کن نیکون حرت
 فیضی که رسد از کف جودش بسر عرض
 آن قادر مطلق که ز یک قطره آب
 آنچله مقادیر که در روز ازل بست
 ریاست نه بخورشید که بر وقت معین
 دارد نه توان حضرت میکال که دارد
 هرگز نه بود تاب و توان ملک الموت
 آن رب کریم که بهنگام مکافات
 لطفش چو کند بدل نه مانع بودش هیچ
 هرگز شک نیان و خطائیت بکارش
 آن قادر قیوم که از پشته سنگ
 آن قاهر برحق که بحکمش دره آب
 هر خورده سنگی را با بایل تفتی
 آن رازق برحق که بایرارد بارش
 آن رب کریم که بار باب کرامت
 العظمیٰ للشد که مرعنان هوای
 حیوان و نباتات بے رزق که وقت اند
 ابان و نجوم از پیش اول خورد و شیر

خلاق جهان را زنی ذوق و کرم را
 غفار ذل و بے که حجم است نعم را
 حکمش که محیط است ابد را و عدم را
 حوت آنکه بحیرت نکلد لوح و ظلم را
 هم میرسد آن فیض خوش تریم را
 هم در بند هم بد بهر چه شکم را
 ذلیل است در آن عیس و خوش نه کرم را
 پر نور نماید نه مقامات تسلیم را
 از رزق حق در ذوی الارواح شکم را
 در کار اجل وقفه کند بیک سیه مرم را
 بر قهر و غضب غلبه دهد رحم و کرم را
 قهرش چو زند شعله بسوزد تریم را
 دخل است به قوش نه دروغ و دشتم را
 معدوم کند هستی نمرود و دژم را
 فرعون مع الخیل رود ملک به عدم را
 کرد ایر به مجبور ز پیلای جوارم را
 یکسان بکشد دست در رزق اعظم را
 آماده بهر دم بود او پند کبریم را
 سازند پر از ماری جاندار عظم را
 محض از پئے انسان نگر اینها کرم را
 از شمار و برزور دوم آسودن شکم را

<p>بهن البقر و لحم خرو س از فرائض بر سفره گیتی جز ازین نعمت لوان در گر سنگی بد مزه هم مرش ماکول از اکل و هم از شرب بیه نعمت لوان چنینید ازان هر همه الطاف خداوند چشم و دهن و گوش و زبان لب و دندان نطق و بصیر و مدر که و حافظ و نس بشر و بر و کوه و چین و بلده و صحرا علم و هنر و صنعت و هم از غایت تجارت از بیابان است بیه تان بوجود و اسرار هم نکس که بختشید ترا اینم نعمت نواهد ند که اسلحه بدی و روضه و انزار از تربیت شود می طلید نیز و از نه که پیکر از عمل سرور عالم بصد حیانت که با اینم انعام آتی</p>	<p>گندم ز ب و را اینم اسلند نعم را بسیار میاست با شرب و طعم را بسیار خوش آید دهن خلق و شکم را انعام خداست مری نوع هم را بنید لغو ر آن همه نعمت هم را خلق و مری و معده و اسعا و شکم را هوش و خرد و ذالقه و قوت هم را و ام و ز و مرغان و وحش و بهیم را خلق حسن و لطیف و مزارات کرم را بسیار از اینها که با نهند خدم را بکشاد چنان بر تو و فضل و کرم را نواهد ند که بستر و زودینا و درم را تصدیق بی پادشاه سلطان احم را و از هر چه انعام خدا دیگر احم را بسیار از اینها که با نهند نعم را</p>
--	--

فریاد شرح الزلو که با اینم آتش
خود می نهی آنچه ساری آتش را

نار بر وجه الهی و استیال و استیال
و در دوزخ و در دوزخ و در دوزخ
و در دوزخ و در دوزخ و در دوزخ

<p>فا علائن - فاعلائن - فاعلائن - فاعلائن</p>	
<p>قطعه تاریخ تصنیف شوقی ہذا طبع زاد سید محمد ایوب در اندک عمر بسر تالیف مصنف و ہو ہذا قطعه</p>	
<p>والد ماجد م بہ طرز نوین برکات ذبیح - از سر فکر</p>	<p>چون نوشت این صحیفہ مرغوب نام تاریخش نیا و ایوب</p>
<p>ایکے در ملک ہم ہر استخوانم را ہر سر مویم ز بانے در ثنایت تر زبان مویں سر موئے مرثہ موئے بر دوش مویش این ہمہ در وضع خود ہا ہر چہ از نہ تفاوت از سر و از چہرہ و از صدر و پشت و درشت با اندرون سر - دماغ و نطق و ہم سمع و بصر روز و شب ساعت بساعت کار خود ہا میکنم تحت اینما از عروقی و عصبہ ہاے مشیار در بطون اینمہ دم کردہ روح روان در لطافت آنکہ در دنیا نیدار و جواب</p>	<p>برگ و ہر ریشہ و ہر پتہ نمایانیت بر مصلحتیکہ است از پوست بہر ستوان موسے پشت و موسے صدر و سر و دست و پا بنیاد را ز قدرت کاریت را بدشتگان دادہ ما را چہ حسن و لغریب و خوش و اندرون تن بشش و ہم معدہ و قلوب گرم ہر دم بہر ما با در خود ہا میکنند کار سازد ما نمودی کار کن مہر و کار جلوہ گرفتہ بودہ یا یوسف در کار و ان در شرافت از ازل ز افراد فرد و انتخاب</p>
<p>خطاب روح</p>	
<p>مرجاء صدم رجائے بلبل گلزار است بر مرجاء اسے ہر چہ فرخندہ ہے از کردگار مرجاءے تاکون سرشار از جام است مرجاءے ہم کلام حضرت رب العالمین</p>	<p>مرجائے عمدہ ترا موفج با نزار قدس مرجائے طایرے از گلشنہ پیر و در نگار مرجائے تاکون از باد تو حید مست مرجائے ہم فواسی لقمہ نیا و بیلے</p>

<p>السلام لے آنکہ چیدی گل رنگ از حال در برم چنیدہ گلمائے نظارہ توئی السلام لے آنکہ در دنیا توئی مارافیق السلام لے آنکہ مسجود لایک بودہ السلام لے آنکہ نہ ایک توئی غمخوار گر نداری مہلت یاری من روز جزا آیت زین خانہ تار یک چو لبت سحر قبل از ان گردان مرا نوب تر بان مرد زبان تو مرا روحی و جسم زار من پیش پیش حیف در عہد جوانی قدر تو نشناختم با دایا سے کہ می جستم بے بام فلک بار ہا در فصل گرما سیر داشت و مرغزار عمر من کہ چون کہ گذشت از من بختا و بخت با اندر من آن کار کا کار عجبے گفتہ اند من کہ بسا و آن جوان مردان راہ حق کجا پیش من در دستم پیش من از راہ عاقبت</p>	<p>السلام لے آنکہ دیدی بھر رب ذوالجلال مخرم از کید و کفر نفس اتارہ توئی السلام لے آنکہ دعبے توئی مارافیق السلام لے آنکہ مارا راہ حق بنمودہ شو بوقت مشکلات آخرت ہم یار من کن بوقت و اسپین یاری من بہر خدا کن بن بالاس صد احسان یکا احسان گر اسم ذات پاک اعلیٰ حضرت کون مکان کیست در دنیا عزیز از من تو را جان عزیز حیف در لہو و لعب عمر گرامی باختتم سے شرم دم کار آسان بخت با حق و ملک پا پیادہ بالکوا تر کردہ اسم بہر شکار چون کنم کار سے کہ انیکت قبت کا باز دست نا تمام از عابدان کا نہا لب تاباختہ اند کرد کا نام ترک خواب و خور سے پا و خدا کو من نا کارہ و کو کار گاہ عاقبت</p>
--	---

حوادث دنیا

<p>فیروزانہ پیش من سے نیست کا عذر حادث سے سپر از پیش من سے سالہ لائق خوش حال پیش از من وہ بچکانی خورد با سے ام نشان اندرین بہر با تو بکوش بجا آورده ام</p>	<p>بالقوا تر کردہ ام صبر از بے عفو و نجات ہم دو منکوہ نبات و دو برادر ذی کمال کردہ ام از دست خود در زیر خاکستر نہان زا کہ از تو فوق حق صبر و تحمل کردہ ام</p>
--	---

<p>من کجا و طاقت برداشت این صدمات کو شد گر این صبر جلیل در جنبایش مستجاب ورن من کردم عباداتے که اکنون میکنم اگر عطا کردی نه توفیق تحمل لطف او غیر ممکن نه که یابم رستگاری از عذاب من بران لاف عبادت گز نم کا ذب منم</p>	<p>صد هزاران بار بنفش - صد هزاران بار بر کشیدند از کف پائے علی مرتضیٰ تیر از پایش که بکشید و چه سان بیرون رود در نماز و مگر ما دور هستیم از خدا تقت بران نازے که فرمایم ما بر این ناز زمین ناز نیچو گانه کاری عقیقه شد سیاه ورن بینی - وان - که می بیند ترا آن بی نیاز زانکه حق فرمود در قرآن که سجد و اقرب گر بدانی کاینکه حاضر پیش بی نیاز زانکه تو استاده پیش خداے بر ترے نے خیال دینت و دهم تو بر دے مستتر این ناز اندر حضورش هست بدتر از فتنه</p>
صفت عبادت	
<p>بے حضور دل عبادت پیش حق منظور نیست آن عبادت بد که تیر از هر دو جانب رونما وان مصلی را خبر زمین جز رود هرگز نبود وانے بر ما کاین سر و پشت و سرین و دست پای حیث بر خیزد که بنمایم ما بر این نسا تیرین ناز نیچو گانه کار دنیا شد سیاه هست فرمان بنی حق را به بین اندر نسا آیدت وقت ناز از شوق بر چه واضطرب قرب حق حاصل ترا اندر ناز است و نسا کن بدون از قلب خود و هم و خیال و بگر آنکه از از دل تو بود و از در خیم یس ناز صبی حضور قلب اگر کردی ادا</p>	<p>از دل و از جان خود یار و فادارت منم اگر چه گفت است او با هر حرف از رو نفا احنا و ش نے توان کرد (و) بقدر که در حضور را نکه یا بهر زاسر ارب</p>
مثال	
<p>پیشتر با آیدیکه و گفته غنوار شد منم با باقر از بانشر بینسا یم اتفاق این آنگونه است واقعت از بنون هر که پس ناز صبی حضور قلب اگر کردی ادا</p>	<p>از دل و از جان خود یار و فادارت منم اگر چه گفت است او با هر حرف از رو نفا احنا و ش نے توان کرد (و) بقدر که در حضور را نکه یا بهر زاسر ارب</p>

میدم انصاف در دست تو اے مرد خدا من درین باب آنچه بنو شتم ز خود بنوشته ام بودم آگه بیکه من از حال زار خوشیتن نہ براسد دیگران بر اعتبار خوشیتن ہر کہ مبیند نکستہ چہند یا کہ بستاید ویرا	این تازاندر شکاہت شداد ایاست تضا نے کتابے دیدہ ام نے از کہے بشفتہ ام آپنے بنو شتم بے اصلاح کار خوشیتن زانکہ ہر یک راست خفتن در مزاج خوشیتن نے شکایت زان مراد نے حکایت زمین را
---	---

بازہ رجوع بہ تمہیب انسانی

خاص آن موزونیت کا ندرتن و ایات ہست ہر دو زلفت و ابرو و چشم و رخ و لب پا دوست رقن شمع اندر جہان ہر کہ کہ آمد در کتاب لیکن این ایات شعری کو۔ کجا بیات تر شاعران در وصف اینہا گو غلو با کردہ اند لیکن ایشان را در ان خطہ انجوا سی بن چہ کا دین نوا در ہست اگر از دست گاری دیگر پس ستایش کردن اور مقتضای بلویست مستحق جان نثاری ہست اگر صنائع ادب در خلاد در ملا ہر جا کہ خواہی پیش تست آنکہ در ہر نغمہ سوز است ازان و ساز ازان آنکہ در ہر پردہ صوت خوش آہنگی دید آنکہ حسان مر کے در قبضہ تقدیر اوست	ہر دو مصرعہ جان کید گیر اگر گویم دوست برہمہ با کید گر موزون چہ سان افتادوست از ہمین موزونیت ہا کردہ باشند کتاب این ز مخلوقات فانی۔ آن ز خلق زمین در سراپائے کس و ناکس چو بخ آوردہ اند این لطافت ہست در دایمی ہستوار آنکہ دار و قدرتے بر سلب اینہا پیشتر ہم دل و جان بہر او دادن نشان گریست ہر کہ دل اورا بدنے در جہان شاع اوست چو ہی ہمہ خویشان شوند عیار تو او خوشیت و آنکہ در ہر عشوہ غمزہ ازان و ناز ازان و آنکہ در ہر گلشنے گلایہ یک بگرگی دہد و آنکہ قلب عاشقان مہمان تو از نیز اوست
--	---

تغایر انسانی

این توازن این تناسب انیمہ حسن و جمال ہست در مخلوق و دیگر ہم بہ حد اعتدال

<p>لیکن انسان را چو داد دست و شرف بزرگان پیش از آن دادش بهر شے اختیار و اقتدار هم ز بحر و بر و کوه و جلّه طبقات زمین تا که هر یک شے بکار خویش در کار آورد حاصلش این کاین تمامی عالم نادر بود هان نه بودی بود این عالم اگر نابودنی دیگر ز این نمیگویم نگر این آدمی این زمین را هرگز او بر حال او نگذاشته هست حد عمر انسان گر چه تا هشتاد سال جمع است اسباب صحت گر چه بسیار اینان تا هم اینجا هست بیش و کمی در فوشت یک و پانصد سال است دایره عوم از جنوب و هم شمال هند طوفان غاست موت هر کس گر چه امروز است برودش سوار</p>	<p>از تلمط داد لغای دگر هم بیکران از جاد و از کبات و هم ز حیوان بشمار هم ز خاک و آب و نار و باد و تا چرخ برین یا بکلیب منفعت او را بسیار آورد از برای حضرت انسان بیامد و رشت نمود هان بودی عمر هر نو عمر اگر مست بودنی از تقاخر پانمی بگذراست بر روی زمی رایت خود بلکه بالای فلک افراشته لیکه تا اینجا رسیدن هست یک امر محال در طفیل جابج پنجم قیصر هندوستان ز که در دست سلطان هم دوزخ موت نیست اندک خون آمده از حلق و شد کارش تمام هر چه در راهش قتل و ان شهر هم گشت لیکن از یاد الهی بپس دارد و نه کار</p>
--	--

نواعات هندوستان

<p>از دو یک سال آتش کین باز گرفت شتال اولاً مقتول مجروح اردو جانب میشوند هندوان آماده بر اخراج مسلم بوده اند عشره وعید الهی و رام یلا است نام زین مناسبت در سج و خم قباده است و دیده باید چون شود انجام این کار بزرگ</p>	<p>در میان هندو و مسلم جدال است قتال بعد از آن بردار و هم در حیل آنها میزند مسلمان هم زور خود با جا بجا بنموده اند هندوان در اصل میخواستند از ایشان تقاضا در حقیقت بر سرش بن تا زده نموده است زانکه هست از مرگ گرم این تازه بازار بزرگ</p>
--	--

<p> ورنه نیز و تا کجا خونهایریز و سلطنت عقل مایان لیکن افتادست در غار عمیق او نمی داند که این ^{بچه انسان} آرد و فعال من است از حد اسلام دور اند و کم از کم بر گران آمد است اندر جهان بهر طاعت آدمی نیست سجودش جز آن یک فرزند و شال طاعت این هر دو فرض آمد بر او بایست اگر نباشد بر خلاف علم از پیشینیان بعد از آن اطوار هر فرد مسلمان و بدنیست بنگر اطوارے که اسال آمده بروی کار کالعطش گویند شدند از ظلم شان ناحق پاک قمر از سلم سلم از خدا این قمر بین ستمی را حق رسانند و فایا سکیستند ابروے قوم از چشم حکومت رنجیدند بانی آن آبر و ستند این گروه شوم ما آن حکومت کوست یکتا و نظام سلطنت در زمین مشور تخم مد عمار اکاشته است حیثیت بر مندر که شکر اسلامیان راستکار انچه در دلیست بر پا دهم او در کفشتیست اتفاق با همی و را قرا نسا کامل است در مقام همه هم از زمین دانات یابی نشان </p>	<p> تا کجا در دفع این شریر بخیز و سلطنت الغرض گرم است با زار اهل از هر طریق او نمی بیند که این پاداش و فعال من است دیگران را چون تو انتم گفت چون مسلمان آمد است اندر جهان بهر عبادت آدمی نیست سجودش جز ذات خدای ذوالجلال هست در اسلام بعد از حکم حق حکم رسول بعد از آن و آن حکم آن کو هست بر ماکمران هر سه این احکام قرآن را بقرآن دیدنیست از شریعت مکه تا اسرار بیان آند بار و اسے برو سه هزاران حاجیان در دناک همچنین حال تمامی مسلمان و هر بین غیر مسلم نیز اگر بر با جفا با می کنند بعض از مالدعوے اصلاح قوم انیختند بانی آن آبر و بد سید مرحوم ما آن حکومت کوست مبنی بر اصول عدلت مسلمے کو غیر مسلم چشم نیکی داشت است جیف بر مسجد که از اغیار مشهورند حاصل این اتفاق با همی بنگر که دوست در آله آباد هم قمر آسمی نازل است باش تا در اندیکه بینی که در هندوستان </p>
---	--

آن گروہ کو بخون مسلم آماده شد است
و اے بر غفلت که مادر تاکنون حسانت
هم بر دزد و اتفاق با هم ستاده شده است
آید و دے و جان و مال خوشتر با نیست

تنبیه با سمان

گر یقین کرد که این بکیت که در احوال است
ما همه را دنیا بیا بخت بد اسیان کرد نیست
باز آن لکیت طرز شصت و ما شود
باز چون ز این و ما خیزد و ندانست کلمه
باز پیش و کس آید یک تن و از ما
یا شلوصل دل رجوع آیم اگر سبک آید
بان مسلمانان خدا را با خدا رو آورید
نیست مکن کو بخیزد و بر اید و شصت
و دیگران را من نمی گویم مگر بر مسلمان
من ز سن هزده صد و هشتاد و پنج و پنجاه
هست و از چه صلاح کار و بخت
عفو نخواهند از من و استیم کرد و
گر سبقت قبل تصور و در احوال است
مانگم آزاد می و ندانم چه کلمه
بسیار مکن تر از من خدا را با خدا
سوی در دنیا را عاقل و بر داند
بناشد و از آن و از آن و از آن
کاش اگر ایام و عمر و از آن و از آن

کترین انوفی از شصت سال است
پس با ستغفار با خالق رجوع آورد نیست
حب للشر بغض للشر و کار با شر
زهره شیران شود آب از صد است
و ان تن واحد کند از شصت و پنجاه
ما جان را مرد و استیم و از آن و از آن
از نوای گشته تایید برادر و از آن و از آن
نیست مکن کو بخیزد و بر اید و شصت
رحمت حق است و در هزده و از آن و از آن
کرده ام ظاهر بنظومات خود و از آن و از آن
زمن از ما چند و از آن و از آن
کاشیک از آن و از آن و از آن
سیر سیر است که با شصت و از آن و از آن
از آن و از آن و از آن و از آن
بسیار و از آن و از آن و از آن
دیده و از آن و از آن و از آن
از آن و از آن و از آن و از آن
و از آن و از آن و از آن و از آن

<p>ذره را خورشید کردن مهر کرا آسان ترست او ترا توفیق طاعت گری بیری داده است تو که در قرآن هزاران کلمۃ اللہ خوانده شکر این نعمت بجا آر از دل ہم از زبان باعث این نعمت عظمیست پیرو مرشدت گریه بر عالم که من با این همه تقویست یاد من آرم کجا از یاد ایش عال دیون دیدہ می دو زخم چو پیر انجام کار خوشن آہ آہ از هر گد و بے سختی جان کنونی آہ آہ از شدت دلت بگیرین آہ آہ العیاش از بول صبح روز محشر النیاش آہ از بگدشتن ما از پل پشت صراط آلا مان زان غم که در میزان عدل نما بر کریمی و رحیمی دے ست ایمان ما ہم غنی و ہم مند و قادر و جبار نیز جملہ اسماء صفاتندش صفات اسم ذات</p>	<p>یاس را امید کردن مهر کرا آسان ترست در حقیقت یک نوید و شگری داده است ہمدان لا تقطع من رحمۃ اللہ خواندہ رنو ابل کن فزون شکر آن شکر ایک گان سیدی و ارشاد حسن آن شکر و مرشدت نے کنو از خوشن بینو یشتن تعزیت در عرواق من مغل می شود دوران خون کورہ حذات منیم مزار خوشن آہ آہ این خاک شود احرار من خاک فکندنی از سوالات و جوابات انگیرین آہ آہ العیاش از عالم سوختن العیاش آہ آہ از پشت و پل پشت صراط آہ آہ از غم که در میزان عدل نما بر کریمی و رحیمی دے ست ایمان ما ہم غنی و ہم مند و قادر و جبار نیز جملہ اسماء صفاتندش صفات اسم ذات</p>
---	---

فریاد بجزو شفیع المؤمنین

<p>العیاش اسے شافع روز قیامت العیاش العیاش اسے باعث تکوین عالم العیاش العیاش اسے طالب المولی و مطلوب احد</p>	<p>العیاش اسے شافع روز قیامت العیاش العیاش اسے باعث تکوین عالم العیاش العیاش اسے طالب المولی و مطلوب احد</p>
--	--

الغیاث اے رحمت حق رحمۃ اللعالمین
درمت سائی بندگان یک بندہ فزنده
بہر آجاست وادوات ظریف گرامی تر از ان
در نہ باشد ہر کہ محبوب خداے ذوالجلال
است بہر ہر کہ شاک او حرفے زدن
از غلامان غلامانش بسے بگذاشته اند
آن شک ظریفی اینان شد چو زینان اشک
آریا ہر دے محمد را خدا اندر و چو و
آریا ازید و آدم تا عبس بیشمار
آریا آتش از امت چو عاجز آمدند
آریا باز از رخ تا موسی زہر یک ماجرا
آریا در و فرعون قصہ عاد و تمود
آریا شبہ اندر عود این حسین بنیران
آریا استج اہم در بار گاہ لم یزل
آریا بر اولیت از ہمہ خلق اولین
آریا فی بہت آن مظالم ان مصائب یقرب
آریا از بگست از دل رنج و کلفت کردہ کم
آریا ہر حق انما ہیچ گاہ ہم نہ کرد
آریا آلی سنی و صبرش کا مدہ بردوی کا
آریا ہر سال نفی کم نزدیک بگذاشته است
آریا ہر ترا کہ - ہر گریست باز از سنہ

الغیاث اے رحمت حق رحمۃ اللعالمین
بیش از انستی بیاطن گو بظاہر بندہ
جز بعدیت نیامد حرف دیگر بر زبان
اللہ اشتر و روح آن اختر عرش کمال
او پیداند وزان بہتر خداے ذوالمنن
بر انا الحق یا بہم چو نش کہ قربان گشتہ اند
وین گران ظریفی کہ بر عبدیتش جانم تبار
بود و تا محمد و داوینجا ہمہ نابود بود
آمدند و بیخ وحدت شدہ ترا نشان ہو
بر و در قہر الہی دست استغلاب زدند
ز انکہ مملو ہست قرآن را ابتدا تا انتہا
عہد ایراہیم و موسی عہد نوح و لوط و ہود
و دوشی است اندر جہان قرآنت ہم ناطق بران
بود و تقدیر را دینوشتمہ از بہر ترا زل
و اکلہ بد در آخر ویت یک بنی آخرین
آ کلہ بر جانش گذشت از گلیان بے ادب
آریا اہدی اللہم - اہدی اللہم اہدی اللہم
آریا کہ در او یک پس ہم از بیتی آدم نکرد
آریا تو جید خدا از ہر طرف شد آشکار
آریا دنیا ندیب اسلام شایع گشتہ است
ہست و راہیکہ دیور و پام اہل دانش ہند

<p>گو مرا ہم نسبتے اقرب بذات پاک است شرم سے آید اگر گویم کہ من مصطفیٰ زانکہ دارم نبت در دل با حروف منجلی سید خاتون جنت را چون ارشاد است آنکہ بر حرنے عمل کرد او نہ از فرمودہ است باعث این جرات من حسرت یاس مست مست این حساس من ہم گرچہ از تائب حق بک سر موس بندالم ترا دور از خدا یا بنی اللہ اذیر کنی بہر دشواریم</p>	<p>وائے بہ خرد می من کہ صفات پاک است نگاہ سیزایہ اگر گویم کہ من ہم مصطفی انتباہ - اعلیٰ یا نبت احمد اعلی اسے بر ذریعے کو طالب امداد است وانکہ گما سے ہم نزدیک بر مسلک بنود است زانکہ میدانم کہ در قلب تو حساس مست نیست کم پیشم مگر تعظیمت از تائب حق نہ جہ از خدا از نے خدا از تو جدا یا حبیب اللہ انصر فی بہر ناجاریم</p>
--	--

سلام بخشودہ تیر الانام

<p>السلام لے ازیم وحدت دُر یکہ اند السلام لے کاف کن را مرکز کاف کن السلام لے بندہ مطلوب حق همان حق السلام لے جان جان جان بآنان اسلام السلام لے پردہ دار سیم احمد السلام</p>	<p>السلام لے زلف کثرت را سبارکت نام السلام لے حرف کن را نقطہ فائے وفا السلام لے خواجہ محبوب حق جانان حق از پئے اللہ اکبر خان خانان السلام السلام لے بادہ خوار جام اللہ السلام</p>
---	---

رجوع ذکر تیر جناب مرشد نامہ ظلم

<p>این مرا فیضی کہ مست از ذات فیض یار نے مرا تنہا بل اکثر دیگر اغوان مرا نام نامی گر بہر سی سیدی دار شکر</p>	<p>آنکہ در سر دو جهان پشت و پیش ہم ذات او آنکہ امر و نذر و رتق و ادا یکاں گشت ست در کوڑا جہان آباد اگر جونی رشت</p>
--	---

بہت نیز او۔ گرچہ مشہورست تنها صابری
 بنیش گز در قیام و در رکوع و در سجود
 اللہ اللہ اہتمام خاص او بہر نماز
 در نماز انگہ کہ او در تلاوت سیدم
 از دہانش بردہ خورد و کذلک ہر آیت
 و ردیم تلقین جو با شہرستان او آورد
 زانکہ با ذکر آتی دارد او میلان تمام
 اللہ اللہ عظمت آن حلقہ است ذکر اللہ
 ذکر اسم ذات باشد یا اسمائے صفات
 حالتہ ہائے دیگر ہم از بزرگمان دیدہ ام
 ذکرین از صد کم اند و یکہ زاید از ہزار
 ہر یکے نحوست در ذکر عدائے ذوالجلال
 شد مرا در سال ماہی خاص ماہ میام
 من شبے حاضر بدم در خانقاہ لکنو
 بدست مستم نیز در پہلو سے پیر دستگیر
 سر و چشم و کمر و دست و سر و پا بر بستہ
 دیدمش در حلقہ بہ از توشش بشمار
 نے توانم گفت لفظ ہم ز آفتاب او
 هیچ جاہے نیست در دنیا مقدر تر کہ او
 چشم بدین کور بودست چشم بشین کرور
 بہت اگر میزان عدت ذات فیکن آفات او

بہر دم از نقشبندی سرور دی قادی
 عظمت رب العلی آید نظر اندر شود
 در دم احتضار او در بارگاہ بے نیاز
 سر مستی از خوان حق ضیافت میدہ
 شائقین را میرساند لذتے بنیایتے
 ہر حجابے از میان وحدت کثرت درد
 حلقہ در گوشان او آئینہ حاضر صبح و شام
 سیما شوکت عرش معلی خانقاہ
 سرچہ خیزد از زبانش مہماید نادرات
 لکن این کیفیتے دیدہ ام نشیدہ ام
 ہر یکے در حلقہ است از قید دنیا زستگار
 ہر یکے بخود بیاد ذات پاک بے مثال
 دعا در از خوش بنیت در لکنو حکم قیام
 نے غلط کردم غلط در بارگاہ لکنو
 گرم شد چون ذکر ہم ذات آن رب قدیر
 پیار زانو یا دوزانو ہر یکے بستہ بستہ
 دہا بخا جلوہ فرما زیر چتر زرنگار
 نے توان سرستہ دن از نور و از سیلاب و
 اعتقاد آخانکر و نیز کسب فیض از او
 تہریر پر نور اور اسانقتہ حق حق نما
 نہت نفی لا و لم لا و مل در اثبات او

گر بجوی از کم و کیف بزرگانش خبر سینه اش گنجینه اسرار توحید خداست در علوم دین ستار فضیلت بسته مصطفی ما جاء الا رحمة العالمین بالخصوص آن سلمانی که زره دین نبی مست دشوار از میرانش شمار بر مرید	هر یک و اصل بحق تا حضرت خیر البشر دیدہ اش ہم دیدہ انوار دیدہ مصطفی است در شیون معرفت ایشان حق کلدستہ مرشد ما بہر اصلاح دماغ مسلمین دور افتادند از درس علوم مغربی عنبر این طائفہ ائاست از یک لک مزید
--	--

رجوع بعرض حال خویش

من بسال بکثر از و نهصد و هفتاد و سیج از علامتش یقین کردم چو انجاش بخیر زاکم او بدو از ابتدا پابند صوم و ہم علو بدر غفلت تا دبانے مرگان نوکل ابن بدو عالم از خلوص دل بدرگاہ شد نفسه نگذاشت از ان کاین اختر بیج مراد من بدسم در فکده او بدو لک استکلف آمد و اندر دے بیت ز من بگریفت شکر الله ہر دہم سال ست از بیت مرا نست غم ہستم بے عقلی اگر بے مایہ زانکہ این فلک است فلک آنکہ ظل مصطفی است چونکہ من پاد رکاب استم از نیجا را جناب قبل و بعد از مردنم در حاصل وقت خاص جا	گشتم از تیغ غم ادس ایل ال بی ذیج غیر حق را از ہاندم دیدہ ام از چشم غیر ہم بزرگے حق پرستے را بر و بد التفات در تلاش مرشدے کامل بسرستم کفن مرشدے کامل مطلق زود بہر مصطفی بر سر من تاقہ از قدرت رب العباد نسبت بہر حق کرد کو سوہم غم نش شغف ابست شب یک ذرا بدر فکده بکشد رفت تا کون است التفاتش وجہ حمیت مرا بس بود از مرشد بر حق مرا یک سایہ مصطفی در اعتقادم سایہ نور خداست دست بستہ میکنم بحر یک یک کار ثواب کرده باشد از بے این بندہ عاصی و عا
--	---

و ز پناه ایصال خیر از حصه متروکه ام
 زرا نکه ابراهیم و ایوب و یحیی ایاس نیز
 لیکن ایان بعد من بهر من و پشیمان
 میگذارم جائیداد من آنچه من ز نام خویش
 از دست لغزش دارد از ثانی خوشن را میدهم
 حاصل کیویج بهر کار خیر جاریه
 فاتحه هر روز وقت شام بر یک مرده
 کن بنام مرده ضم کل مومنین مومنات
 بعد از الحمد قل هر چار خوان بر فاتحه
 نام آن مرده بخوان از بهر ایصال نوا
 و اما ایصال خیر به ششم من و اخوان
 بعد از آن روز و شب و اولاد من و اخوان
 ششم از آن در تبریک و تحفه و عطا و عطا
 از روح افرازم احمد و هم جبرائیل و
 آن که نبودم بحق کیچکس ایصال خیر
 پرسم در میان چه کردی تو بدینا بهر ما
 سر چه خواهم داد او اسلحه سپاهندگان من خواهد
 اس خدا را بشنود از گوشش که من چه میداد

کار خیر جاریه مختص بفرماندهم
 تابع حکم جناب استند و ذی عقل و تمیز
 غیر تاکید جناب عمل نکردن میتوان
 قیمت تخمینی او هست از هفت الف و شصت
 نصف بهر خویش و هم ارواح خوشان من
 حاصل یک ربع بهر مردگان فاتحه
 بر طعنه بهر مسکین ضعیف مرده
 من لدن اللهم روحا علی کل ذریات
 هم در و پاک افزون ساز بهر فاتحه
 هم جمیع المومنین و مسلمین اکن خطاب
 یعنی بلا تعلق و عمر صدیق هر سه جان من
 در بلوغ آنرا که دادم من جز یک کفن
 ز آینه خاتون هم از ساره هم صفی مرآت
 من سیه رو چون بخوام شد بدیشان بود
 آنکه که من انداختم این بار خود بدوش غیر
 دیگر گوید چه آوردی در دنیا بهر ما
 غیر آئین کاین روح من از شرم کرد و آب
 تابعین دستور بهر من شمارا کار بند

منجیات

بر قیامت چون حساب خیر و شر شد بتوی
 شنه چو از سپاهندگان ایصال خیر و نعمت

پس بهر سید از شنه عبدالعزیز دلبوی
 گفت شش رفته از زبان دهان و پشیمان

گشت اگر روز قیامت بکے خیرش گران	سہت ممکن ترکہ او بیاید نجات جاودان
گردم مرگش شے تصفیہ این کار ہم	از اتلاف حق غصے بدنام آن در بار ہم
حقوق والدین و اجداد	

<p>بر سہم ما است در دنیا حقوق والدین حیثیت ازین سببش گردن توان پاکیزہ خدایت والدین مولوی سید ضامن علی در رو حق باہزاران جہد کہ بشاقتند چاکر ایشان پو آغشته بخون عمامہ بیدہ دران وضو غش کرد و بکے قتال آخرش او ہم غم ما خورد سالان در بخورد من بدم نہ شکایت لیکن ہم برین ہر شے بزرگ اُن از ان سہمیری و بیدردی ابناء نے سر اُن از ان در گوشہ ما ہر چہ ہر ہتادگان گر چہ بے ستر و کہ آباؤ اجداد ہم بے سر چہ در دست افتاد اور انعامت بردار الخیرین بہ کتر کہ زان ترکہ در مقسوم ما آنکہ از غیبش خدا بنمود بہر ماوی آن بزرگ پاک دل بشنید چون فریاد ما بہر ما کرد انجہ بویے پرنہ از ابویں ما حق تقائے در دہد اور اجزلے کار ما</p>	<p>سہد ران اجداد و ہم تجربات از جانین بخوردی و فقدان ما از دست برد این نعمت متقی و پارسا و زاہد و عابد و فی در زمان غدر طغرائے شہادت یافتند مادر مارا رساند از فرق آن علامہ ہم بران عمامہ خوش دہن نہرے کشاد در بہان یک صدیتے جان آفرین اہل ان ان بدم خود مجتہد و بردوشان بارتنگ اُن بران از چار جانب بارش ران قہر اُن از ان بر سترے ما ہر چہ ہر ہتادگان لیکہ بہ بنوشتہ در تقدیر ہر یک تلکے ہر چہ در دست دگر بود اندھختان خورد و او بیشتر بے خارج از معلوم و از مفہوم ما از محبان پدر حاجی حسن بڑیا علی از پے دنیا و دین ہر گو نہ کرد ادا ما سنت اغیار انہو دے نہ از ابویں ما باز ہم مارا بقیہ دولت دیر بار او</p>
---	---

<p>بودم از حُبتِ اَخانِ خُرد خوش اندر نفس من نمی خنمم اگر بیداد بدوے یکا زان زانکه بر تنهائے ایشان از کف پاتا سر</p>	<p>من ازان نه سالگی بچارگی در نه نفس من بخوردم نمونے یکا زیشان گر بخوان من نیوشدم لگے آن جامه کو اولی حُست</p>
<p>چهار چندان گر چه من میداشتم اولاد پیش من نداشتم که حرفش از کجا آید بهی کو بهر یک کار کرد تند ببردش طاق بود من هنوزم منتظر بر صدائے بازگشت چیست او هست او کجاست او کجای جا بود بر بیانش کرده ام تخمین این مالیات گزینے پیمانندگان است او قیامت نامه لیکن او کجاست تفصیل در هر کس عیان غیر آن کاندرویش خون خدا دارد وجود بلکه میدانست اولاد خود اولاد مرا انضا عفت ز این خود داغ زانکه زارد و پیش کانی اخوت آنچه در ما بود در ایشان کم است لیکن محسوس من اندر دل حساس خوش آنچه در ما بود اخوت سهرین هر چار باد داخل اولاد هم الیاس از خ زادنست مستحق حصه خود است مثل دختران بان گر اولاد ز کورش حق دهد از لطف نام</p>	<p>حاصل او هم بدینا بین که از انخوان خوش یکبار در تولید و تقریبات و شادی و غمی زانکه نظم و تشنق آن اندر کف احقاق بود حیات کو شتم درس گذشته از دنیا گذشت من هنوزم بے خبر غرض از تمامی جا بود دیده ام نوشته اسحاق اندر کاغذات بان گر گذشته است او یک نصیحت نامه ز خرید از نام اسحاق است گو اکثر ازان آنچه کرد او کار سر انسان معمولی بود نیز ترشچسب نبود اندر دل اولاد و را کسیت کو هر جا بود ز نزدیک از نام خوش من ز اولاد خودم خوش لیکن این غم تا هم است بلکه ز ایشان پیش اندر نظر الیاس خویش بعد من توفیق نه یارب بایشان آباد نصیحت اول آنکه نقش حق اولاد نیست هر بانو نیز یک دشت از خوردم ازان لیکن این حق بر رضیه می پذیرد احکام</p>

<p>نیز حق مادرش دادن در استحقاق است گر نماند هیچ اولاد ذکرش بعد از آن چون ز اولاد ذکر بر من ز غفلت و سبند دو بهر مردی و بهر مردی یک یک سهام انوری و هاجر هم شایسته و بانو به چار نیست کس را اختیار انتقال و غیر داند اولاد ذکر و مقتضای مسلمات جائداد دیگر است تا آنکه در دست آورند باقیه و کل شرائط داخل وقف کنند غیر مسلم را دهند آید اگر فلس نظر است این دست قبیح و جلیان و موهنا</p>	<p>شاید آنکو بجهت یک خفت ادریس من است حق او هم بعد اوقایم نماند اندران واپس این حق مهر بانو با جره شایسته نفع او برد و از ده اعداد تقسیم است تمام هشتت ابراهیم و ایوب و مسیح الیائش و چون که این وقت است بر اولاد بهر کار هیچ کل یا جره و او را اگر بوجه منفعت چون فروختنش زیر غمش به بیگانه در دهن چون بدست آید و راهم شامل وقف کنند سود او از بنگارستان است اگر از هدایا تم کنند از وارثانم اجتناب</p>
--	--

<p>در تمنای جنون حقیقی یکم و سیمبر ۱۲۸۲</p>	<p>۷۶</p>
---	-----------

<p>والی پر تو خو، غید قیامت نه نظر آید از عشق جنون بار به برگ و به نمر آید تا سینه بفراسد و سپهر از سبب سر آید و از قید خردا پس من زار بهر آید از راه سفر آورد مار و کبوتر سحر آید یکسا افکار از آن در دهن و یکسا حکم آید این با جرمه در دهن و یکسا حکم آید</p>	<p>یار شب بیلده فراتم بهر آید این نخل محبت که نشاندی بهر آید آسب که رسیده است مرا تا که امروز از طوق تعلق بر بان گردن جفا تم بقتل که ستا زید بهر آید و نیش آن آتش که ز در دهن و آن منصور زان باده که بهوش از بهر سر به بودی</p>
---	---

بگذار گمیش ویم سینہ سپر آر	بستر بلا نیکه شوم من بدت او
از حافظ شیرازی یک و یک رقم آر	یک داغ ز من گیرد یک ز لاله چهر
عمری که گذشت از سر من بار دیگر آر	خوابی که کشم ناز تو چندے دگر اینجا
صد دامن پاکیزه باز لعل و گهر آر	لے دیدہ بداری هوس دیدن جانان
غلطان سر کوئے تو ذبح از دل و جان رفت	
در روز جزا پیش خودش خاک بسر آر	

قطعه فارسی در تحریک یاد الہی عزہ ۳ فروری ۱۹۲۲ء

مفعول - مفاعیلین - فاعولین	شعر ۹
از بستر غم ذبح بر خنجر	چپانہ عمر گشت لبریز
خوش خوش بہ تہیہ سفر کوش	زین و ام بلا برای دگریز
تا آنکہ دل و زبان و ہر کار	از یاد خدا وے پیریز
ے بین دم واپسین ہر دم	میدان کہ نشستی ست ہر خیز
شو بار بہ نفس مطمئنہ	ز اتارہ گریز بلکہ بستیز
وانکہ کہ خدا ترا دید دست	کن ذبح ویرا بالہ تیز
زاخاکہ غم بہ پیش آید	بگریز دباکندہ آمد آوین
این نقش کہ مرشدت سپر دست	ور ہر رگ جان خود بیاوین
آکس کہ نام او ست وادش	
آید نہ غم ذبح گردش	
اولیٰ بر طرح فارسی ۲۸ می ۱۹۲۲ء	شعر ۱۰
مفاعیلین - مفاعیلین - مفاعیلین	

غزال دشت همیش چو بر من حسنی و رفتی دور و حدت من از دریا کثرت چون بدست آمد چگونه از خط و خال جمال حیرت فرایت جز آنکه الله لے یک جل از من عفاک الله ز خود نگذاشته روز از آن دهن دولت رساندی جرعه از جام تصنیف تا بکام او هین یک کاسه بود از گل شایع دین دنیا می همان تار نفس بدکز تو با من مخبر صادق	بیک حسبت بنگانه تمام حسنی و رفتی بگرداب تعلق دست و پایم بسبی و رفتی بچشم کشش صبح از لبشستی و رفتی رماندی طایر روحم ز دایم حسنی و رفتی به تیغ چین پیشانی زدستم رستی و رفتی رماندی رنده خود را از دلت بدستی و رفتی در لیا که چه بی روی دلم بکستی و رفتی چه شد کورا بکدم از میان بسنی و رفتی
---	--

رماندی رنج کبر اش یاد در جنت الماوی
فریج خویشتن را بر بند از بسنی و رفتی

قطعه در مقام تحکده در شب جمعه در حالت خاص تاریخ
۵ ستمبر ۱۹۲۵ء به نیت پیشکش کردن بجناب مولانا
مرشدنا مظلوم نوحه ششم

عنوان	فا علاءین - فا علاءین - فا علاءات	شعر ۲۰
<p>در چنین بر سیم از یک غنچه سر سبز گر چه این دختکی محروم بر ذات است اولین بر قاصد تو این قبائلی اختری تا با بر توست چست در دست افتاده است بر کنارش نغمه تلال لبانت سر سبز</p>	<p>ما نباشی گل بهانی همچین دل خسته زانکه مارا در نظر از حسن چند آیات است نیاید در رنگا هم کار سحر سامری از پی تو گوئی قدرت نبایق داده است هر دم از بهان قیسم خبر می سازد نظر</p>	

<p>ماورایش هم ترا این صومعه بیا تراست گفت کائے نادان مرا در هر گنج جان آتش من اگر گردم نه گل مانم درین غم تابکے تو مرا خوشحال می بینی و من در کلفتم کارا خگر چیت از خود آتش افروختن آتش گل کار بر جان عنادل میکند انبیا و اولیا انسان کامل بوده اند جذب مقناطیس آهن بدن همزین قبل در تدروا متاب است این لعل را وجود این سبق با از پی انسان را استاد ازل آنکه انسان را مشرب ساخت خیل نام آنکه انسان را عطا فرمود حب خوشتن حیف کاین انسان ازان با گر غافل تراست هست نایار بنا خنک محبوب الکر</p>	<p>هم ز گل جمعیت خاطر ترا بالا تراست کو همی بچید بن کز کار خود غافل ماست همچنین زین آتش پنهان بسوزم تا بکے من کنون یکا خگر آتش فروز و لغتم اولین خود را و زان پس دیگر انرا سوختن از عنادل رفته بر انسان کامل میکند همچنین جذبات را خضر ترش نموده اند هم میان خیمع فروان ست صادق این دلیل در میان سرو و نمری نیز هست اورا نمود هست آن نعمت که باید گفت و را بے بدل آنکه انسان را کرم کرد بر مخلوق تام دیگران را فضله این را داد و تر خوشتن در مزاران گریبان یکدم شکل تراست رستنا خیر نانا خیر کن لعل کلوب الکر</p>
--	---

لے فزج این دیر لغز خیال خوشتن
زود تر بگذر از پیش سیدی وارث حسن

رباعی

<p>در گور چو ز بهمان گذران رفتم یاران من این چه جائے بگریستن است</p>	<p>شادم که بدوش چار یاران رفتم در عالم جان مشرب جاتان رفتم</p>
--	--

خطیب بر اظہارِ ذوق و شوق و پیدار آہی جلّ شانہ مصطفیٰ

41

91920

شماره ۱۷

١٠٠ - مفاصل - فصول - فصول

رفتیم جو ز غولشتن چہ آسان رفتیم
بود آنکہ بجست و جوش بویان رفتیم
زان قطره درون کجبر عرفان رفتیم
زان شئے بسراغ کوئے جانان رفتیم
رفتیم بر شان بز و دو پیران رفتیم
رفتیم بکدام خولش و شادان رفتیم
رفتیم کہ ز جائے خود پیریشان رفتیم
سید لیم ازین چہ بہ کز آمان رفتیم
در کابینہ چہ بن کرد ایشان رفتیم
ز اسرار سرم اگر بیایان رفتیم
نادان تر آدم خدا دان رفتیم
در خانہ آئینہ بخونسان رفتیم
تا دیر بہ کاوش ز اودان رفتیم
بگذشتہ ز خود ایسوسان رفتیم
ز عشق بہ ازان نہ یکسان رفتیم
ازیم نہ بخرش اگر چہ جوان رفتیم

[illegible]

0310

١٢٠

قطعه در بیان وارفتگی دل مشتاق تباش منزل مقصود

مصطفی ۱۵ اگست ۱۹۲۵ء

شعر ۱۱

۸۲

مفعول - متاعیل - مقابل مفعول

یک دو نفس گرم دگر ساز به پیلو	مان ایدل دیوانه بیا باز به پیلو
آرم ز کجا موش دمساز به پیلو	رفتی ز بزم ناتو من از خویش بر فقم
یک جلوه جانانه بیند از به پیلو	چون ازین باز روی شد زنت کیست
خاکه درم گره بیند از به پیلو	گفت که فریب از نورم هر محال است
دانی چه خرابی کند آغاز به پیلو	ربط من دیوانه و با تو ای از خبر دست
دارم بکلیه سوز و ترا ساز به پیلو	هستی تو خرد بنده دامن پیرای عشق
خویشم که فغانم کند آزار به پیلو	هر از آن که به پیلوسه از خاموشی
سازم به فغانیست و ترا ساز به پیلو	دارم تن آزاد و تو در بند دامن
ازم بجز نیست و ترا ساز به پیلو	من بکلیه دانه بزم تو نیاید به پیلو
بازم به تنگ و ناز و ترا ساز به پیلو	خون نقش به پیلوی و من خنک باد به پیلو

ای شعر از سر به سر جگر افتاد

دانش کس نیست نماند دل ساز به پیلو

۱۹۲۵

کتاب در بیان وارفتگی دل مشتاق تباش منزل مقصود

شعر ۱۱

۱۵ اگست ۱۹۲۵ء

کوتاهی از آن که در دل	مست عشق را نیست از آن که در دل
از سر بر سر عشق را نیست	مست عشق را نیست از آن که در دل
پایه قمار در دل	مست عشق را نیست از آن که در دل

کشتی آسمان بگرداب است	بر سر آوردان سفینه ما
آفتاب است تاکنون بیتاب	در تماشای داغ سینه ما
نه شد بآسمان سراپا داغ	و گرد بر خاسته بکینه ما
نیست ممکن که طائر مضمون	آفتاد از سر دهنی بزمینه ما
بهر رفتن به برترین درجات	سهر فلک تو بتوست از غیر ما
قرص مه را چرخ پای کز کرد	پارده ناکب شبنم ما
آمد و رفت از ثریا تا ثور	چه بعید است از قرینه ما
پیش ما ذکر جنت شادان	بود کوسبده کینه ما
بود نمرود نیز بفرعون	از غلامان کترینه ما
گرچه ابلیس دستگیر است	مست یک چاکر کینه ما
خطر نار دوزخ از مادور	مست قرآن درون سینه ما
بر زبانها روان از انست که هست	ثبت قرآن به لوح سینه ما
لله الحمد والشان که منور	مست محفوظ تر خزینه ما
ماده رویان این جهان را بس	مست یک طفلک زینه ما
گر برسد کاینمه درجات	چون بکند بر نگینه ما
حب آبید پاک و حب رسول	مست مملو درون سینه ما
رحبت شمس و شفق بدر کرد	سرور مکّه و مدینه ما
طوری مونس بفرش و بر سر عرش	کرسی سرور مدینه ما
زنده فرمائی دین ابراهیم	سینه مکّه و مدینه ما
کیست آن کیست آن رسول کریم	احمد پاک نور سینه ما
صلوات و سلام ما بر سران	صبا بر شمع همیشه ما

دور کن دور ہر بلا یارب	از سر مکہ و مدینہ ما
کلمہ لا الہ الا انت	یاد مہم دم سہم سہم
بارک اللہ کائے فریح توئی	
مایہ ناز بر تر سینہ ما	

فریاد در بارگاہ رب العباد مصنفہ بہ جنوری ۱۳۹۴

۸۴۰	مفعول - فاعلات - مفعول - فاعلات	شعر ۳۲
-----	---------------------------------	--------

<p>سے آنکھ بے نشان دہر جان شان تست این خیمہ فلک کہ کشیدست بے طناب گسترده بفرش زمین خواب نعش لیکن بدوشان تو فلک است پس دان دیدیم ز ابتدا چو بہر جمہور انبیا اندازیم نگاہ از ان پس بر آہ لبیا این ہر کو طبقہ را چو بدیدیم چہ غور شک نیست ہمدین کہ ز نغمائے دیوی ز ایشان گزشتہ من چو بجام سست سول توحید ذات پاک تو و عظمت رسول تعداد شان کنون کہ بنیاست شہ کرو را نجا کہ کل ذخایر نغمائے دیوی محروم گشتہ ایم ز نغمائے دیوی مجبور بودہ ایم با ظہار این سہ</p>	<p>وے آنکھ لا مکانی و ہر جا مکان تست از شان حکمت تو یکا دنی نشان تست یا ہر کہ بنگریم بہ ان مہمان تست چہ قدر ان کہ او فراخ سپہ دشمنان تست سوا این طبقہ بہ تر از ہمہ از خاصگان تست کاین شانوی گروہ ہم از دوستان تست شکی نہ زرق ہم پے ایشان بخوان تست مستغنی المزاج دل دوستان تست کردم نگہ کہ معترف عز و شان تست گر ہستہ بہ زمین زمین مسلمان تست کہ ہر و منہ او گر از آب و نان تست در قہر و قہر ش کل مشرکان تست اگر زمین بسبب کہ با عیب کفر این شان تست تا فلک و جہ اسیر این بندگان تست</p>
--	---

مالک

موسیٰ

<p>این کار هم بروی زتاب توان تست توفیق خیر بخش که شایان شان تست ماین آینه بیغ رقیع لیلان تست آنکون که سست تکیمه لعل شیان تست اعمالی وین که خسته دل و دینار تست تداو آن گروه که از مرغان تست میر جانیست به بلوان به توفیق شیان تست که یاکه غلج از نه نه و شان تست یا نه و ان موافق بیرونی شان تست الذی اشراف بر سر بند و شان تست نیز آنکه بر گوید و خاطر نشان تست در سالیان که از کاران تست سم چند مستر ادا ازین سلطان تست در فکر انتقام آیین بیکسان تست ایشان دو گوید که بر بندگان تست یک شکر است و ان بامسلان تست غیر از تو بچنین نه کن بیکسان تست کو آینه بروی و ان غیب الی تست</p>	<p>سغم توئی کریم توئی و همسای توئی مار از چهل برکش و علم و عمل به رحمه بجان فخته این قوم یا رحیم مال و شایع این بهر بهادر تست باز از اریداد چنان گرم کرد و اند از جیح کس فروز بهین سال بوده است که ماند این روش چنانی و دینار تست نمی سوزد نه معبد نه مرقده دران کریم بهر بیکار و پید که و بهر مسلمان آقای طاعت که کم نه دو صد سال حکمران در نظم و نسق و مملکت آنکو سبک نظر در این کار ملک گرسنه که فارست تست سوز و گریه و آکه به تعداد و مال و زر به اجتماع قوت شد بری و سنگین اشراف که غالب است به تخت بهر دبار یک سوز و غم سلطان به از شکر تست بار بهر توئی محافظ این بندگان تست کو به نه بهر پیش تو این قصه تا بهر</p>
---	--

شعر این بر قاصد و معترف الی مصطفی صلی الله علیه و آله

شماره	مغایین - مغایین - مغایین	مغایین
-------	--------------------------	--------

قتیلار و یازیس والیمین یلوآن یارر عثمان

وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ

این غزل در ۹۵۴ در حالت سیر و شکار در تپه مشفق شجاع علی شکر

۸۲۶ نظر انجمن بر این کتاب

تعداد - تعدادی - تعدادی - تعدادی

افعال گنه برسانه اگر از شش سر در آید
 آن بانگ نامی صلیح از لب آید و هفتاد و یکم
 از کار گزینش از ال - بنده خسته بر دل نهند
 یوسف که فداه بجان بلا - مالک که ربو بخیزد
 هر خشت بره افتاده که در پای تو تپانده تمام
 بوسه در کجا ایستد کجا شیرین - کجا عذرا از کجا

خواہی کہ رسی بقام ضار نبی کن از خود خلق خدا آمکس کہ ز تو غافل نشود یک لمحہ بخواب بیدار زا پر چه نهد انگشت بمن او کور سو او سخن بیند	اگر عمر ابد بخشد ترا یکدم میند آزار کے باشد چه عجب روز و شب را کہ کنی اذکار کے در آئینہ رخسار کے نظارہ کنم دیدار کے
بگذشت چو بر شاد نیم در عسرت و کلفت رنج و الم آمد ذنبی ند اکہ بیا کتھا کہ توئی بیار کے	
غزل عارفانہ تصنیف ۱۹۲۵ ع	
۸۴۷	۱۳۷
منم کہ خاک کعبہ پائے بو تراب خدم بملک طیب عیان تا بدم بدم طاهر بہ مہکدہ چو رسیدم خدا بیا د آس مرا چہ سود در دنیا و بودنا بودش بہ سفرہ ہم ز نیک با بستر درین کار در سر نشندہ دشمن بخشیم گر یا نم منم کہ در صف کشان چو کشان بدین امید کہ گرد لبم ہم بہ لبش امید تد ر سخن اندرین زمانہ عبت نماند فانی بختی و انسان مافی ز سیل مرکب ندامت بپوشید و از جہش چو تکیم بر کرم بے حساب او کرم بقیض حضرت شیخ ابوالحسن غازی	بندہ از تو بودم کہ آفتاب خدم درین خرابی تن آدم خراب خدم بشیخ کنیہ چو رفتی غم ز تاب خدم شدم بپیش بر آبانم حکایت خدم بہ سبزه یار خود دعوت کباب خدم دیشای شادی من آب خدم شدم چو بفرود آمدن از جہان خدم بزم او شدم و ساغر شراب خدم بہند اگر جو طہیر بہ یار خدم سفند یار شدم با زار سیار خدم بہزار بار جوای ہی در ولایت خدم بیکوی ز قید کنان بیا ب خدم

و تبحر من ز جنابش چو کامیاب شدم

در بیان تصوف و عشق الهی ۳۴ سی ۱۹۰۴

شعر ۱۱۱

مفاعلاتن - مفاعلاتن - مفاعلاتن

۸۵

کجاست سبزه کجا ابرو بهار نم نیست
میخ که یار به روز دست یار نم نیست
بودم نمی آید دست اگر بکار نم نیست
ز اتفاق عناصر گره بکار نم نیست
بدون دیده مستش در چه کجاست کجاست
کجا نصیب من است و کجا نصیب نیست
خون ز میخ بگویم که آستان رقیب
مرا نگفته و اعطای چه جای مردن آستان
منم که خود به نفس سر ز بخت بر دادم
پس از فنا به یحد سوز ما به پنهان آستان
دل ز مهر تو روشن چو ذره از غورشید
ستم کم از جنابش شمار از دست آستان

و تبحر من ز جنابش چو کامیاب شدم

و اگر نه شعر در بیان فیهل از شمار نم نیست

نعل و معرفت تصنیف ۱۸۹۸

شعر ۱۱۲

مفاعلاتن - مفاعلاتن - مفاعلاتن

۸۶

<p>سے سزوتج قصار اناد بر بازوے دوست شکر اللہ باز گردیدم من ایک محبے دوست روئے من باشد بسوئے حق چہ نیم دوست در مشام جان بیایه میرسانی بوی دوست روز و شب هر جا زنی بنیم هر شے دوست دیدہ باشد در رخ آئینه زانوی دوست دوست در دل هست خواب من محبت جوئی دوست از آنکه بوی تن الفت داشت و ستبوی دوست سر دم و غم را که می نیم در ابروی دوست بسکه جا کرد دست در چپ دست بدجوئی دوست یائے شوق ما در بار ایشان کوئی دوست تا و کب آیم کشنده کاش در پہلوی دوست آنکه را بود خاک من کوئی دوست</p>	<p>خله را فخرست ز پیا بر زمین کوے دوست در تن بود دست تا بگر ختم از کوئے دوست از سکندر یاد می آرم چو بنیم آئینه اے صبا جانم بلا گردان تو روحی خداک با نوح تابند و اش از هر دم خیزد چه کار چشم بنیا آنکه رویے شاید مقصود را دید که امن در تلاش پا به و یارم در کنار دل بدست دوست و دشمن پر اکن و طغ سے بنمیشیر بلال است و در رنج قضا در نگاہم راست بناید جی و راستی در طریق عشق ما را نیست بر دایه خضر در دل من کرد جایت زنا پیش بچسان ایں زانکه زانکه زانکه زانکه زانکه</p>
<p>و در این باره نیز در دیوانه بهار و دوست</p>	
<p>شعر</p>	<p>در تصویر ۲ قری ۱۰۰</p>
<p>اما علاء - اما علاء - اما علاء</p>	
<p>گر چه خاکم شده بر باد غبارم باقیست نقش پایش بسر لوح مزارم باقیست هر یک ز این نه فانیست نگارم باقیست</p>	<p>مردم و سوسه ظلم در دل یارم باقیست سے نشان نیست حریفان مرا قاتل من چشمیت بسے و چه عذر از چشم من بچمن</p>

درد مارم مگر آن بوئے دیارم باقیست بان شمارے دگرے روز شمارم باقیست تا کنون زبان مے دوشینہ شمارم باقیست	مدتے شد کہ بزندان بلا افتادم در گروہ شہدا بہت شمارم ز ازل خورده ام خورده ام از بس کہ زدگان است
سنے ذبیح ارچہ گز شمر ز جہان گزوان آنکہ این ز خزان ست بہارم باقیست	
شعر	در تصوف تصنیف ۱۹۸ ع

مفعول - مفاعیلن - مفعول		اے آنکہ تویی یگانہ ما گزشت اگر ز ما ہم ما بنگر خط و خال آن نگاہے بودست پے تہائے جانان گفتم دل من چراست ویران این خانہ کہ کفش خانہ است ہر آنکس کہ در عیش بر آید آتش ز تہ سجائے گل بذریر ز ما دو گانہ ما باقیست مگر فائدہ ما برسی پیچہ ز دامن ددانہ ما این مستی ما بہانہ ما گفتا شدنی ست خانہ ما اللہ مرور حسانہ ما بشمار ز آب و دانہ ما بلبیل نہ کشد تزانہ ما در سوختہ آشیانہ ما	
		اے والے ذبیح داد برباد در چند نفس خسرانہ ما	
شعر	عزل در تصوف تصنیف ۱۹۱ ع		مفعول - مفاعلات - مفاعیل - فاعلات

<p>اگر زمین کہ غلہ برین آرزو کنند آنانکہ خاک کو چسپہ یار آرزو کنند آن ناکسان کہ صبح بنام عدو کنند پایہ بخت بخت بہر نقش پائے دوست از تیغ و خنجر تو شود فرض عین ادا بہیند خوب کیفیت و کم طرک این منان حرفے زو فترے نہ ہمہ خضر زبند سودا بیان خار بہ ذوق کے طور آنانکہ خاک کو تو برا و کشیدہ اند ابن ویدہ بخش نشود پاک و پاک بین</p>	<p>گاہے بخاک کوئے تو آئید و گو کنند بر تخت کے بہ بخت سکند رفتو کنند حاشا کہ ذکر خیر کے پیش او کنند یاران مرا کو چسپہ او بستجو کنند ہر گہ بخون کشتہ نازت وضو کنند و آنکہ مزار ناب زخم در سو کنند گر شاعران ہزار بوصفت غلو کنند بنو عجب کہ مشق بجام و سبو کنند کوثر اگر بیائے فتد کے وضو کنند سدرہ اگر بخون جگر شست و شو کنند</p>
--	--

گرد و سر فوج نہ از لبس رخش
طوق گران ز آہن اگر در گلو کنند

۹۰	۱۹۱۰ء	شعبہ
فاہلان - مفاہلن - فطرن		

<p>تا بار و تو آشنا شدہ ام تا بنام تو آشنا شدہ ام شکر بلند ز فیض خاک درت تو جہا کاری و ستم ایجاب ہر بلا کے گز آمان آمد تا بدوار تست تکیہ من</p>	<p>ہر ہمہ درد را دوا شدہ ام فابغ از حبتہ ما سوا شدہ ام ہمہ تن شکل کیمیا شدہ ام من ترا جور آزما شدہ ام مطرح خاصان بلا شدہ ام فابغ از سایہ ہما شدہ ام</p>
--	--

	حق گویم ذبیح اگر برسی منظر شان کسب یا شده ام	
شعر ۱۳	ولہ مصنف ۱۹۰۲ء	۹۱
	فا علاتن - فاعلاتن - فاعلاتن	
<p>رند در صورت ابر آمد و سرشار آمد سر سیمے کے زنگل واقف اسرار آمد رفتہ از خویش کہ بار آمد و نمخو ارا آمد حسن در پردہ بکجی و سبب ارا آمد در نگاہم نخل و در چشم عده خوار آمد شیخ در سیکدہ با حجبہ و در ارا آمد جس سہ کایمن امر و مرا کار آمد غافل از حق شدہ از دستم و ہشیار آمد بر تو سہل آمد و بر تیغ تو دشوار آمد سر کہ سر داور بر آمد بسر و ارا آمد از برش جیت و بر لعل تو گرا آمد دست خواب آمد و بادولت بیدار آمد</p>	<p>سر خوش و بچو دو بدست ز کسار آمد بچو دو بے خبر و بے دل و بے کار آمد چون اجل پیش من بکس و بمبار آمد عشق رسوائے زمانہ نشدہ بود ہنوز روسے خوبے کہ از دیدہ بد دور تر است ز ابدان راست ز زندان نیراہات نوید دل افسردہ ز خورشید قیامت نگداخت لعلہ اکبر کہ در کوچہ زلف تو و لم عبرت از چرخ بسیارید جو قتل من ار حق گویم کہ در زمرہ حق گویانش سر دے گز ستم چرخ نیا سود بہ چرخ از خاک رسے دو سیمہ نگارم بکنار</p>	
	آہ ازان نالہ کہ اورانہ رساند در گوش بر دربار ذبیح جب گراںکار آمد	
شعر ۱۴	ولہ مصنف ۱۹۰۱ء	۹۲
	فا علاتن - فاعلاتن - فاعلاتن	

<p>چارہ ساز اول نوازا کار عالم ساختی برسن بیدل کہ این یرستم انداختی شکہ نقد دین و ایمان با ختم در با ختم سر و زان ایندا ختم از سر کلاه سروری مصلحت را ہم تو میدانی کہ در روز ازل ہر کردیم سر تسلیم حسہ دیدم و را ایچہ آئین محبت لری کہ قانون فاست اُن ز فریبے کہ سرزد ازل ناکام من لے دل این پرداختن با از من و تو یادگار</p>	<p>این ذبیح مینوارا چون زکار انداختی وقت ضایع ساختی بر عید لاغرتا سختی لے سنگر توجہ بازی محبت با سختی تا بچندین سرفرازینا تو سرفراختی در گلویم رشتہ عشق بستان انداختی تا تو شمشیر ادا پر منسوق عالم آختی از برم برخاستی با دیگران در ساختی چون پون کردی مرا و بر عدو انداختی من ز خود پرداختم تو با خدا پرداختی</p>
<p>آن من بے سر تماشا گاہ حلقے روز خشر بان ذبیح خویش را بشناختی بشناختی</p>	
<p>۹۳</p>	<p>اولی صنف ۹۹ ۶۱۸</p>
<p>با علائم - نعلاتن - نعلاتن - نعلات</p>	
<p>لے بسو داسے تو شورید کہ نیست کہ نیست از سبک تا بہ سہا ہر چہ بہنیم در ان اتیاز کس و ناکس نہ کند سختش عام از تجلاے جنون تیرہ دلان محروم اند حکمتش مصلحت وقت نکوسید اند از غروی تا بحسد اچہ منازل بسیار دائرہ خال ترا مرغ دلم چون نہ چید</p>	<p>پر ز غوغائے تو دیوار و درے نیست کہ نیست مجو دیدار تو صاحب نظرے نیست کہ نیست بہرہ مند از گردش بے ہنرے نیست کہ نیست کز افق چاک گریبان بھرے نیست کہ نیست ورنہ در آہ غریبان اثرے نیست کہ نیست بخودی را بچند اقرب ترے نیست کہ نیست طالب طعمہ خود جا نورے نیست کہ نیست</p>

منظر جلوه سباناں نہ نگاہم بخدا	آدمی چو چمرے یا شجرے نیست کہ نیست				
آن ذبیح تو کہ کشتی بہ تغافل دورا	نومہ مگر بر سر غاشش بشرے نیست کہ نیست				
۹۴	قطعه دار سعی در عشق آگاہی ۸۹۹ شعر ۱۳				
<p>مفاعیلن - مفاعیلن - مفعولن -</p> <table border="1"> <tr> <td data-bbox="378 715 756 1533"> <p>خوشم اے دل بدردارے کہ دارم نیکوتر تدبیر یوسف طلعتان را نیز زود بیج قارون و زبیرا قدایش همچو بلبل ہر گشت است خطابم ینک سیدانی کہ پہنچا بجو بان جہان نسبت چہ کل ہا یہ ابن ہر دو را از دم زوال است بہا بنشین تماشا کن دے چند زم سبب خزان محتاج از آلا دل صاحب دل از اقدت دل تعالی الشروشا نشہم تعالی بنام او می شود تمجید</p> </td><td data-bbox="756 715 1134 1533"> <p>جہان را یا دوزے یارے کہ دارم سیکداسے بازارے کہ دارم سنان در سینہ اسرارے کہ دارم تلمیذہ در پیشگزارے کہ دارم ہر تہ بان نغمہ گفتارے کہ دارم پہنچہ بان را بدردارے کہ دارم پہنچہ زکمر ہر چندارے کہ دارم بہار تازہ گلہ دارے کہ دارم سنگہ غمہ غمہ نگارے کہ دارم جہان را یا دوزے یارے کہ دارم ہر تہ بان نغمہ گفتارے کہ دارم بنام او می شود تمجید</p> </td></tr> <tr> <td data-bbox="378 1533 756 1792"> <p>پہنچہ زکمر ہر چندارے کہ دارم بنام او می شود تمجید</p> </td><td data-bbox="756 1533 1134 1792"> <p>پہنچہ زکمر ہر چندارے کہ دارم بنام او می شود تمجید</p> </td></tr> </table>		<p>خوشم اے دل بدردارے کہ دارم نیکوتر تدبیر یوسف طلعتان را نیز زود بیج قارون و زبیرا قدایش همچو بلبل ہر گشت است خطابم ینک سیدانی کہ پہنچا بجو بان جہان نسبت چہ کل ہا یہ ابن ہر دو را از دم زوال است بہا بنشین تماشا کن دے چند زم سبب خزان محتاج از آلا دل صاحب دل از اقدت دل تعالی الشروشا نشہم تعالی بنام او می شود تمجید</p>	<p>جہان را یا دوزے یارے کہ دارم سیکداسے بازارے کہ دارم سنان در سینہ اسرارے کہ دارم تلمیذہ در پیشگزارے کہ دارم ہر تہ بان نغمہ گفتارے کہ دارم پہنچہ بان را بدردارے کہ دارم پہنچہ زکمر ہر چندارے کہ دارم بہار تازہ گلہ دارے کہ دارم سنگہ غمہ غمہ نگارے کہ دارم جہان را یا دوزے یارے کہ دارم ہر تہ بان نغمہ گفتارے کہ دارم بنام او می شود تمجید</p>	<p>پہنچہ زکمر ہر چندارے کہ دارم بنام او می شود تمجید</p>	<p>پہنچہ زکمر ہر چندارے کہ دارم بنام او می شود تمجید</p>
<p>خوشم اے دل بدردارے کہ دارم نیکوتر تدبیر یوسف طلعتان را نیز زود بیج قارون و زبیرا قدایش همچو بلبل ہر گشت است خطابم ینک سیدانی کہ پہنچا بجو بان جہان نسبت چہ کل ہا یہ ابن ہر دو را از دم زوال است بہا بنشین تماشا کن دے چند زم سبب خزان محتاج از آلا دل صاحب دل از اقدت دل تعالی الشروشا نشہم تعالی بنام او می شود تمجید</p>	<p>جہان را یا دوزے یارے کہ دارم سیکداسے بازارے کہ دارم سنان در سینہ اسرارے کہ دارم تلمیذہ در پیشگزارے کہ دارم ہر تہ بان نغمہ گفتارے کہ دارم پہنچہ بان را بدردارے کہ دارم پہنچہ زکمر ہر چندارے کہ دارم بہار تازہ گلہ دارے کہ دارم سنگہ غمہ غمہ نگارے کہ دارم جہان را یا دوزے یارے کہ دارم ہر تہ بان نغمہ گفتارے کہ دارم بنام او می شود تمجید</p>				
<p>پہنچہ زکمر ہر چندارے کہ دارم بنام او می شود تمجید</p>	<p>پہنچہ زکمر ہر چندارے کہ دارم بنام او می شود تمجید</p>				

شماره	مصنفه ۱۲ اردیبهشت ۱۳۹۹ خورشیدی	۹۵
	فاصله تن - فاصله تن - فاصله تن	
<p>سیرود از ما که بر ما می رود بگو سبیا ما می بدریا می رود از آنچه می آید به ما می رود قطره بود دست و دریا می رود تالمه اش بر سرش است می رود اولی سوسه زلفت چلیپا می رود آب باران هم به دریا می رود کاین که است تو بدریا می رود بهر چه امر و از است تا فرما می رود که نه بهر چه بسبب لا می رود حلقه از پیر تا سبب می رود چنانکه از دستم می رود شربت کاین که می رود از پیر تا سبب می رود</p>	<p>چسبیت کرد دستت بد لب می رود خنجر نازش بخون عاشقان آمد در رفت نفس هم دیدنی است آدمی کرد و به باز آفتاب خبر این گداز دست و پای است اند می کشد بار و به جانان جان خاکیان را خاک دن لازم است شرم از دن روزی که گوید بکشد بر روز فراغت ابلهی است اخترم را چه چرخ و دست کمیت آن تو را می کشد آبی و دنیای تو از آن تو دل آفرین تو زلفت تو خلاصه از آن آب می کشد</p>	
	در این کتاب	
	مجموعه	۹۶
	مجموعه	

<p>تا کسکه ز بهر خوان مانی بحجاب اندر داخل بشمارم بین - خارج ز شمارم دان اے قاری ظاهر بیت صلی ز نثار و تاج عیش و غم وینا را قدر سے بنود پشیم بادت بدل غلین - در مرده ستار و سج این سستی موهوم نقیضت بیولائی پرستی چه ز کیفیت و ما بیت من از من در بر قدم شوقی - در بر رفته شنگی اے کاش پیشت زین چون بلبلان غزل پیری و معشوقان - و موی ز پس مانی</p>	<p>شمع سست بر دامن رویت به نقایا اندر و قفم به کتاب اندر صغرم بحجاب اندر چشمیت بکتاب اندر قلبیت بشراب اندر خندیدن و نالیدن طغیانت بخواب اندر بیدار کن ختم خواب تو بخواب اندر دین جان به تن زارم باو بحجاب اندر کفیم بشراب اندر سوزم بکیا اندر باز پیچیدی باز و طفلی بشاب اندر دست من و پاسه تو یا شکر کایا اندر چشمیت به نقاب اندر پایست بر کایا اندر</p>
<p>سازم چه در شمع تو سببه برهت یا رب فریاد که کردی پادشاه یار با اندر</p>	
<p>۹۷</p>	<p>شعر</p>
<p>مهر با اگر ز پیش تو دل بر پیش رفته ام اصیال خیر خشم ندارم ز انست بر یاد لبش بنمک مرده که در سبزی از نامه بر سبزه که فراسوی گلن گذر شست قیصر بنو نم از غنیم دیتا و درین رها شد</p>	<p>اتنا بهر نگاه تو از خویش رفته ام مجنون غیر صورت در ویش رفته ام ز زلفش و در گذر شسته سوی پیش رفته ام رفتم پس اش نگریس ز ان پیش رفته ام خویشان من خوشا که من از خوشش رفته ام</p>
<p>ز یادم ز دل ز غمت باری بویج و شام بر مرقد فریادش ای که بگوشش رفته ام</p>	

۹۸	تصنیف ۵۱ مارچ ۱۹۸۷ء	شعر
فاسلاتن - فاسلاتن - فاسلات		
<p>نوش بے چشم مراد کار نیست منزل عشق است باز دیدہ ساز تا کجا این کج روی و گم رہی تقد اخلاص اگر داری بدست جبل میثاق اطاعت بستم اند آن وعید است انچه در دنیا کنی تو مطیع نفس شیطان یی طور اگر یہ اسے بیٹو بی چشم ترم</p>		
<p>نہیت گل کا ندرتہ او غار نیست ہین کہ سیر کو چہ و بازار نیست اسے کہ با عہد آفتت کار نیست چیت چنے کا ندرین بازار نیست در گلویم رشتہ ز ناز نیست انچہ کردی در زل قرا نیست با خدا و مصطفایت کار نیست واسے بر ابرے کہ دریا با نیست</p>		
<p>المدد یا مرشدی وارث حسن جز تو بچہ فریج زار نیست</p>		
۹۹	تصنیف ۵۱ مارچ ۱۹۸۷ء	شعر
فاسلاتن - فاسلاتن - فاسلات		
<p>جز ورا از گلشن چسدا چکنم چیت کو دے چیمیش آگہ نیست ز ترم من بے نشان نشانی چچم گمرہ دستم بر سر پڑا نہ رسا ہر ادیش ز حیان عزیز تو نہ رسا</p>		
<p>بیت حیدر نیست از خدا چکنم شکوہ غیر از آشنای چکنم در دین لاداد و آسپاس چکنم شکوہ از آہ نار ساپ چکنم اگر بود ہر ترش قضا چچم</p>		

مثال	تصنیف ۱۹۰۴ ع شمس
فعلون - فاعلون - فاعلون	فعلون - فاعلون - فاعلون
<p>خدا را است احسان اگر دل ندارم باین چشم و گوشه باین عقل و هوش ازین کار هستی ازین بار هستی معافم ز سیر چمن دارا دل فلک بر من ذره کشیم مهر ز جورستان من هنوزم نه بیدل نماید فلک تاختن از سدر نو بیک قدم گم کنم راه عرفان من و سینه من تو ز کج کمان را مرا بیکش دست از قهر دریا</p>	<p>ندارم دل و هیچ مشکل ندارم چه دارم به بیچاره دل ندارم چه دارم از بیچاره ساهل ندارم که من تاب شور و عتاب ندارم که من پاسه قطع منازل ندارم جگر دارم از سنگ اگر دل ندارم من است دل سیر حل مشکل ندارم اگر ره سیر هستی کامل ندارم که غیر از تو بد نیست این ندارم دارم مهر و محبت از غایت ندارم</p>
<p>ذبیح از خدا آرزو کنی که آرد که من بایستایم هیچ نایی ندارم</p>	
<p>دیده شد که در راه شمس</p>	<p>دیده شد که در راه شمس</p>
<p>مفعول - افعالات - مفعول</p>	<p>مفعول - افعالات - مفعول</p>
<p>نشدند بهرام که در چشم یک نظاره را آنچه که در چشم که در آواز و نغمه و نوا در آواز که در چشم که در آواز و نغمه و نوا در آواز که در چشم که در آواز و نغمه و نوا</p>	<p>آورد و ام به نذر در پاره پاره را در آواز که در چشم که در آواز و نغمه و نوا در آواز که در چشم که در آواز و نغمه و نوا در آواز که در چشم که در آواز و نغمه و نوا</p>

سوره	مصنف سوره ۴ - وله	شعر
فاماتن - فعلن - فاطتن		
<p>نوشترم از بیکه دیبازون فیض جئون است مگر سهل نیست مرتبہ عیسوی والیساس نیست اگر یزدان کس کرده داشت است اے دل حیران زده آسان ترست عزقه و ریاسه فنا را چه سود حاصل این بیلوه گم ناز دوست ده سپه خوش زارینده بیبار گوهر جان بر تو کنم گشتار نیست توقع ز بتر استریان</p>	<p>سربد خشت خم صهبازون بر سیرشار آبله یازون نخیز بپاک دل شیرازون خنده بر خم دل شیرازون چاک پدران تمشازون چند نفس دست زون یازون نخیزم تا شایه تا مسه شازون در دینا لایب پر در سولازون قطره آسے ست بدریازون دوست بدربان تو لارزون</p>	
کار و تیج نیست بهر قصه بنجمه نثار کرد به نثار دایم		
عنا	وله	شعر
مضمون نا		
<p>در دینا لایب پر در سولازون چند نفس دست زون یازون نخیزم تا شایه تا مسه شازون در دینا لایب پر در سولازون قطره آسے ست بدریازون دوست بدربان تو لارزون</p>		

<p>چندین بهشت یویدر مانم گرفت حساب شوخی چشم شوق زهر نقش پا گشته یار من فرس گزشته اگر بجز چندین بلاست در عقب من آن دان</p>	<p>تا آن سخن بر می زدن گزشته است از هر میکه نام بر من گزشته است بر من هر آنچه در سفر من گزشته است چندین بلا که آن سر من گزشته است</p>	
<p>بر چرخ اینک رنگ شفق میدهد ذبیح این سیل خون ز چشم بر من گزشته است</p>		
<p>۱۰۵</p>	<p>تصنیف ۱۹۹۷ هـ</p>	<p>شعر</p>
<p>مفاعیلین - مفاعیلین - مفاعیلین</p>		
<p>من آن نقش بسویلا می که چشم اندر کفن دارم بر دلم گریه در چشم غلایق زار و سیرنگ است دل من بکوه سحر او نقش من ز کار او بر دلم شعله آهسته که استش در تنم گیرد همی شنود و اگر قریب او من آن بیت نمی شنود بسوزد از بلایک در بخت از دین آیم دلم از صبحه به کلاه ایوان و بجان آن خیزد ای بکده شمع آید ز ناله زاری و ناله تو شمع ای بکده شمع آید ز ناله زاری و ناله</p>	<p>نه جان دارم نه دل دارم نه سر دارم تن دارم در دلم از غمها سینه دل شکفته و چین دارم در دلم از سوز و آتش و آتش وطن دارم چرا در پیش خود این طعمه زانغ و زغن دارم مغفل تا بجا آید دل ز یان اندر دهن دارم نمایم صورت جانان که پنهان در کفن دارم بیاران وطن مشوه که من قصد وطن دارم صیبا با من دوسه گامه سر بر چمن دارم نه از تاب تن دارم نه سر میل سخن دارم</p>	
<p>از خانه خود شستن ز ریز خون خود کفن دارم</p>		

در توحید و معرفت الہی

۱۰۶

مفاعیلین - مفاعیلین - فاعولین

شعر ۳۳

بنام مالک الملک تدبیر
 روان عالم و عالم نیاید
 دید هر ذره ضو از نور ذاتش
 بهر جائے که جوئے جایگاهش
 بهو القادر هو الرب الخلیف
 تعالی شانہ اللہ اکبر
 غریب و عاجز و بیکس نواز
 خرد بخش خردمندان عالم
 بهر کجی که شبنی گوشه اوست
 ز هر تنے صنعت او آشکارا
 شعاع نور و سوز نار از او
 به بینی هر چه از مه تابه مای
 گلے خوش رنگ اگر باشد که خوش
 تمام این رنگ بومی شکل و سیرت
 دلست آن دل که دلهار الشان
 گلے بنساید و موزونی او
 لب چشم و خط و خال و نا گوش
 دمان و مده و قلب و جگر نیز

ز بسم اللہ الرحمن الرحیم
 جهان را جان جهان را قبله گاہ
 ز ند هر قطره موج از صفاتش
 بهر جائے که بونی پایگاهش
 که از آذر کده آرد خلیف
 کجا چوب تلیم کو مصرع تر
 همه نیچار گان را چاره سال
 خداوند حسد او ندان عالم
 ز هر خرمن که بینی خوشه اوست
 بهر جا حکمت او جلوه آرا
 وجود کل نمود خار از او
 دید هر صنعت خالق گو اهی
 بقی خوش و اگر باشد که خوش
 بود از حق پی اهل بصیرت
 دید از خالق کون و مکانه
 رخت بکشاید و گلگونی او
 سر و پائے و سر و سین و دوش
 دماغ و عصبه اعضا می دگر نیز

<p>اگر ما بیت یک یک شمارند تعالیٰ اللہ و شائق ہم تعالیٰ بود خاکی و رایش عرش پیای اگر پرسی که او چه ما کیا نسیم کشایم ملک تبار یک بر تو ہو القادر کہ خلّاق جہان ست بے در کج خلوت آرمیدہ بہر دارے کہ بود او بود تنہا نہ بود اینجا وجودے از ملائک بہل ز مدت کہ علم او ہم اورست بیک حرف کن او پیدا دو عالم</p>	<p>حیات خضر در خاطر نیارند کجا یک قطرہ گو این سر و بالا بود ارضی و پایش آسمان سائے کہ اندر خیمہ شد دل بستگانیم کمتر رو سفید رہ تار یک بر تو مکانکش گر پرسی لامکان ست قرنہا گوشہ عزت گزیدہ بہر کارے کہ بود او بود تنہا نہ بود از عرش کرسی ین ارایک مشیت چون ظهور و افشود خواست نمود از قدرت بیچون بیکدم</p>
<p>از ان پس در دو عالم ہر چہ کرداد ذبیح اول نوشت از ابہ اردو</p>	
<p>غزل ہذا تہ یک جناب حکیم پاپے صاحب بیس شہر فرخ آباد بر طر جناب مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی شاد مغفور ایشان ز شب</p>	
<p>تاریخ ۲۱ - اگست ۱۹۲۵ء غزو ششم شعر ۲۱</p>	<p>۱۰۷</p>
<p>مصرعہ طر ح</p>	
<p>گل از گلبن تر از شلخ و مرغ از آشیان اقد</p>	
<p>شعبہ بانہج لایم کار اگر لے نوجوان افتد ز چشم حق نگر ہر شے چو برگندہ خزان افتد</p>	

وگر کای ترا با سر گزیده مرسلان افتد
 آنگی بنده دلت خوش آنکه در چشم جهان افتد
 حدیثی از دلم آنکه که در گوش بتاک افتد
 صد از ناله ام نبود که اندر بوستان افتد
 در چشمم گر بدریا قطره آتش نشان افتد
 سراسر ای گز آه من به طاس شمعان افتد
 گذار من اگر ناگاه اندر بوستان افتد
 منم آن صید نومیده که پیش از به کشتن
 نغان روکش عدم کشد سرگر گسردون
 کشد گر جذبه طبعم ز بالا طایر مضمون
 اگر از حدت سوز دلم سحبان زهر حریفی
 اگر بر منزل مقصد رسیدن آرزو داری
 نه کاید از تعلیقات او سرگز سر موئی
 سمند شوخ طبع خویشین را اگر و هم جولان
 بوسم بمبیل شیر از را با او بیا هم را
 بماند تا قیامت حکمتش فیض مندم
 پیرایه بلبل از من دو کف جانم بستان
 ترا زین بنده افتاده از هر کار در دنیا
 به کار خود کن محتاج غیرم بخیر روان
 آنگی کن عطا تلفم که بعد از خاصه گان فردا
 اگر افتد نگاه به بر ذابج خوش بیان افتد

در چشمت غیر حق هر شئی جز آن یک لنگر است
 در چشمانت نیت و رفیت در چنان افتد
 سکون از قلف پوشش از مشرق لطف و زبان افتد
 که برگ از خلخ و اندک گل رنگ ببل زلفان افتد
 بخوشد آبخنان کانل بجان ماهیان افتد
 با آتش نار سیده شمع را آتش بجان افتد
 نسیم اندر حجم افتد بهار اندر خزان افتد
 کمان از دست تازک فلک و تراز کمان افتد
 دماغش بر زمین در آن افتد اله سان افتد
 بدامم مرغ عیسی از چهارم آسمان افتد
 رسیده تا به یگرے ز بانفش دوهان افتد
 سر موئی نه با بیرون ز راه بوستان افتد
 چه یک گر بر زمین شعر من هفت آسمان افتد
 بماندم ریشه در هر پائے عا و آسمان افتد
 گذار او بخاکم کاش در هندوستان افتد
 بدست دیگران یارش این هندوستان افتد
 کف بر روی گلچین کف بر باغبان افتد
 بماند تا کجا اندر چنین افتد چنان افتد
 خوشار و زری که از سوز خودم آتش بجان افتد

	غزل مصنفہ ۱۹۲۶ء	
شع ۱۲	فا علا تن - مفا عیلن - فعلن	۱۰۸
<p>میکند جان بے نیازی تو ملک الموت ترک غازی تو دریتی ز کار سازی تو بر که دمه زهره بازی تو ماد اقسام عطر سازی تو وہ چہ لے سر و سر فرازی تو لے شب حیرتادرازی تو بر طریق ذہل نوازی تو چارہ ساز از چارہ سازی تو لے زمین برد مخر رازی تو سوسن از یک بان درازی تو</p>	<p>دل من برد و دلخوازی تو من و نہ ساگئی کہ بر داہم من ہشتاد سالہ حیرانم لے فلک تنگ شد بساط زمین لے نسیم ہزار در عجب ہم قمریان را کشیدہ ست بلند دست کو تاہ من رسد بچہ سان بنکر اے رعد برق سے خند من بجان آدم تو نیز بسا بہر دیندار یک تن بے سر شد پریشان دماغ اہل چین</p>	
	اسے سہاب فلک بیا کہ فوج مہست مشتاق نیزہ بازی تو	
	غزل مصنفہ اپریل ۱۹۲۵ء	
شع ۱۰	مفعول - مفاعیل - مفاعیل - فعلن	۱۰۹
<p>تار نفس شمع شبستانہ پر آمد جانم ز تنم برد و جانانہ پر آمد</p>	<p>دواؤے کہ ز جان تن پر و اندہ پر آمد بشنیدہ فغان تن و از خانہ پر آمد</p>	

<p>از خط سبز بیکانه برآمد بروانه جو با بخت مردانه برآمد گفته ملک شیخ زمینانه برآمد کار سے کہ در دست من دیوانه برآمد ساقی بہے و شیشہ و پیانہ برآمد از خانہ بعد لغزش مستانه برآمد بانٹ بہ سو اسے پر پروانہ برآمد</p>	<p>برخیز کہ دگلشن بے خار رخ او از معرکہ بگر بختن بلبل و قمری روح من عاصی چو شد از قید تن آزاد چون باہ نگشت نمائے دو بہان نشد ہر جا کہ نشستم بے دلداریم آنجا جانم بغذا کے پیش باد کہ ساقی اسے قلعہ فدا بیت دل جانم کہ سر مجا</p>
<p>پوستہ بہ لبہائے فنیج جگر افکار بے ساختہ ایک زبانه برآمد</p>	
<p>عزل فارسی تصنیف ۱۲۔ اگست ۱۹۲۵ء</p>	
<p>شعر ۱۳</p>	<p>مفاعیلن - مفاعیلن - مفاعیلن</p>
<p>فغان فغان چہ بلا ہا کہ بر سر ہم گذشت چہ سیل خون کہ نہ از دیدہ جسم گذشت اجل بہ ہدیہ جانم چو از دم گذشت رسول شک نہ است کہ از سرم گذشت ہر آنچہ بہ تقدیر بر سر ہم گذشت گذشت بہرے ہر گ برا در ہم گذشت گذشتی بسر ہر دو لا ہر ہم گذشت زادہ کیو تا سلے نیابہ در ہم گذشت کہ در چہ مستان تجر تہ چہ ہم گذشت</p>	<p>گذشت عمر و نگارم نہ از ہم گذشت چہ دود دل کہ نہ از ادسیاہ خاں من ز خانہ ماتم و لبیک از آستان برخاست پیش داد بر محشر بیکویم لے ہر دم نہ قدر ز آلہ تدبیر قتل با بے بہر گ سہ ہر آن جوان نہ بر سر من بہ صد مشقت تانہ ہر دشمن دوست بہر حال حکم بہ باکران ست حال ز پیش کعبہ چہ رسید در تالان نجد</p>

<p>گذشت کان بد بردم در سرم بگذشت خوش آن زمان که در آغوشم بگذشت خیال اتم و پدر یکسر از سرم بگذشت</p>	<p>اگر سینه هست بر اوقات زندگانی نشان خوش آن نیات که بگذشت از کنارم از آن زمان که در آغوشم گویا دادم</p>
<p>بچه بچه که بد مندم بزرگ آدم دشمنی هستم که در ارم بگذشت</p>	
<p>شعر</p>	<p>غزل مصنفه ۱۲۹۱۶</p>
<p>مثنوی</p>	<p>مثنوی - فاعلین - فاعلین</p>
<p>خورشید پرخ سرنگون است ای چاره گرم چه این چون است برخیز که حال من زبون است آن س که بجام و از گون است سموره ز حد مایرون است این طشت خور از چه رزون است از حیطه عقل کل بیرون است</p>	<p>از سرم رخش که بچگون است پرسی تو چه حال ماکه چون است ای جویش چون درخ تا چند خوردم در ازل ز چو ساقی هستم به کوه و دشت مایرون گردون با پلای من و نام است ای عقل که و که منزل ما</p>
<p>ایستاده و سر قائلش دست از خجالت و شرم لاله گون است</p>	
<p>مثنوی / بر بیای تو حیدر و شیشه اجباب بار تعالی شایده و انهار غنیمت توان اجباب به سرور کائنات منجم حودات علیه الصلوة والسلام الهم محافل بلاء و البهال تو ذاب باهوات با نصوص و با نوح</p>	

کر بلا و دیگر آل طہار و اولیائے کبار رضی اللہ عنہم و انہما رحلت
 موجودہ اسلام و تدبیر اصلاح آنکہ رشتہ سلسلہ اربعہ توبہ ہم دین
 اوراق درج کرتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>مے آنکہ آفتاب ز کوئی تو ذرا کوہ گران پہ پلہ چشم تو برگ کاہ قصر ترا بجشم بہ و ہر آسمان ملک تو بے حدود و زمان ہے تو با آنکہ تو یکے و سمیت نہ دیگر است بنو دیکھ بر نہ دیند زشت کارش ہر چندے کنیم گنہ صدمہ زار ہا علت بے ازل ہم ابد ریشہ حکمت بعرضان رست بچہ انامہ و بس لطفیکہ بذل عرش کنی بچیان بقرش جوید کسے ز رزق رسانیت انشا ذات تو بے نیاز و صفات تو دلوار او ہست اگر قدم ز جہات ہم این جہا گوئیم لم یلد کہ تجوایم احد ترا این ہر چہا در را کہ تعق بذات است</p>	<p>پہل کتاب تو کلمہ شایق تو پڑہ بجز ران بدیدہ بود تو گنہ گار دیدن نیستہ ان کہ رسیدن نیستوان ذات تو رشتہ و صفات تو لایسود ہر چہا ہر نہ بان تو ہر نہ ہر نہ ہا نہ آری نہ ہر نہ اگر پردہ و اریش سہ چہ از ان کہ کد کرست نہ تار کما در سفارش رنگ کہ در رست جا ہر نہ ہر نہ ہر نہ ہر نہ ہر نہ ہا رانجا کہ در نہ ماہ آری نہ ہر نہ ہا ہر نہ ہر نہ ہر نہ ہر نہ ہر نہ ہا ہر نہ ہر نہ ہر نہ ہر نہ ہر نہ ہا ہر نہ ہر نہ ہر نہ ہر نہ ہر نہ ہا ہر نہ ہر نہ ہر نہ ہر نہ ہر نہ ہا ہر نہ ہر نہ ہر نہ ہر نہ ہر نہ ہا</p>
---	--

بزرگ و مرغ و هم کجا طائر نظر
 فی الجمله در دیکه نمیشد چنانست
 و داناکه از تو هیچ خبر دار نیست
 اما که آنگه گشتند در کینه ذات است
 بود که این صفات در بود و کائنات
 نیست اگر زمین که صفاتش چنانست
 آنست که از خود نه آسمان او بگیر
 ساز و ساختن هم قدرت بدل گذر
 یا بی حوا از شمار توان کارهای او
 زمین سان با هم خالق اگر منت شوی
 آن خالق که کون و حیاتش بدست است
 هم زمین نظر با هم کریم و رحیم بین
 زمین مباحث دان که گفتند نه مندم
 زمین به چار اسم صفات اگر یک
 حق الله است حق عباد از بگردنت
 خوشتر آنست که مصلحت بلع حال است
 خوشتر آنست که گردن جانفشان است
 خوشتر آنست که صبح نماید بدگر او
 خوشتر آنست که شوق کرد در خطه عشق او
 خوشتر آنست که شمع در قفس نظر شود
 خوشتر آنست که بگریه بشکند از کائنات

کمان ذات تست بعد از پیر کلاه
 فردای حشر چشم بزد تقاضای تست
 مستند گرچه عاقل نیست از نیستند
 خوش وقت آنکه محو کجین صفات تست
 نه میتوان شناخت چرا که شش جات
 گویم صفات او نه ماله پاک است
 زان پس شکر تعالی ان اسم و پندیر
 انحال او قدرت هر کار او شمر
 شاید که فرق عجز گذاری بهای او
 اندر شمار خلقش از خوشین روی
 این مرد و کار کرد توان شش دوست
 هر که زمین ز خوان که هاشم پیر چین
 هم او قوی است عادل و تبار مستقیم
 گیر در ترا که ابره بلاکت بود شک
 صد جیت هم به عت حکومت بدست
 خوشتر آنست که تشنه آب لال است
 خوشتر آنست که از مر میسر نام است
 خوشتر آنست که چاشت بیاید بغیر او
 خوشتر آنست که خالق بکشد عشق ملو
 خوشتر آنست که از ان سوی تیغ گر شود
 خوشتر آنست که چرخ از هم قدرت در نکات

<p> در حق تست عینک حق ساز و حق نما باشی و گرنه پیره درون پیره روزگار پیش تو یک مرغ قد رت زمانه است و از خرمن صنایع حق خوشا بچین یعنی که تخم معرفت حق بسینه کار کز و سه بود و بعد خدا هیچ بهتر افسوس کاین شوق ندراد و پشیمان و شوق دین شام را به صبح بر آید که بروی ست با حسن لایزال - با حسن لم یزل آن شاهد یکم هم به یکم گزیده است آن شهید لایق و دل کشا ترا آن شاهد یکم از مشرق و امارت کش کرد یعنی که عشق ذات رفیع لایزال خوشیش در آن شاهد یکم شمس سید را و مرثدا گل سحر آفرید آن شاه دلیران هر که از انبیا هم بود و در دوستی که با او هر که از انبیا هم بود و در دوستی که با او </p>	<p> فی الجمله دُرّه دُرّه این کاروان سرا باشد سعادت تو گر آری در این کار و دنیا در صل بهر تو آئینه خانه است اشکال مختلف تو بهر آئینه بهین زان خوشا تو نوشته عقول بدست آرد آبش به در پیشه دین به پیر و آری تو دیدگان و ندان نگاه خوش پیرسی اگر که شوق لقای که کوی ست گویم که دوست شاه چاه ازل آن شاهد یکم بهر کج تو را فرمود است آن شاهد یکم گفت نقد که هم ترا آن شاهد یکم جام است اینچنین آن شاهد یکم که مستان آید خوشیش بهر و بهر و بهر و بهر و بهر و بهر آن شاهد یکم شمس مجازی و کل خان آن شاهد یکم دُرّه او را شمس خوش آن شاهد یکم بهر و بهر و بهر و بهر </p>
<p> آن شاهد یکم بهر و بهر و بهر و بهر آن شاهد یکم بهر و بهر و بهر و بهر آن شاهد یکم بهر و بهر و بهر و بهر </p>	<p> آن شاهد یکم بهر و بهر و بهر و بهر آن شاهد یکم بهر و بهر و بهر و بهر آن شاهد یکم بهر و بهر و بهر و بهر </p>

آن محرمے زیادہ امور شہنشی
 آن احسنے کہ جملہ محاسن نباتات او
 آن محسنے کہ ساختہ از خاک کفش پا
 آن مجربے کہ ہر خبرش را خدا گواہ
 آن واقفے کہ دید خدا را چشم سر
 آن دلیرے حبیب حق و دایرہی خلق
 آن صاحبے کہ صحبتیانش بگرد آید
 تراہنا کرین بہر حیا را اراد
 عثمان ذی حیا و علی ثم و فاسیعا
 فرمود حق بیان صفات بیکان بیکان
 این چار چار عنصر جسم نبوت اند
 این ہر ہر چار چار عنودے از قصر دین
 این ہر چار را بجلالت گرفتہ اراد
 یا شد ترا بظلمت ایشان اگر شک
 تا ہم اگر یقین نہ کنی بہ زمانہ شش
 کو صد ہزار است اور است ہزار
 توحید انکہ اصل اصول مذہب است
 یعنی اگر بشر کہ مومن و قسطنطین
 یعنی اگر بغیر حقوق عسب و د
 منجے اگر بسوی عبادات بنگردد
 یعنی اگر بغیر دین و دینا پیش

کز دے بجز خدا نہ کسے دشتی گئی
 وصل آن چنانکہ یک شہ زات صفات
 احسان بعرض پاک بقیمودہ خدا
 آن سبے کہ گفتہ او گفتہ و الہ
 آن کاشفے کہ از شدنی ہادر خبر
 آن خواجہ صید برقی و رہنای خلق
 یونہ کا نام بگرد و قصر دمان
 یونہ بگرد و دیم عمر ضیاء را اراد
 در وصف تو بیکان بیکان بیکان
 آخر رکعت پادہ بست و ششم بخوان
 این چار چار گوہر کان فتوت اند
 ذات انوار است سہ شاہ و سلین
 بودے و دین حق بگرفتہ چنین قرار
 بیکر صراط مستقیم یا وصافیت سرسب
 بخوان بغیر بصیرت پاک از قیامت
 حرفے و از ان پیشین حرفیت کم درانی
 تا بیان رحمت حمد و ثناء و تہنیت
 از یہ یا بگوزدہ بندہ بنی ذرہ سنش
 چنانکہ خود بخوار بہر اسبیت توحید و د
 پیشین و از بیکان ہر اسبیت توحید و د
 خوانی بغیر ذرہ و ذرہ بیکان پیش

<p>احکام اور نگرہ تمامی مساملات شاید بروئے خاک سرخیز آسان قرآن پاک مجرہ ذات پاک دست ترسم کہ زد و پیشیر و اشتیاشوی بامسلمان خطاب کہ دارم ہم او بخوان</p>	<p>داری کلام اگر بہ کلام آسیات ہر جا کہ شان کہ و جلاش بشید بیان پیکر سے کہ عرش برین یای خاکست یا ایہسم نہ قایل قلوب علی شوی این ہر جہ گفتمہ ام ہمہ یا غیر مسلمان</p>
<p>افحاطیہ یا ہل سلام</p>	
<p>دیدم بہر کہ فتنہ خستہ و تباہ لیکن ہمہ معطل و نا اہل روزگار نور و دم جو باگداسے بھوان برابرسے ارجمان شان لغت و جہت نہ درہ چندینہ ذکر بہ بخت حکم و شہادت دیپان نہ گزشتین و دہا سہا و پتر سا ان ناہ نوش میسر سہا ہرے خواہی زوہ عام سہا ہی اگر خبر لیستہ تانہ در الہیانی برای تام شہرہ بلکہ دہیچے خود ہا ہی کنند شہرہ کنند اگر یہ پتر ہا ہی کنند خیر خیر شہرہ پتر سہا یدر روزگار شہرہ کہ نہ خوف نہ ہا شہرہ ہا شہرہ خواہی را کہ چہ اند و شہا ہم شہا</p>	<p>اند آتم کنون کہ یا سلامیان نگاہ ہستہ کسی کہ در کنون کہ چہ در شمار دیدم چو شاہ را ز گداسے یدر تہ میلان شان بزرگ و تجا ہستہ در تہ اقطاع ارمن ہن کہ باقی ہستہ شہا باشند آتم یو پ و امریکہ و سہا باشاہ خورد و پوش میسر سہا ہرے پتر سہا زوہ بخت و او بار شان اگر گویم کہ جمل وین سہا ہن شہرہ نام ہر شہا و یدر کنون کہ یدر سہا ہن کنند خیر سہا کنند اگر سہا نام اوری کنند لیستہ یو و آتم اہل اہل ہا ہرے ز انہا سہا کہ در پتر انفسل ہر پتر این ہر جہ گفتمہ ام ہمہ یا غیر مسلمان</p>

<p>از عالمان دین کہ باندند اندیک افضل ترین اثیمہ یک عالم اجل</p>	<p>سر یک میان خوشی مناعت اہل آنگاہ سیکم زنیاش پئے پئے</p>
<p>مناعت محافل میل و شہیت</p>	<p>مناعت محافل میل و شہیت</p>
<p>می گوید او کہ محفل میل و شہیت بیزانیکہ وقت ذکر و اوقات قیام شہیت بیزانیکہ ذکر و سید سلطان و دوسرا شک نیست اندرین کہ ہر تجویز ایسا دور یتودخیرین نتیجہ کہ زمین ملک یک قلم کار یکہ باحقین وقت و مقام شہیت امردوم بطرز زمین مید پر خیر امردوم شہادت نیست لا کلام اسے واسے اکن بنی کر چیکہ کہ شہادت اسے واسے آن رسول شہیت کہ در خطہ اسے واسے عالمان ہادی ہادی</p>	<p>مختص باین است یا ہمدوم خیر صحت ایستہ ایستادہ و زرد و سوزا شہیت در سال بار بار فوضو است و فاضل بدستیں اہل تہذیب این کار ہا خیر ذکر رسد این ہا کہ بشو و دفع و اسدوم روشنی در کسی سمت کار و ایستہ شہیت سار و ہست او ز غفلت سہل و ہل بہشت شہیت الہی تو اتر ذکر شہیت اہم کہ و لہ تو این تہ سوزش سوزش سوزش بہشت شہیت الہی تو اتر ذکر شہیت اہم بہشت شہیت الہی تو اتر ذکر شہیت اہم</p>
<p>عالمات فاضل و شہید و شہیت</p>	<p>عالمات فاضل و شہید و شہیت</p>
<p>ہم شہید ہست ہست ہست و شہید ہست ہست ہست و شہید ہست ہست ہست و شہید ہست ہست ہست</p>	<p>ہم شہید ہست ہست ہست و شہید ہست ہست ہست و شہید ہست ہست ہست و شہید ہست ہست ہست</p>

بینم انکے فتنے نصیب خدا شود
 مایم سر میر کہ خدا پند
 حق یقین مایم نصیب ایم دوست
 سر حیدرے کیم عیب و پند
 یو دے اگر حیدر با جان میر باز
 مایم غایبان حیات پند
 مارا یقین کہ نہ پند نہ میکند ہنوز
 مارا یقین اللہ کے حبیب پند
 یو دے اگر پند پند و پند
 حیات پند سور کو یقین
 پند پند پند پند پند
 روز پند پند پند پند
 من پر حیات پند پند
 فرستے تو روز پند پند
 باشد پند پند پند پند
 پند پند پند پند پند
 آن پند پند پند پند
 پند پند پند پند پند
 پند پند پند پند پند
 پند پند پند پند پند

<p>این است ادا نمودن مژده و فاساد خویش این است پلیده از جلوه ایصال عشق همه سینه زدن و کشته تیغ خفاش زدن شکسته زیر سایه دریا باغش این خسته و خمرم از ایشان یادگار در خیر تم که چون درخت لوم لایم است</p>	<p>این است استغنائی و غایبانه خویش این است رجه از زرجات کمال عشق بر دانه گلاب شمع جلالی مژده اند رفعت ازین مژده باغ خوش حقیقت از سال خمر مست و پیوسته جگر زکوا این یادگار شاد که بهر کمالیست</p>
<p>پیشوا سپه سالار است ایچال قیصر باه خوار است</p>	
<p>احسان شسته بر چه تو بازندگان کنی در خدمت نشسته کم از کم بدلی بود باید نه بالبال نه بامید با سبقت احسان میان بود که نباشد بدلی احسان چه کرد و نان خود با لکها زدن احسان چه خورد و اگر آب و ده است خبر به کنه نشسته براد نجات شاد سپاه رسته است قیامت اگر نیست مستطیل با به خور و پیوسته از ناله بیام تا چو پاینده یار و دیدم سینه تزلزل از ناله نای سحرش چه پیوسته فاخته دشنام بدلی فاخته بر سینه کجا انداخت خواران و در موسم زنگنه از ناله بهر</p>	<p>الیه ایچال اگر نه با مژده گوان کنی کز زنده گان امید بر لب هم بدلی بود احسان بود ازین و اتا به سبقت پس بر چه میکنی ز بار کافران پیر که پدر که پیشه و ربانیت است یا مادر خدیجه و اگر این خانه است احسان حاکم نیست که بعد از ناله و از هم بر لب ز فاخته باوقات غافل احسان بود ازین و اتا به سبقت کافران و از ناله سینه تزلزل ز سینه از ناله سینه تزلزل سینه تزلزل و از ناله سینه تزلزل یا از ناله سینه تزلزل</p>

در دیو بار تو چه در صفا کمال	در دیو بار تو چه در صفا کمال
شکر خدا که در ستر فی سست کمال	شکر خدا که در ستر فی سست کمال
در پای تخت لندن آید زاده	در پای تخت لندن آید زاده
چندین سیزدین ترا بر فراز	چندین سیزدین ترا بر فراز
شکر خدا از نعمت اسرار	شکر خدا از نعمت اسرار
باشد و جبهه شریف با خیر	باشد و جبهه شریف با خیر
ماتر این چنین ترا نام آید	ماتر این چنین ترا نام آید
از لایحان علم و تفریق	از لایحان علم و تفریق
شلیک است از انگریز	شلیک است از انگریز
پس در تاراش ز سپهر	پس در تاراش ز سپهر
بهست آن گوی آنچه	بهست آن گوی آنچه
لیکن ای نام شایسته	لیکن ای نام شایسته
سرخیل آن کرد در زمان	سرخیل آن کرد در زمان
در لندن این احوال	در لندن این احوال
بسیار است از	بسیار است از
گویی که طبع است	گویی که طبع است
گویی که طبع است	گویی که طبع است
آن و پایله	آن و پایله
ز آن	ز آن
نماند	نماند
محیط	محیط

ما هم وزیر اعظم برطانیه بحال
 الزام هست ذمه این سلطنت بران
 این جنگ است را بد از آن چاره قبول
 یعنی که هرگز اگر رعایا گشتند بد
 نیز آنکه قوم دولت باشند گمان ملک
 این قطعهاست ملک که با تحت ترکیان
 این گفتنش مناسب وقت مقام نیست
 آبا خبرنداشت در التوا لای جنگ
 بر بند اگر زمین ز کماهی انتظام
 لیکن ملک روس نباشد خراب تر
 آن هر با آنکه کبرین هر چهار خیمه
 یونان و روس و آرمین و بلغار گویند
 بودست نپای دولت انگلش چو بر میان
 این هر بلای جنگ ملکش زفته است
 حقا که این مصائب پنجاه سال او
 ر حتمی بحالش از مکنده اتحاد یان
 بلکه که دست زین گشته در زمین یان
 این حرم بر این نیست بخت دارا گشته
 بعد روزی است که هر ذاتی بر پیش
 با خاکی جان خورشید شامش بهمان
 تا او بخندد ملک را کشش دلی کند

بنموده اند در حق ترکی زبان خیال
 که زلف و شکر و عدل خود ان نمیتوان
 که کرده اند جنگ در التوا قبول
 آن ملک در حضور است آن دولت مند
 و روزی که هر کس که سپار و عثمان ملک
 محمود فرزند شریف انسان نمایان است
 که قوم ترک آسید بدین انتظام نیست
 غلام همه سمجوان کس کار آید جنگ
 گویم که بان تباه و تار است کلام
 اسر و یان و حرم و بلغار را انگر
 در این سدی بزرگ گویند با تاخت
 نگذاشتند بهر شهر را ستم کردنش
 بودست تمام ترک نه باقی کون نشان
 در خیز صدمه از دولت گرفته است
 بر چرخ اگر بیدار باشد به خسته حال و
 بندست و گرنه بخت و اقبال و یان
 ماند بحال بر قیسم او چو تیر بران
 این هر که نیست بهر ایشاد و حرمت
 باشد بهر صورت بهر ایشاد و حرمت
 کوراست آن که بهر ایشاد و حرمت
 اندر فضل ملک

باب دوسرا - فصل اول بزبان اردو در بیان خلقت نور

۱۱۳ ع بنوی صلی اللہ علیہ وسلم صنف ۹۹ شمس

معا عین - معا عین - انمول

حسدا جانے وہاں کیا ماجر تھا
وہ نقشیں ازلین جب بن چکا تھا
سیان حنائی و مخلوق وہ نور
تنگناں خامہ کن اب ہوا۔ ہم
نہ کہتے ہیں بہا تھا وہ حسدا سے
مگر اپنا تو ہے ایمان اس پر
نہ تھا جب کچھ وجود عرش و کرسی
ازل میں نور حق اور نور احمد
نیاز و ناز میں دونوں تھے مصروف
او دھر وہ شیفہ صفت ہر اپنی
لئے تھا خلعت مجاہدیت وہ
ادھر سے ضربت نسیج و تلیل
ادھر سے بارش باران رحمت
جہان وہ تھا کہ نور مصطفیٰ تھا
حسدا خود ہاتھ اپنے چومتا تھا
نہ تھا یک برزخ اعظم تو کیا تھا
وہ کب سے منظر ذاتیہ خدا تھا
نہ کہتے جن کہ وہ ذاتیہ خدا تھا
کہ وہ آئینہ ذات خدا تھا
ابن صحبت رب العلاء تھا
ہا تھا ایک اک ظل ہا تھا
یہ ادھر اور وہ اس پر تھا
ادھر یہ مجبورات کبریا تھا
یہ اپنی عہدیت پر چولستا تھا
ادھر سے نعرہ صل علی تھا
ادھر سے شکر کا دیہا پڑتا تھا

فوج اور نور کے عدد تھے جولا۔ یہا

سراپا منظر شان حسدا تھا

در لغت شمس امیتا صنف ۹۹ شمس

۱۱۴ ع

معا عین - معا عین - انمول

۱۱۴ ع

مسلمانوں احمد کو ذات احمد کی ضرورت تھی
محبت کے لیے محبوب کا ہونا بھی لازم تھا
تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ وہ شان برتر احمد
اولو العزم انبیا جتنے ہیں بھی کانتے ہوئے
گنہگاروں کا کیا کتنا کہ انکا حال کیا ہوگا
ہر اک امت بنی قیسے اپنے مانگیں کی جا کر
وہ اک سردار ہم سب کا محمد ابن عبد اللہ
بھی بڑا ہمارا اور ہمارا بارگاہ کا
گزر فرصت جب ایسے سرو پہن سکو ہو جائے
شفاعت خواہ ہونگے چہرے تھکے پہلے بھی
یہی اک کج کے دن بھی مجسم محبت حق ہیں
عرش جو کچھ وہاں نہکا وہ سب پیش نظر ہوگا
مقتار وہ خدا ہے جسکے امر کن کا یہ جلوہ
ہو جو اتنا بڑا ذوالامور اتنا بڑا قادر
ہر ایک کا محبوب ہو اور جو محبوب خدا خود ہو
ہر ایک محبوب کو تم دیکھ لو پھیلی کتابوں میں
رہنورد نا تھا ساری نصرتیں دنیا کی وقت پہر
نیا سب سپر کرو اک ہر جو دنیا و عقبے کا
عذر کیا عمرہ منتیں قسین جو دین محبوب کیا ہے
نہا نہ زلم نہ نعل بے پروا حلم و استغنا
نہم تھا لطف تھا جو دو سخا تھی بزرگ سادہ تھا

صفات حق میں اک اعلیٰ صفت کیا تھی محبت تھی
پھر اس محبوب کے ذیشان کر نیکی بھی حاشی
کھلے گا حشر میں تبر کہ کیا کیا اس میں نصرت تھی
مقرب جو ملائک ہیں کینے کیا یہ قربت تھی
بگڑ جائیگی نیکن کی بھی وہ صلی جو صورت تھی
مگر وہ سب کمین گے ہلکے جرات نہ جرات تھی
خدا کا ہے جو محبوب اور خدا اس کو نصرت تھی
اسی سے آج کے دن ہلکے شفاعت تھی
کہ ہم سب کے کمین زاید فقط اک اسکی امت تھی
جو اب ہم میں بہت ہی یہی دنیا میں بہت تھی
انہیں کی ذات دنیا میں بھی سب کے حق میں تھی
ہیان تو اب لبحث اک فقط حق کی محبت تھی
وگر نہ تھی نہ یہ دنیا نہ کوئی اور خلقت تھی
اسے کیا کر کے رکھے گا وہ جسکو اسکی نصرت تھی
سمجھ لو اپنے دلیں پیش حق کیا اسکی نصرت تھی
کہ مراک کے مجھے دلیں کتنی اسکی عزت تھی
جہاں تک اسکا قابو تھا جہاں تک اسکی قدرت تھی
اٹھا رکھی نہیں اسنے کوئی عمدہ نصرت تھی
انیت تھی دیانت تھی صداقت تھی سادہ تھی
عبادت تھی ریاقت تھی توکل تھا قناعت تھی
قبل تھا تکم تھا شجاعت تھی ایانت تھی

<p>کہ سدا دوزخ غلام او نکا۔ تو نوٹدی اونکی جنت کہین گے سب کہ وہ کیا حق قیامت یہ قیامت حق جیسے بعد از خدا پھر آپ سے سحر محبت حق کہ اول سے شفیع المذنبین انکے حضرت علی</p>	<p>ابد کی حق سے پوچھو۔ ہاں زل کی لین بتانا ہوں پھر سے گی حشر کے دن جب ہائی آپ کی ہر سو شفاعت یاب پلے تو وہ اُمت ایکی ہو گی شیت کے موافق بعد اسکے اور تلمت ہی</p>
	<p>اکی جن کے دم سے ہو گیا اس دم بھلا سکا قریب زار کو قہر مون سے اسکے فاضل شہت حق</p>
<p>شعر</p>	<p>مصنفہ یکم اپریل ۱۳۸۶ء</p>
	<p>مفعلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن</p>
<p>لکھنؤ میں اسیاتہ مطبع محمد سے پمیر کا کہ وہ ہے عرض اوی یک فرد لائی کے جو مراد حق دعا تیری لکھا گو یا مست رکا ورق سہ حرق ایک اک نعت پمیر کا بیان خود ہی یلا کر ہو نظارہ ر دے انور کا او تر جاتا ہے چہرہ شام کو خورشید غاور کا کہان یہ اتنی کہنا محمد میں نعش اطہر کا معاذ حق احمد مختار ہے امت کے دفتر کا ملا ہے خون ابو بکر و محمد عثمان و حیدر کا لکھا تھا نام ابو بکر و محمد عثمان و حیدر کا چندوڑا ہے چھوڑو نکا بھی واسن پمیر کا کہان سے میں کہان باؤں تپا در تپا ہر سکا</p>	<p>اکی کو عطا غلام مجھے جبریل کے پر کا احد میں اور احمد میں نہیں ہر فرق تل پھر کا رضا ہے حق رضا تیری قضا ہے حق ادایتی بجہ اللہ کہ اوس وصلی پر اپیلین مشق کرتا ہوں وہاں موسیٰ کے رنی پر جواب لک ترانی ہو شر فیاب اشارت ماہ شب افروز ہے اس سے کہان وہ نوح کا امت کے حق میں پردہ کرنا ہمارے کس لیے اوراق جمعیت پر نشان ہوں یہ وہ جسم نبوت ہے کہ چیکے چار غصہ میں تر می از دست میں خدا نے چار گوشوں پر فرشتہ مستور نہ نہ کھینچے ہیں کیوں مجھ میں شفیع المذنبین تم رحمۃ اللعالمین تم ہوں</p>

	سخی کے مال سے حصہ فقیروں کا نکلتا ہے ذبح بے نوا بھی یک گدا ہے آپ کے در کا	
	مصنف معروضہ ۸ - نومبر ۱۹۰۹ء	
شعرا	مفاعیلن - فاعلن - فاعلن - فاعلن - فاعلن	۱۱۶
<p>ازل میں ہر رنگ جس سے پھیکا پڑا وہ تھارنگ کس حسین کا وہ رنگ تھا نقش اولین کا - وہ جن تھاق کے نازنین کا تسلط اوس شاہِ آخرین کا نہیں ہے حاکم فقط زمین کا کھنڈ اسے نام اوس پر اویکے دین کا ہے آسمان حلقہ جس نگین کا وہ نور اوس شمس والضحیٰ کا - وہ نور اوس پرد والدہ جی کا وہ نور اوس رحمتِ خدا کا - جو عین رحمت ہے عالین کا فضیلتین اور جائے دین اہم - تو اولویت یہی ہے کیا کم بسی تھے وہ اور حضرت آدم تھے اور چھلا تھا ما و طین کا وہ زلفِ خوشبو در چشم آہو - مژہ وہ ناوک کمان وہ ابرو وہ لب کہ اعجاز جن پہ لہو - وہ چاند سا چہرہ مہ جبین کا بنام کے تیرا حسین چہرا - ہوئی یہ محبوبیتا اوس کو پسیدا کشتیا تھا سورج کا تیری نقشا - کردل تیرے صورتِ آفرین کا بگائے تماشا زبہن کا کتا تھا اقسامِ ارا لوہیت کا کمال تھا جہنم بیت کا - وہ تھا شروع اُس مہجبین کا بہر کہ شرفِ اسب ہی سادہ - نہ لیتے تھے رات دن عبادت نہ غرض تھی یہی ارادہ - کہ کم ہو عشم امت زین کا</p>		

عطا ہو ریت کی انکو دوست بلا کے گھر پر بغلط عزت
 کلیم کو جلوہ بعدِ تحسنت - لگا کے نہ سر نہ بین بین کا
 ادھر یہ خلقت کی نگہ ساری - آدمودہ خالق سے آہ و زاری
 شفیق اُمّت جیسے باری - سر پہر غافلِ حسنین کا
 فریج ازل ہی سے تھا جو شہادہ ہو اچھی اُمّت میں اور کی پیدا
 وہ جام نقادِ دین کا یہ جام سپہ ویرا حسنین کا

۱۱۷ مصنف معروضہ سید علی ہادی شاعر

سفعول - فاعلات - مفاعیل - فاعل

ہم سے خدا کی مانگ ہے جس کی کیا ہے وہ
 اللہ جس پر کان لگا ہے کیا ہے وہ
 رومانیوں کی جسکو غذا کیے کیا ہے وہ
 حق گوئی و حق شناس و حق آگاہ و حق پرست
 ہے مظهر صفات خدا ذاتِ مصطفیٰ
 ذوالفضل و ذوالعطا و ذوالارطاف و ذوالکریم
 ہم اوس کی پیروی پر کریں تا آکر اتو لیا
 مصداقِ نور ذاتِ اکی ہے اوسلی ذات
 کتاب ہے کیا اَلَمْ تَرَ اَنْ مِّنْ حِسْبَا جِبَا
 زبیرا و سوا کو چمکے صدا و حق کا ہے نہ ضایہ
 شایان ہے اوسلو احسن تبار کا خطا ہے
 میں کیا بیان کروں مصطفیٰ علیہ السلام

سورہ شریف شفیق حسنہ و خیر الموری ہے وہ
 ذکرِ جلیلہا و حسناتِ ارض و سما ہے وہ
 شہداء و شہداء کا شہرہ طلیعی ہے وہ
 زمین اور آسمان دیا ہے مگر حق ثابت ہے وہ
 کو حق ثابت ہے حذر کا مگر آئینہ ہے وہ
 بعد از خدا اگر ہے حق دوسرا ہے وہ
 کمالِ انبیا کا نام خدا پسندو ہے وہ
 بسیار کہ زمین و آسمان ہے وہ
 ہر وقت تھا موسیٰ علیہ السلام وہ حالِ ہما ہے وہ
 ہم کہیں خیر کا تا بہرہ بہرہ ہے وہ
 اہل خدا ہے اہل کمال ماسدا ہے وہ
 لاکھ کہہ رہی ہے کہ کون اور کیا ہے وہ

ایک آدمی نے آپ کے بچے قرآن میں دیکھو بچہ نبی کریم کا ذکر کچھ دہائیوں کی آیت کا مسدعا کثرت عطا رسول کوئی وحدت آپ کی جو ہر ہے حق تو عرض ہے ذات رسوائی کی	بھیر کون کہہ سکے کہ خدا سے جدا ہے وہ دست خدا کہ دست رسول خدا ہے وہ فائل رومی کا حق کہ کوئی دوسرا ہے وہ کتنا بڑا عطیہ رب الصلا ہے وہ حق ہے ہمارا تو سائے یال ہمارے وہ
--	--

جائے مزار فریخ رضا القضا کا کیا

روز ازل سے ششہ شیخ ادا ہے وہ

یہ نظم قلم بھی میں نے اپنے ایک غیر معمولی حالت اور خوش شوق زیارت میں ششہ عین لکھ کر ایک سال اسکی مزارت کرتا رہا اور فیضیائے تارک ۸۰	منا عین - معانی - معانی - معانی
---	---------------------------------

چلے باوصبا وہ پال ادا ہوئیں کی شان سیر اک عین کے سے پہلے خاک کیلی کی تکلیف قیامت کا کہ کوئی انتظار یادہ کوثر وہ عشق نبی سے چھو کر دست آج متوال نہیں ہے معانی سے ہر چیز کی میری اور وہ ہوتا روضہ اقدس پر ہو دست دعا کی مگر تاروں سے تھکے دست پر پائی کل خوشی دعا کی کرنے دست پر ہر چیز کی میری تھوڑا سا ہر چیز کی ویرانی کی میری نہ خاویز قلم سے ہے نہ سیر اور ہر چیز کی	میں اٹھ گیا لیون پر جسکی اک عالم ہو ویوانہ ہر اک پہلو سے پہلے آئے ہوئے کوئے جانانہ لگاوت تو ہی لیے ساقی مر مر ہوٹھو سے پیانہ خدا کا ہے وہ محبوب اورین اور سکا ہوٹھو خدا ادا ہے میں ہوں لکھ نر نر انوٹھو فرزانہ کر اور ہر چیز کی ہر چیز کی ہر چیز کی میں سر پر ہر چیز کی ہر چیز کی ہر چیز کی تھکات ہے شوئی ہر چیز کی ہر چیز کی بنا دیا ہے میری ہر چیز کی ہر چیز کی نہ ہر چیز کی ہر چیز کی ہر چیز کی
--	---

مثل باتا ہوں صحیح کی طرف چسپ ہیں خوشنیت میں
 گلون کو خار ہوتا ہے اگر باتا ہوں نگاہن میں
 کمان بچا رہی ہے میری از خود رفتگی مجھ کو
 یہ سب کچھ ہے نگر دل کی آنکھیں مجھ سے تھی بہت
 مرے مرشد نے موتے شہ وارش حسن چٹنی
 اوسی کا ہا اثر ہے اور اوسکی برکتیں این جا
 وگر نہ اس طرف نہایت اور میری یہ سیسہ کاری
 جدھر جاتا ہوں ملتا ہے نشان نقش پانچھ کو
 جسے میں رکھتا ہوں احمدیت او میں باتا ہوں
 گریج ہو باد لون کی یا تڑپ ہو برن فاطمہ کی
 یہ بتی ہو رہی ہیں خلق میں خونینان جا
 خیر دیتا ہے مجھ کو ہر نفس تار نفس میرا
 نکال کر خلیہ دلی سے نہیں انکسوریں اس کے ہاتھ
 نہیں پارتے ہاتھ نہیں قابضہ اپنے بلور کی
 مگر اللہ نے دی ہے وہ نہیں ہر طرف کی قدرت
 کہ دیکھوں سپر مقرر میں جانی کمال اوسکا

وہی ہے جس نے اس کو پیدا کیا اور جو اس کو دیکھتا ہے

مجلس شورای اسلامی

119

ایسی ستھری کہ ان سے اذن زبان لاکھ احسان کا ہے آپ احسان	شکر نیا ہے حق کردن جو بیان اجڑ پاک کا نزد دل یہاں
تعبید و تشکر وہ حمد وحیدہ والحبیب احمدہ	
ہین زمانہ میں جتنے جتنے حبیب اللہ اللہ اس کی شان عجیب	رکتے ہیں سب کو وہ سب اپنے قریب اوسکا محبوب اور ہمارے قریب
تعبید و تشکر وہ حمد وحیدہ والحبیب احمدہ	
وہ نبی جن کی شان ہے لولاک سرمد عرش جتنے بانوں کی خاک	جن پر تران انجم و افلاک نام سے جن کے پاک ہونا پاک
تعبید و تشکر وہ حمد وحیدہ والحبیب احمدہ	
آیہ تبارک و تعالیٰ اس سے رحیم راہینا اندر الہ کا فرمان لہرنا	غایبنا غیبنا الہ کبریا خود دندادان خود و حبیب رحیم
تعبید و تشکر وہ حمد وحیدہ والحبیب احمدہ	
گوہر درج احمدی شہنا رخسار وہ پرترین رشان آبسار شہ وہ	انستہ برین اعجاز شہ وہ کیا کران نورشہ میں نہ بیا شہ وہ
تعبید و تشکر وہ حمد وحیدہ والحبیب احمدہ	
وہ شرفنا مس - بہ واسطے شہد باد - باد - باد - باد - باد	

اللہ اللہ ہم کو ہو وہ عطا	ایسی امت میں انکی ہون پیا
نعمد و شکر وہ محمدہ	
وحدہ والحبیب احمدہ	
ساتھ لائی تھی وصف رب عباد	ذات پاک نبی ذوالارشاد
علم و فضل و کمال و صدق سداد	علم و رحم و سخا و عدل و داد
نعمد و شکر وہ محمدہ	
وحدہ والحبیب احمدہ	
جب بلا خاک سے تن اطہر	امتی امتی تھا ہونٹھون پر
تجھ پر قربان ہم سب لئے سرور	اللہ اللہ یہ کرم ہم پر
نعمد و شکر وہ محمدہ	
وحدہ والحبیب احمدہ	
ہائے وہ امت ستم لعلین	اگرے معدوم اُمین کے نورین
اُتپہ لعنت خدا کی فی الدارین	تم یہ رحمت خدا کی یا حسنین
نعمد و شکر وہ محمدہ	
وحدہ والحبیب احمدہ	
بس بس ابائے و بیچ نیک انجام	بہج اہلین تحفہ درود و سلام
السلام اسے بنا وہ اسلام	صلوٰۃ علیک والا کرام
نعمد و شکر وہ محمدہ	
وحدہ والحبیب احمدہ	
مخمس بطور مناجات در حمد باری ثنائے او بالخصوص فی زنت	

سرور کائنات علیہ التسلیم والصلوة معروضہ ۱۹۱۷ء

مفعول - فاعلات - مفاعیل - مضافین - بندہ شاعر

ساتی وہ دے مجھے جو خوشگوار ہو
تذری نبی عطیہ پروردگار ہو
ظرون پہ جبکہ وسعت دریا شمار ہو
بو مشک بار رنگ بزم گیار ہو

پھر دیکھئے بہار میں کیسی بہار ہو
برحق ہے یہ کہ روز قیامت کے حساب
در بار حق میں ہونے لگے تیغ و تاب
دیکھئے مرا کہ سوال کار کو کرسی جواب

ہم میں گناہگار تم آمرزگار ہو
قرآن نام ایک شہنشاہ دوسرا
میں لاکھ زبان سے جو چھپے دے مرا خدا
اللہ سے پاس شرم غلامان مصطفیٰ
میں تے پل صراط پہ جا کر نشا تو کیا

ایم امت حبیب خدا ہو تو بار ہو
نیکے کا آفتاب قیامت بھی صبح حشر
ہو گی قوی ہر اک کی بصارت بھی صبح حشر
عشق کا ہر وقت زار بھی صبح حشر
چکے گا آفتاب سلامت بھی صبح حشر

پہو بہتی شمع اتم زبانی مقال
صبر حق چکے نہ تو کوہ ازاب حال
شب انتظار ہو
عشاء سے غنی کا تصدق ہو جن پہ مال

تین کا مٹی گولی خدہ اجاں شمار ہو
یہ نام زبان جان بیاں بیاں مہر ہو
نا کام ہوں جہاں میں یا شاد کام ہوں
یہ ہیں وہ کہ ایک خاص بھارا غلام ہوں

کہو کہ غلام رحمت پروردگار ہو
پر نہ ان مجاہدیم نہ جاہل نہ لڑائی
بہشتیاب ہوں گھاس تین میں قبول ہوں

<p>کھاتا ہوں میں قسم خشنیں و قبول کی اللہ کی قضا کہ ادا ہو رسول کی</p>	<p>مکمل نہیں فریج ذرا دلفکار ہو</p>
<p>یہ ترجیح بند تقریب محفل میلاد شریف مکان محبی غشی سعادت مند خان صاحب مختار منقہ ۱۸۹۱ء میں میں نے مرتب کر کے پڑھا تھا</p>	<p>۱۲۱ مفا عیون - مفا عیون - مفا عیون - مفا عیون - مفا عیون</p>
<p>انھیں کو ہے خبر پہلو میں جھلکے بانہر دل ہے خدا نے جھلکوا آنکھیں دی ہیں دیکھو انکی آنکھوں تذول رہت حق پر ہے یہ کیوں تم کو اسا طرح کیا ہے عرش کے دل سے کوئی بوجھے زمین کی بائے بوسی طرح کو کرنے نہیں دیتا شمار انجم کا کیا اس سخن کے روبرو دل فلک پر چھلکے ہیں تارے کہ مشتاق انجن میں ہیں بٹھا کر عمد دولت میں ابھی جبریل لاتے ہیں کھڑے ہو جاؤ بسے عاشقان دید لفظیں</p>	<p>سعادت مند خان کے گھر یہ کیسی آج محفل ہے یہ گھر ہے یا کہ فرط روشنی سے نور منزل ہے ظہور رحمۃ للعالمین کی خود یہ محفل ہے شرن اس سرزمین کے فرش کو اس پر جو حاصل ہے یہ رحمت فرشتوں کا گروہ آج میں حایل ہے ہلال طرح بھی تو آجکی شب بد فاضل ہے سر محفل نوید آمد ملک ماہ کامل ہے کرنگے وہ زمارت جنکا بنیادیدہ دل ہے وہ اتر آئے گا گوارہ یہ جیسی باگ محفل ہے</p>
<p>خوشا روح الامین بالین نوید جائقہ الامان کہ خیر المرسلین خیر البشر خیر الورا</p>	<p>درود اقدس ہے ایوان ہدی تم پر ملائک بھیجتے ہیں انکے ہاتھ ان کا خدا تم پر کہ تم موشیح اور پروانہ سان تم بہن خدا تم پر سے قابو کر کرین خدائے ہم کل ماسوا تم پر</p>
<p>سلام کے آفتاب آستان اعتلا تم پر ہمارا کیا سلام اور کیا درود ہے سرور عالم کہان اس مقدرا اور کمان ایسے شہید اپنے مستاع دل کہ تہجد جان یہ اپنے لب کی چہرہ میں</p>	<p>درود اقدس ہے ایوان ہدی تم پر ملائک بھیجتے ہیں انکے ہاتھ ان کا خدا تم پر کہ تم موشیح اور پروانہ سان تم بہن خدا تم پر سے قابو کر کرین خدائے ہم کل ماسوا تم پر</p>

<p>شقاقت ہو تمھاری تابع اذن خداست کچھ کلید گنج عرفان کے محافظ آج تک تم ہو ادھر بھی گوشہ چشم عنایت لے مے مولا نہ اپنی رضویت پر ہے نہ انہی ذریت پر توجہ تیدی وارث حسن کی مجھ بوجھ</p>	<p>مگر اس کے کرم سے ہے ہمارا اتکا تم پر کھلا ہے بستہ راز گزشت گزرا مخفیاً تم پر تمھارا ہون غلام خاص حق ہی ہر مرام پر بھر و سا ہے خدا کے فضل پر یا اتکا تم پر مجھے ہے سخت دشوار اور نہیں مشکل در تم پر</p>
---	---

سنم گز سبزہ زارہ و دیانت یاب پر کا ہے
گدا لے کوچہ گردے را اگر خواہی کئی شاہے

<p>سلوک ایسے کیے ہیں اسنے ترکون کی جماعت سے ہو دالیا اگر کرتے تو کیا ہکو شکایت تھی مگر عیسیٰ نبی بھائی نرم دل ہم جھکو تھے تھے ہمارے عالمان علم دین سے بعض کیا اکثر اگر یہ سچ ہے تو ہکو نہیں ہے اسکی کچھ پروا ہزاروں گھنیاں کاموئیں اپنے پڑتے تھے سوا تیرے نہیں کوئی نبی ہے اسے جنت دے</p>	<p>نہ تھی امید جلی حضرت عیسیٰ کی ہمت سے خبر دتا ہے قرآن اُنکے بغض انہی عداوت سے وہ نکلے سنگدل ہم مسکون کج حق میں فدہ کا بتاتے ہیں ان افتادوں کو آثار قیامت سے وگرنہ یہ امید نہ ہوت حق ذات بھڑک سے خدا را کہو لہے ان سب کو اپنے دست شفقت سے لحدین اسی جس نے کہا ہوا اپنی ہمت سے</p>
---	--

لقاب اور پیرہا یہاں ہے ہر تکرر باندازند
زیک بکشتش یا سے امتحان ہر وہمہ نازند

قصیدہ نعتیہ نغمہ لائش ہی عزیزی شیخ نصیر الدین صاحب
مرحوم حسین قطعہ تالیف انیسویں سنگان واقفہ چھپو کا شال
اور یہ قصیدہ ان کے بیان محسن مسیلا دین

۱۲۲	پڑھا گیا تھا مصنفہ جون ۱۸۸۸ء	شعر ۴۴
مفا عیلین - مفا عیلین - مفا عیلین		
<p>کر دین کیا شکر لے ساقی ترے الطاف بیک پڑا ہے شور عالم میں یہ کیسی آمد آمد کا نہ پایا اور موزوں قافیہ اللہ کی مدد کا نہایت دلنشین تھا نام بیاراجو محمد کا کھلا روز ولادت عقدہ بسم اللہ کی مدد کا لکھا ہر میری لوح دل پر جو کلمہ محمد کا جدا ہوتا اگر نور خدا سے نور احمد کا ہوا معلوم مدت بعد مخرج نام احمد کا خدا جانے کہ کس درجہ کا ہر تہ محمد کا مقابل کو اگر مجھ پر ملے موقعہ کوئی زد کا کچھ ایسی گھٹ رہی ہر عالم بالامین ساقی نزول رحمت حق ہو رہا کیوں یہ تہ فرشتوں نے طنائین نور کی لیلیں ہیں ہاتھوں اثر کیا آتش غزوہ ابراہیم پر کرتی یہ تصدیق رسالت ہر کہ شوہر علم کھلائے تفہیم سے نسل آدم کو ملائک پر فضیلت کریم ایسے کہ انداک کیا کرتے تھے ہمائی شہادت رستا کی اسی کی اور کیوں ہو مژدوں</p>	<p>سنا دھوکے میں بھی تجھ سے نہ حزن اپنے لیے کہ گنبد گوشت اٹھا ہر ایک بیک چرخ مشد کا لکھا لوح تقدس پر قلم نے نام احمد کا احد میں ہو گیا پیوست جا کر میم احمد کا کہ تھا وہ صوت و معنی میں نقش تیری آمد کا انھیں نقشوں سے بھر دینا مرآتو نیز قد کا ملا اللہ کے کلمہ سے کیوں کلمہ محمد کا سر وسینہ احد کا تاج ہے اللہ کی مدد کا بڑا کس مصلحت سے ہوا حد سے نام احمد کا پھیری کا کام دیا ہے قلم کا ہاتھ میں گد کا گمان ہر ساغر خورشید پر جام زمرہ کا ہے اتنے جوش پر کیوں آج دریا فیض سرمد کا اوترتا ہر زمین پر عرش سے گوارہ احمد کا رگوں میں جبکہ لہراتا تھا دریا نور احمد کا وہ اُمی جو نہ جانے نام بھی یک حرف احمد کا تھیں سے نام روشن ہو تھا سے جدا مجد کا حلیم ایسے کوئی جانتے تھے کتنا ہر کسی مدد کا الف اللہ کا عذہ نمونہ ہے تر سے قد کا</p>	

ہر ایک انبیاء کے پشت کے سانچے میں چلے ہلکے
 خبر کیا مبتدائی کیا ٹھکانا نہ تھا کا بھٹا
 نہ جتے بارغ میں سر اور نہ طوبیٰ خلد میں بھلتا
 وہ چرخ چار میں تک اور گیا عرش برین تک
 ہوئی اجنبیٰ زمین کو قصر کسریٰ کے کلس ٹوٹے
 سے اب تک فدوی لکھتا ہوا دیوان عالم میں
 سیاہ چشم حوران ہشتی بن چکا تھا وہ
 رقیب اپنا کوئی بھی ہاتھ سے اپنے نہاتا ہر
 نظر آیا نہیں لیکن رہا قائم ہمیشہ تک
 سوار دیدہ دل حل کرو نہیں آب کو تر میں
 تنہا ہے کہ اسکے نام پر دم بھی مرا ٹوٹے
 رہے خالی نہ تیرے نام کے حرفوں سے کوئی ہرز
 مجھے دم بھر نہیں وہ بیٹھے آرام سے دیتا
 عقوبت ڈھونڈتی پھرتی تھی لیکن پانہ سکتی تھی
 کر گئی خلد فخر پر ناز اور میں نام پر شہرے
 مشافہے مانوں کی ٹھوکر سے انبار نہ الٹی کو
 ترا دستہ گرفتار تھے سر پر سپہ تو شکس کیا ہو
 سپہ کاری سے سیری جوت بیاہ نور ایمان کو
 ایون پہ ہونے کی التور جیسے نصیحت جاری
 علویں نہ ستارین تیری اگر کرنا تو کیوں کرتا
 کراستہ ہے وہی پاتی اگر سپہ ہو گیا اسی

مرتب دست قدرت سے ہوا پہلا تھے قد کا
 نہ لکھتے صفحہ ہستی پہ جو جملہ ترے قد کا
 نہ اوگت گلشن عالم میں جو لوٹا تھے قد کا
 دو بالا قامت عیسے سے ہے رتبہ تھے قد کا
 گران تھا بار تکلیں سے بہت جلوہ تھے قد کا
 قلم سے نشی تقدیر کے مصرع ترے قد کا
 نہ آیا عالم ایجاد میں سایہ ترے قد کا
 خدا نے بھی نہیں پایا سایہ تھے قد کا
 خدا کا سایہ تجھ پر نلق پر سایہ ترے قد کا
 پھر انگشت شہادت سے لکھوں کلمہ محمد کا
 لحد سے بھی اوٹھوں بڑھتا ہوا کلمہ محمد کا
 بکھر جائے جو شیرازہ سے جسم محسد کا
 پھر اس سرین یہ سودا تر کو وضع کے گنبد کا
 چھپا تھا دامن مدوح میں مدات احمد کا
 کہن کے جب کہ حبت میں غلام آیا محمد کا
 مجھے بھاتی کا پتھر برگاہے شگفتہ قد کا
 کوئی دست تو شوشتا اگر نیچے اندر سے پد کا
 نہیں آتا ہے کہ نقہ عمان لازم سال سے نہ کا
 زبان پر میرے سیدم نامہ پاک آیا محمد کا
 نہ تجھ کو امتیاج سلیم نہ میں نہ تو شامہ کا
 میں خبری سے ہے پتہ بالا ہیرہ نہ کا

<p>ذبیح خستہ ہی ایک نام لیوا ہے محمد کا ہوا ہے شہید جس جا پہ جلسہ آج مولد کا مرتب کر چکا تھا یہ قصیدہ نعت احمد کا ہوا موردین اپنے دوست کے ائمہ الہدیہ کا</p>	<p>کے گاد اور محشر سے روز محشر رو رو کر ہوا آباد جب بکر یہ دولت خانہ خوشتر ذبیح بنوا بانگ اسی مصل میں پڑھنے کو بالآخر مصرع تالیخ تعمیر مکان کو بھی</p>
<p>ادب کو ہاتھ سے دیکر وہ گستاخانہ کہ تھا رہے روشن ہمیشہ کھر زعفران احمد کا</p>	
<p>شمار</p>	<p>۱۲۳</p>
<p>ولہ صفحہ ۸۸۸ عیسوی</p>	<p>۱۲۳</p>
<p>فا علاتن - فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن</p>	<p>۱۲۳</p>
<p>پا چھکات عرش کی گرسی مکان مصطفیٰ رجہ دان حق در وہ حق رتبہ دان مصطفیٰ ہاں مگر تھی اس گھڑی ساکت زبان مصطفیٰ رہ رہزاران جان خدا کے بہشتیان مصطفیٰ اس سے تھا منظور حق کو تھان مصطفیٰ قابہ قوسین ایک ہے ادنیٰ لکھان مصطفیٰ بلشیرہ حق وہ یہ خاطر نشان مصطفیٰ دو وہ انبال و دوست ردوان مصطفیٰ لامکان بھی ہو گیا دیکھ مکان مصطفیٰ اس کا کو تر سے سوا آپ دہان مصطفیٰ تاریخ لکھو تاریخ سے انہر بھی شان مصطفیٰ سینہ شہزادہ حق پاسبان مصطفیٰ</p>	<p>کیون نہ ہو مسجد عالم آستان مصطفیٰ پر تو نشان خدا ہے عروشان مصطفیٰ میر بسجودہ دم بخود کلب قضا کیون ہوئی مرحبا فیض نکل مر جبال طعت کلام کیون غذا ماناں جوین کی آپ کو مہربان تھی باروے روح الامین سے زور بازو پوچھ لو آپ کے دل کی رضا اللہ کے ہی کی ہوئی سرشت پریم بہیمہ بت خواب راہ آل پاک حاصلان عرش میں حج حج شہید عراج تھی خال با کفر تہہ السیر سے زاید لیت بھونکتی تھی بھونکتی بھونکتی بھونکتی آپ کے لیے دنیا و آخرت کے واسطے بھونکتی</p>

مستطفی مستطفی مستطفی	مستطفی مستطفی مستطفی
مستطفی مستطفی مستطفی	مستطفی مستطفی مستطفی
مستطفی مستطفی مستطفی	مستطفی مستطفی مستطفی
مستطفی مستطفی مستطفی	مستطفی مستطفی مستطفی

<p>بات کیا اعجاز کرتا تھا وہاں مستطفی ہر گھڑی روت الہین تھا پاسبان مستطفی خواب ابراہیم سے جوڑا تھا خواب مستطفی کیا اٹھاتا آسمان ضرب سنان مستطفی قبر اپنی بھی بنے قرب مکان مستطفی میتے تھے جو نشان خاندان مستطفی چار صحابہ گرامی جسم و جان مستطفی وہ حسین ابن علی روح و روان مستطفی کھل گئے جسم لب گوہر نشان مستطفی لے اوڑھیں تھیں نابین طرزیان مستطفی رازدان حق نبی حق رازدان مستطفی لٹ گئی ساری بہار بوستان مستطفی روح افزا ہے ہمارے بوستان مستطفی اور میں آنکھوں سے خاک آستان مستطفی</p>	<p>اللہ اللہ جلوہ حسن بیان مستطفی وہ شہنشاہ سے کس لیے ہوتا زبان مستطفی جن انسان و ملک موتے تھے سب عہد وہاں ایک ونگلی کے اشارہ کی نہ لایا مہتاب دوستو ایسی کمان قسمت کہاں ایسے نصیب مٹ گئے وہ اور مٹا جائیگا انکا نشان چار عنصر کی طرح رکھتے تھے باہم خلائط خاک و خون میں مل گئے اور چرخ پر دکھایا سو گئی دنیا میں گویا بارش نیکیاں فصیح ابتک انکے لہجہ دلکش میں باقی ہے اثر بھیت ہو طالب و مطلوب کے کسکو خبر حیث دشت کر بلا میں ظالموں کے ہاتھ سے دبدم بڑھتا ہر جہی یاد لب جان بخش سے ہے کہاں وہ دن کہ ملتا ہو کتب سرت سپر</p>
--	--

	صدق دل سے ہے اگر عشق دل و دہلیز میں ہو گا سراپا کبھی اور آستان مصطفیٰ	
۲۵	ولہ تصنیف ۱۸۸۸ء	۱۲۵
	مفعول - مفاعیل - مفعولین	
<p>سے رد کش صدمہ شمس و قمر کے محمدؐ و انمیش ہے عکس رخ نیکو محمدؐ التبر کی بھی تو ہے نظر سو محمدؐ آئینہ انوار حذر دے محمدؐ لاقی ہے مگر نکست گیسو کے محمدؐ اے صل علی نکست گیسو کے محمدؐ قرآن میں خدا خود ہے شا کو محمدؐ لطیف ادب آموزے زانو محمدؐ پیش خم محراب و وارو کے محمدؐ کوئینا پہ چلتا ہوا قابو کے محمدؐ ہے فضل خدا سے تیرا نو کے محمدؐ ہوئی ہے خدا کے قدر جو کے محمدؐ سو واسے سب کم کو چاہ گیسو کے محمدؐ میں میں ہمارے ہے کسی بو کے محمدؐ وہ کون ہے جس پر نہیں قابو کے محمدؐ چلتے ہیں جو ہلی جاتے تھے گیسو کے محمدؐ</p>	<p>التبر فرغ رخ نیکو کے محمدؐ واللیل ہے گر پر تو گیسو کے محمدؐ ہم کیوں نہون مجھ قدر جو کے محمدؐ بخینہ سراپا کبھی دہلیز تک آتی ہے کچھ اترائی ہوئی باو سحر آج پھر تازہ ہوا مجھ سے دماغ و دل بیان زیبا کین بندگیوت دعا و خدائی ہے قوم و قعدہ سے نازوں کی پیرا پڑھتا ہوں تصور میں دو گانہ میں کا ثابت نہیں اک ذرہ مضحکہ میں کی یہ فرش زمین کیا ہو کہہ عرش کی کسی آتی ہے قیامت بھی بہت دور نہ ہے قابو ہو تو کوئین کے بدے میں تیرے دن امیر خدا سے ہے کہ لگیا ہے کھکھکے جن و ملک و انس میں سب تیرے فرمان خوشی کی ترنگوں سے نہ کہ تیرے فرمان</p>	

<p>جائے اودھرتی تضا مشت قدر سے کھل ابصر دیدہ مردم ہی نہیں ہے ہوتا کوئی ہم نیچہ بھلا آپ کے کیوں کر اللہ کی ہے دین دلائل ہے بنی کا آراستہ خالق زدل چارتن صحاب عدل ایک طرف ایک طرف داد و شفاعت رساے خدا کی ہے صفت ذات بنی میں بخشا تھا مگر کو جو کبھی داغ غلامی</p>	<p>ہوتی ہے جہد حینش ابرو کے محمد سجدہ گہرین دملک کوئے محمد تھا شیر خدا قوت بازو کے محمد سے دست خدا سیئہ بازو کے محمد چار آئینہ یر قاست دیو کے محمد مادت وہ خدا کی ہے توبہ خوئے محمد ملتی ہوئی اللہ سے ہے خوئے محمد ہے منتظر حینش را بروئے محمد</p>
--	--

چلے نہ فریج بکرا افکار یہاں سے
ہے جوش پہ سوداے سیر کوئے محمد

عزل نعت شریف بر طرح مشاعرہ متعلقہ نمائش گاہ ضلع

۱۳۶	اما وہ متعقدہ ۱۹ نومبر ۱۹۲۲ء	شعر
-----	------------------------------	-----

مفعلن - مفعلن - مفعلن - مفعلن - مفعلن

<p>بصدیر نگاہ ازل میں نشان رب العالمین ز آدم تا مسیح اک وصف تھا سب سے جدا سب فقط حق نہ تھا سدرہ تک کے ساتھ جانے کی ہوئے تھے خلق وہ یا آمنہ کے بطن صافی ہوئے ہے دلوں و سبیلین پاکی خاک کی پر بنا صقد وہاں یار نقطہ زائے رحمت کا شرف پر جسے عرش برترین کی فرشتہ ہیں</p>	<p>مگر ان سب میں برتر شان ختم المرسلین خدا کے نازنین میں بہار کے نازنین پھر آگے اوس سے عاجز طاقت روح الہی نہیں ہوئے خوئے و اوس سے خیر الراحمین شب اسراج جس سے حسرت عرش برین یہاں میں غیب سے رحمت اللعالمین وہ اوس کی مراتب انہی کی حیرت کی زین</p>
---	--

منان بینا آدم جب درون ماوٹین نکلی کین چکی کین بکی کین ڈوبی کین نکلی	ستارہ آپ کے نور نبوت کا درخشان ستارہ نکلی کی تیج تھی زور و غایا برق خاطر تھی
ذبیح اشعار چو تیرے قلم سے نعت یلین نکلی بلند از پایہ عرش برین اونکی زمین نکلی	
شعبہ ۳۲	ولہ مصنفہ ۱۹۲۳ء
	۱۲۷
مفعول - مفاعیل - فاعیل - فاعول	
رحمت کے سما بون میں جو رعد اُس کے بنا ہے کیا ذکر فرشتوں کا کہ عوا و سمین خدا ہے احمد بھی قرآن کی حرفون کی رداس ہے واللہیل بھی تصویر کش زلف و دوتا ہے قرآن تمام اون کے فضائل سے بھرا ہے سینہ جو اُلک شرح آئینہ سنا ہے نور آپ کا بھی شعب الزور خدا ہے و ابختم دکھاتی ہے کہ مطلوب خدا ہے دارین کا شاہ اون کے گداؤن کا گدا ہے است کے لیے خاصا اک فضل خدا ہے اسے فخر رسل تیری مگر شان خدا ہے اللہ جاسے تو نبی ظلی ہمسایا ہے سورج سے فخر کو سبق کسب دنیا ہے	یہ غلغلہ صل علی صل علی ہے غل صل علی کا یہ سر عرش علی ہے جس طرح احمد پر وہ کثرت میں چھپا ہے دانش اگر آئینہ چہرہ نما ہے ہم فرش سے تاعرش اگر عایشین تو کیون ہیں یشت آپ کی ہے انقض ظہر کے سے تجل جس طرح کہ آدم سے ہے مشتق تن جو مُزمل اوٹھین لالہ حق کرتی سینہ ثابت کونین کا فخر اون کے غلاموں کی غلامی ذات اونکی ہے عالم کے لیے رحمت باری درجہ بین نبوت کے بنی سبب ہیں باری دیکھا ہے کسی نے کہاں سائے کا بھی سایہ احمد کو اعد سے شب معراج سر عرش
اللہ کی مرضی پہ کچھ خواہش ہو جی کی	

	دونوں پہ ذبیح اپنے دل و جان فدا	
شعر	در صفت محفل میلاد شریف معروضہ ۱۹۲۰ء	۱۲۸
	مفاہیلین - مفاہیلین - مفاہیلین - مفاہیلین	
<p>وہ آسان اپنی مشکل سے مشکل دیکھ لیتے ہیں دو عالم کا ہم اک کھٹی مین حاصل دیکھ لیتے ہیں بہت باہر حوروں کے حامل دیکھ لیتے ہیں ہم اپنی جنبش گوارہ دل دیکھ لیتے ہیں کہ ہم قرآن میں ان کے فضائل دیکھ لیتے ہیں جو انکی خواب میں شکل و شمائل دیکھ لیتے ہیں کتابوں میں جو ہر کے فضائل دیکھ لیتے ہیں</p>	<p>جو میلاد البنی کی پاک محفل دیکھ لیتے ہیں بنی کا خواب میں عقد انال دیکھ لیتے ہیں دم ذکر ولادت للہ الحمد اپنی گردن میں سولانے کیلے ان کے شب و روز اندون مردم کسی پوچھنے پھرنے کی حاجت ہی کیا ہو ہم ان کے خواب پر صد ہم انکی غیب پر قربان مسلمان ہو رہے ہیں آجکل پورے عیسائی</p>	
	<p>ذبیح انکی نظرت تجھ پہ جن پر مر رہے تو ترپ جاتے ہیں تجھ کو تب وہ سہل دیکھ لیتے ہیں</p>	
شعر	مثبت نعتیہ معروضہ ۱۹۱۵ء	۱۲۹
	کمان یہ سیری زبان لے محمد عربی	
	<p>ہمیں بس بہت کہ چون امینہ تو م غاموش غریب دست غریب وطن غریب نواز</p>	
	<p>کلمہ پوشش شہر عدل یا شہر ظلم گرازا خوش ازمان کہ روم بردار کلمہ بدوش</p>	
	<p>خدا کی واثق کو بھی ہے وہی حقہ در و خاص خدا سے جملہ ملو از دین سے جملہ ملو از دین</p>	
	<p>جو نشان عیدین دیکھو گے تو ہوا احقر نام مگر سہت رنہ ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا</p>	

بیدیت احدیت سداست ہم آغوش	
یہ دونوں نام پھر کرتے ہیں یہ ایک الایا	کہ ہو کر احمد احمد ہو گیا محمد آپ
ہم دوست ساقی و ہم دوست ہم او مینوش	
وہی ہے عارف احمد اور وہی محمود	وہی ہے عبدی عابد اور وہی معبود
ہم دوست وحی و ہم او بالقرن و ہم دوست و ترش	
ہر شفیق محمد نذیر انس پیکر	یہ نظم شے لے کئے مجھے خوش ہو کر
ذبیح باد تر عشق مصلحتی و رجوش	

قطعہ مرتب محفل میلاد شریف اندرون خانہ بندہ معروضہ

شعبہ اول شعبہ ہجری شعبہ ۱۹

مفائیلین - مفائیلین - مفائیلین	مفائیلین - مفائیلین - مفائیلین
اوپر سے خوش شب میں یہ پوچھا میں قرآن سے کہا اوس نہیں ہرگز غنی ہے کبریات وہ یہی تحفہ ہے جس کی قدر ہے اوسکی نگاہوں میں سموئیت سے یہ خدمت ملائکہ کے رشتہ میں ہے اس کا نقش میری لوح دل پر ہمہ جا و گویہ ہر نبی اس کام کے قابل اگر ہوتا نہیں ہے یہ سبب افضل تفصیل کا ہیضہ اگر کوئی نبی کرتا تو کر سکتا تھا و کیا دل کر تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کریں کیا شکر اوسے لطف بیکار	مذاکی ذات اقدس کو بھی حاجت ہے کسی شے کی مگر انہدستی ہے پسند اوسکو ہے حمد اپنی یہی ہر ہے جسکی منزلت ہے اسکی یا علی خصوصیت سے یہ عزت ہے جسکی ذات کوئی اوسکی حمد حق حمد اور ثنا اوسکی ثنا بھی تھی تو ہوتا حامدین ذات حق میں نام و نکا بھی شکر سکتا تھا اوس کے برابر حمد حق کوئی کسی نے خود یہ بیان بھی شکل خالق حق میں دیکھی جنہوں نے عرش پر جا کر ملاقات اپنے رب کی کہ شہر نے یہ فضیلت اوسکی ہمت کو بھی کھل کر دی

ہینس ہیں وہ نازین جہین جہاں دسکی دھن ہو	ہینس ہیں وہ صلواتین ہوں لہو کے صفت حال
عنایت جسکے صدقے میں ہوئی ہکو یہ دوت	درد و اداسیر سلام اوس پر خدا و سپر بار عجبی
بھلا وہ کام ہو مینا و جس کی نام سے حق کے	بتا جس بزم کی ہو حمد خالق سے وہ بزم بھی
پرٹھو اسے پرٹھنے والو سورہ الحکیم پہلے	پہر اس کے بعد سب پرٹھو درد و زلفت قلمی
ذبیح اپنی دعا ہے میں مروں جا کر تو شیریں	
لگا دے قادر مطلق ٹھکانے سے مری بھی	

در لغت سرور کائنات و دیگر صحاب معروضہ ۹۱۹۰۵

۱۳۱	مقامین - مقامین - مقامین	شعر
ازل میں حمد حق کو جب صفت قد و سیان نکلی	بہت عاجز بہت قاصر بوقت امتحان نکلی	
فقط اک ذات احمد حمد کی روح روان نکلی	جو تہ سے گشت کثیراً تحقیق کے دریشان نکلی	
خدا جوئی کی حمد پر حد شہر خامشان نکلی	اودھر سر سے خودی نکلی اودھر منہ پر یان نکلی	
عجب کی تیج روز جنگ اک برق جہان نکلی	اودھر تہائی اودھر چمکی یہاں ڈوبی ہاں نکلی	
وہ اکسیر کرم جہاں سے و اود و جہاں نکلی	شہ در شہا جہاں کی مشقت خاک آستان نکلی	
چوشت آتش و درخ اودھر منہ سے فغان نکلی	اودھر سے لپکا جام منفرت حور جہان نکلی	
مجھے جہ موت اور نہ وی بھی فائقہ کے دکھانے کو	نہار میں جاتے جاتے وہ حیات جاودان نکلی	
ہم اس پہ پہلے پہر کی آہ کو یہ کیا سمجھے سہ	یہاں آکر کہ وہ عرش برین کی زربان نکلی	
مری آنکھوں کے پر سے جلے نگاہ شان نکلی	مرزا قلم دن کی سپر سپر لامکان نکلی	
اوٹھے سب کچھ خوشہ اک یادہ زہ کے منہ	یہ ساری ہیچ اور دن کی ہر اہل اشتہان نکلی	
یہستان نقوشا ہر جہاں رہا رہا رہا رہا	جسکے پاس بھی ہو کر نہیں بارہ خزان نکلی	
نہیں پرٹھو کہ خدا سے کہانی نہ	نہیں پرٹھو کہ خدا سے کہانی نہ	

ہر اک شے کو ہے اوسکا مرکز اصلی مایہ رحمت
یہی ہے مفسدہ کی جڑ یہی ہے تجزیہ کی جا
یہ آغوش مادر سے بھی بڑھکر مہربان نکلی
یہ ٹوٹو اور یہ مین مین در باتوں سے جہان نکلی

فریج الشراکبر کی صدا کا لون مین آتی ہے
مبارک ہو ترے دل سے جو یہ بانگِ فان نکلی

در لغت شریف بر جہان خاطر مصنف معروضہ گشت ۱۹۲۵ء

شعر ۱۱۱

فاعلاتن - فاعلین - فاعلتن

۱۳۲

ہم کو بھی شاہ مدینہ جو بلا تے جاتے
ہمیں ہزاروں وہ جو رہ جاتے ہیں جاتے جاتے
ہم نے دیکھا نہیں اوشکو اودھرتے جاتے
اوشکو ہوتی ہے زیارت وہیں آتے جاتے
خواب میں جب کبھی آپ اوشکو ہلاتے جاتے
سرتے بھل چل کے زمین سر پہ پٹھاتے جاتے
انگڑا اودھرتے قد انور سے لڑتے جاتے
ہم اودھرتے کرون تسلیم جھکاتے جاتے
ہمیں رہتے ہیں در شاکہ لڑتے جاتے
ہمیں رہتے ہیں لڑتے جاتے

ہم بھی ہر طرح کی تکلیف اودھرتے جاتے
جن کی تکلیف گوارا نہیں اوشکے دل کو
یہ نہیں جنکو ہے منظور ہے یہ دوست دینا
حق تو یہ ہے کہ جو ہیں عاشق زار اوشکے جہان
ان کے سردار بڑے حضرت اوشکے قربی
کاشن ہم دیکھ کے اوشکے گنت حضرت کی ہمار
آستانے پہ اودھرتے پلکوں سے چھار دھرتے
پھر پرتے پھر یہ ہمار سے وہ اودھرتے پلکے
پیشکش کر نہمت دار ہیں وہ کرتے رتے
الشراکبر وہ مسرور ہے کاتا ناہ ہا

۱۱۱۔ فریج الشراکبر کی صدا کا لون مین آتی ہے

مبارک ہو ترے دل سے جو یہ بانگِ فان نکلی

فریج الشراکبر کی صدا کا لون مین آتی ہے

مبارک ہو ترے دل سے جو یہ بانگِ فان نکلی

<p>خدا نے پہلے بیشک آپ کا سانچا بنایا ہے ثنا گوے جناب سید والا بنایا ہے شرف حاصل ہے اوس بحر کرم کی تنگ جھکو قدیے سایہ تو یک پر تو نور انکی گھستا اوس پر بے مثالی کی صفت صادق نہیں آتی ہزاروں بلکہ لاکھوں ہی برس کا تجربہ کرے تن اطر کو سب کچھ آدم و حوا سے نسبت ہے</p>	<p>دو عالم کا مگر پر آپ نے بگڑا بنایا ہے دل نادان کو مدت بعد پھر دانا بنایا ہے کہ جسکے فیض نے قطرہ کو یک دریا بنایا ہے خدا ظلمت سے ہر یک نور کا سایا بنایا ہے خدا نے دو جہان میں جھکو بھی لکھا بنایا ہے تجھے خلاق اکبر نے بہت اچھا بنایا ہے مگر اوسکو خدا نے نور کا تیل بنایا ہے</p>
--	--

کیا تقسیم جب حق سے شرف محقق ثابت کا
 دریغ ہے تو اکو بھی راسخ بنایا ہے

۱۳۵۲ھ	ولہ تصنیف ۱۹۸۶ھ	شعر ۱۴
-------	-----------------	--------

فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن

<p>جہیز کر عشق بتان بھاتی ہے پتھر باندھتے ظاہر ہنسوں نے نعت بنی کیے ششکار ز ابراہین روضہ اقدس کو گھبرا دیسکے جہیز کر دل پر روان ہے خانہ نعت رسول و شب سقراج کنا حضرت جبریل کا عالم میں داخل نہوگا خاص بندہ آپ کا ایک مکر بند اطاعت کیے زیب کمر سلسلہ عشق بنی کا منقطع ہونے پٹانے جسم خاک کی کیا اوٹھائے صد مہ طوفان عشق</p>	<p>دل سے احرام طہ اسنا کو بیکسرور باندھتے حضرت جبریل کا بازو میں شہر باندھتے سر کے بھل کر کر کے طوفان اس غیب کے پھر باندھتے کدور و خدوان سے کہ بند حوض کوثر باندھتے باندھتے ہاں ایسا کمر اسے بندہ پرورد ہاتھ باندھتے اور پیر میر سے پیر و زرت سے کبلی پر باندھتے لاکھ و ستر ہزار قندیاں پھر ہم سوز باندھتے آنسوؤں کا نار پیر سے دیاہ تر باندھتے مشت خاک سے سر سے کیونکر یہ سمندر باندھتے</p>
---	--

<p>راہ مولیٰ میں قدم دیکھو کہیں ڈگنے نہ پائے مریم کا فور صبح محشر اس درکار ہے خیرہ دندان نہایت کچھ چھڑکے پچھڑکے بن گیا عمار کا فور شیر شمس</p>	<p>ان کو بند عقیدت خوب کس کر باندھے دو قدم ہلکے مردے زخموں کو آکر باندھے ان کو کتا ہے کہ بی زخیر دل پر باندھے مرد انور سے آٹھ لکھ اسکو سر پر باندھے</p>
<p>کوس رطبت بج رہا ہے پڑ گیا حضرت فرشتہ تور کا تر کا ہے تعجب پڑا آٹھ لکھ باندھے</p>	<p>کوس رطبت بج رہا ہے پڑ گیا حضرت فرشتہ تور کا تر کا ہے تعجب پڑا آٹھ لکھ باندھے</p>
<p>۱۳۵</p>	<p>تلمیذیت سند شاعر نے لہ</p>
<p>مفاہیلین - مذاہلین بقوات</p>	<p>مفاہیلین - مذاہلین بقوات</p>
<p>شب بھر کس ناز واد است محمد مصطفیٰ ارضی خدا سے بنی کا نام روشن ہے خدا سے شہید خنجر عشق نبی موت بچھے کافی ہے یاد زلف مشکین علامہ ابن ہبی کا نام زار ہو کسی ڈھب نہایت کا ہے ناز واد بداد سے بچتے عاجز آگیا ہوں سے جو مایہ دیوار انصاف سے پلائے فرقہ بندی سے ہر بلا سے ازل سے کس نے ان کو دیکھا خبر کیا تھی بچتے سے مدد سے</p>	<p>تکبر ہلے جیسے باد خدا سے خزار امانی چھڑکے خدا سے نہ اکا نام رہتے ہیں خدا سے نہر و نفا میں نہ ملے تھو آب بقا سے کر ان کیوں اتجا طیل ہوا سے نہیں ہر تے ہیں ہر تے ہیں خدا سے تباہی سے تباہ ہو جائے ہر بلا سے نفا لور سے آدہ سے شور و لکھا سے نہر لور سے آدہ سے ہر بلا سے نہر لور سے آدہ سے ہر بلا سے نہر لور سے آدہ سے ہر بلا سے نہر لور سے آدہ سے ہر بلا سے نہر لور سے آدہ سے ہر بلا سے</p>

نقصا

قطرہ کا حوصلہ ہے کہ دریا کو ناپ لے ربہ فروتنی کا نہ ہوتا اگر بلند اس پر بھی شکل ماہ ہو اک بہر کی نگاہ دخس و طیور و سنگ و شجر سب بات کی	میں اور وصف سرور عالیجناب کا اسما قدم زمین پہ نہیں بو تراب کا اگر اہو ہے چہرہ بہت آفتاب کا تھا معجزہ یہ شاہ رسالت مآب کا	
حانی نہیں معین نہیں شکا نہیں پیرے سوا فریخ سے خاتہ خراب کا		
۱۳۵۰	ولہ صنف ۱۸۷۵	شعر
۱۳۵۱	۱۸۷۶	شعر
۱۳۵۲	۱۸۷۷	شعر
۱۳۵۳	۱۸۷۸	شعر
۱۳۵۴	۱۸۷۹	شعر
۱۳۵۵	۱۸۸۰	شعر
۱۳۵۶	۱۸۸۱	شعر
۱۳۵۷	۱۸۸۲	شعر
۱۳۵۸	۱۸۸۳	شعر
۱۳۵۹	۱۸۸۴	شعر
۱۳۶۰	۱۸۸۵	شعر
۱۳۶۱	۱۸۸۶	شعر
۱۳۶۲	۱۸۸۷	شعر
۱۳۶۳	۱۸۸۸	شعر
۱۳۶۴	۱۸۸۹	شعر
۱۳۶۵	۱۸۹۰	شعر
۱۳۶۶	۱۸۹۱	شعر
۱۳۶۷	۱۸۹۲	شعر
۱۳۶۸	۱۸۹۳	شعر
۱۳۶۹	۱۸۹۴	شعر
۱۳۷۰	۱۸۹۵	شعر
۱۳۷۱	۱۸۹۶	شعر
۱۳۷۲	۱۸۹۷	شعر
۱۳۷۳	۱۸۹۸	شعر
۱۳۷۴	۱۸۹۹	شعر
۱۳۷۵	۱۹۰۰	شعر
۱۳۷۶	۱۹۰۱	شعر
۱۳۷۷	۱۹۰۲	شعر
۱۳۷۸	۱۹۰۳	شعر
۱۳۷۹	۱۹۰۴	شعر
۱۳۸۰	۱۹۰۵	شعر
۱۳۸۱	۱۹۰۶	شعر
۱۳۸۲	۱۹۰۷	شعر
۱۳۸۳	۱۹۰۸	شعر
۱۳۸۴	۱۹۰۹	شعر
۱۳۸۵	۱۹۱۰	شعر
۱۳۸۶	۱۹۱۱	شعر
۱۳۸۷	۱۹۱۲	شعر
۱۳۸۸	۱۹۱۳	شعر
۱۳۸۹	۱۹۱۴	شعر
۱۳۹۰	۱۹۱۵	شعر
۱۳۹۱	۱۹۱۶	شعر
۱۳۹۲	۱۹۱۷	شعر
۱۳۹۳	۱۹۱۸	شعر
۱۳۹۴	۱۹۱۹	شعر
۱۳۹۵	۱۹۲۰	شعر
۱۳۹۶	۱۹۲۱	شعر
۱۳۹۷	۱۹۲۲	شعر
۱۳۹۸	۱۹۲۳	شعر
۱۳۹۹	۱۹۲۴	شعر
۱۴۰۰	۱۹۲۵	شعر
۱۴۰۱	۱۹۲۶	شعر
۱۴۰۲	۱۹۲۷	شعر
۱۴۰۳	۱۹۲۸	شعر
۱۴۰۴	۱۹۲۹	شعر
۱۴۰۵	۱۹۳۰	شعر
۱۴۰۶	۱۹۳۱	شعر
۱۴۰۷	۱۹۳۲	شعر
۱۴۰۸	۱۹۳۳	شعر
۱۴۰۹	۱۹۳۴	شعر
۱۴۱۰	۱۹۳۵	شعر
۱۴۱۱	۱۹۳۶	شعر
۱۴۱۲	۱۹۳۷	شعر
۱۴۱۳	۱۹۳۸	شعر
۱۴۱۴	۱۹۳۹	شعر
۱۴۱۵	۱۹۴۰	شعر
۱۴۱۶	۱۹۴۱	شعر
۱۴۱۷	۱۹۴۲	شعر
۱۴۱۸	۱۹۴۳	شعر
۱۴۱۹	۱۹۴۴	شعر
۱۴۲۰	۱۹۴۵	شعر
۱۴۲۱	۱۹۴۶	شعر
۱۴۲۲	۱۹۴۷	شعر
۱۴۲۳	۱۹۴۸	شعر
۱۴۲۴	۱۹۴۹	شعر
۱۴۲۵	۱۹۵۰	شعر
۱۴۲۶	۱۹۵۱	شعر
۱۴۲۷	۱۹۵۲	شعر
۱۴۲۸	۱۹۵۳	شعر
۱۴۲۹	۱۹۵۴	شعر
۱۴۳۰	۱۹۵۵	شعر
۱۴۳۱	۱۹۵۶	شعر
۱۴۳۲	۱۹۵۷	شعر
۱۴۳۳	۱۹۵۸	شعر
۱۴۳۴	۱۹۵۹	شعر
۱۴۳۵	۱۹۶۰	شعر
۱۴۳۶	۱۹۶۱	شعر
۱۴۳۷	۱۹۶۲	شعر
۱۴۳۸	۱۹۶۳	شعر
۱۴۳۹	۱۹۶۴	شعر
۱۴۴۰	۱۹۶۵	شعر

<p>کہ جس کے ہاتھ میں ایک اور کوئی نہ ہو انسانی حق آگے اس کے آگے نہ آئے ہر ایک کی جگہ شرف و پادشاہی کا</p>	<p>نہیں تو یہی ہے کہ ہم میں خود کیا بلکہ بویا ہے تجھ پر ایمان ایک مجددی ضرور ہے دعا کوئی نہیں خالی گئی دنیا سے فانی</p>
<p>ہیں دنیا میں لوگوں میں بیٹا بننا ہوگا کہ بس ایک مرہم زخم قسح خیر ہمارے</p>	<p>ہیں دنیا میں لوگوں میں بیٹا بننا ہوگا کہ بس ایک مرہم زخم قسح خیر ہمارے</p>
<p>وہ نوعی مشریت مہم ہمارے کہ ہے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے</p>	<p>وہ نوعی مشریت مہم ہمارے کہ ہے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے</p>
<p>معاہدہ - فتنہ - فتنہ - فتنہ</p>	<p>معاہدہ - فتنہ - فتنہ - فتنہ</p>
<p>ہو گیا ہے آپ کا یہ سب سے پہلا سب سے پہلا آپ کو خالق کے ہاتھ میں رہا ہے آپ یہ سوار امرا کے ہاتھ میں یہ تو ہے آپ کا ہر ایک کے ہاتھ میں عوام میں پہنچا ہے ہر ایک کے ہاتھ میں اسی طرح ہم پر اللہ نے حق ایدہم بنی ہے ہر ایک کے ہاتھ میں جو حق اسی کے لیے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے آپ ان کی آفتاب میں ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے</p>	<p>ہو گیا ہے آپ کا یہ سب سے پہلا سب سے پہلا آپ کو خالق کے ہاتھ میں رہا ہے آپ یہ سوار امرا کے ہاتھ میں یہ تو ہے آپ کا ہر ایک کے ہاتھ میں عوام میں پہنچا ہے ہر ایک کے ہاتھ میں اسی طرح ہم پر اللہ نے حق ایدہم بنی ہے ہر ایک کے ہاتھ میں جو حق اسی کے لیے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے آپ ان کی آفتاب میں ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے</p>

	ہجرت سورہ اِخلاص اے ذبیح ہے کفر ہجرت اے احد غیر کو خدا گناہنا	
	غزل لغت تصنیف ۱۹۲۵ء	
شعر ۱۰	فاعلاتن - فاعلاتن فاعلاتن	۱۲۲۷

چروہی قمر کے بادل اٹھے کئی دے
 طاق ابرو دیکھ کر سجدہ حق برحق
 تیرے لیے مژدہ میں لون اکھونے
 اپنے صدق کی کلمہ کا تصدیق یہ
 تیری کلمہ کا وہ جو فیض کہ صدق ہے
 واہ وہ لہجہ دلکش کہ پکار حسین
 مگر ہو جاتے ہیں بیکار سلطان گدا
 عزمہ عشرین کرونیے نکا میں خیر
 جانے کیا ایک پھل سے زیادہ

اپنی کلمہ میں چھپائے مجھے کلمہ دے
 منہ ذرا بہر خدا کھول دے کلمہ دے
 کہہ تیغ جو کلمہ شب بھر کلمہ دے
 اپنی کلمہ سے مجھے بھی کلمہ دے
 عالم قدس میں سب کلمہ دے
 حق نے قرآن میں لکھ رکھے کلمہ دے
 کلمہ کرتے ہیں تو مگر کلمہ دے
 ریلوے میں بہشتی تھے کلمہ دے
 کلمہ دے۔ یہ نام و نشان تھے کلمہ دے

اک ذرا اسی کہہ مراد میری ہے
 اے ذبیح جگر اوگا رے کلمہ دے

شعر ۱۱	اسلام لغت تصنیف ۱۹۲۵ء	۱۲۲۸
شعر ۱۱	فاعلاتن - فاعلاتن فاعلاتن	
شعر ۱۱	اے علیہ السلام علیک	اے علیہ السلام علیک
شعر ۱۱	وازمین سے تو اسلام علیک	صلوات علیک میں لکھ
شعر ۱۱	داڑھیوں میں تو اسلام علیک	اتنیات و تہذیب و سراج

<p>کرتے ہیں فرض ادا جو کرتے ہیں ہم عہدِ خدا سلام علیک</p>	<p>کرتے ہیں فرض ادا جو کرتے ہیں ہم عہدِ خدا سلام علیک</p>
<p>وہ میرے بادشاہ سلام علیک</p>	<p>وہ میرے بادشاہ سلام علیک</p>
<p>محب امیرِ اسلام سلام علیک</p>	<p>محب امیرِ اسلام سلام علیک</p>
<p>وہ ہمیں کوہِ اسلام سلام علیک</p>	<p>وہ ہمیں کوہِ اسلام سلام علیک</p>
<p>بھگت اکا سدا سلام علیک</p>	<p>بھگت اکا سدا سلام علیک</p>
<p>جاریہ قریب خود اوس سے</p>	<p>جاریہ قریب خود اوس سے</p>
<p>ہے اگر کون صا سلام علیک</p>	<p>ہے اگر کون صا سلام علیک</p>
<p>تقلیدِ عزتِ بوی تلمذِ عارفانہ صا سلام علیک</p>	<p>تقلیدِ عزتِ بوی تلمذِ عارفانہ صا سلام علیک</p>
<p>۱۲۴۴</p>	<p>۱۲۴۴</p>
<p>اس دربار کے سرکارِ اعلیٰ حضرت کو</p>	<p>اس دربار کے سرکارِ اعلیٰ حضرت کو</p>
<p>کل دنیا کے سقراط پتھر کی تہ</p>	<p>کل دنیا کے سقراط پتھر کی تہ</p>
<p>حرفِ حق میں اور کچھ کچھ نہیں</p>	<p>حرفِ حق میں اور کچھ کچھ نہیں</p>
<p>وہ توں جو باغِ شمع سے نورِ امان</p>	<p>وہ توں جو باغِ شمع سے نورِ امان</p>
<p>وہ توں جو باغِ شمع سے نورِ امان</p>	<p>وہ توں جو باغِ شمع سے نورِ امان</p>
<p>وہ توں جو باغِ شمع سے نورِ امان</p>	<p>وہ توں جو باغِ شمع سے نورِ امان</p>

اس سب سے اونچے گار کے اچال تھیں تو
 ایک نیم اُس کے سے تھیں تو
 اس کے بازو کے یہ تھیں تو
 ان کے حراہ تھے قاضی تھیں تو
 اس سپاہین اُسکی آنکھ کا تار تھیں تو
 یا رخ جهان میں وہ نگل رشتا تھیں تو
 اس کے سر پر چڑھے گئے اہل تھیں تو
 اس کے سر پر چڑھے گئے اہل تھیں تو

خود دکن کی کوک، وہ شب معراج گوردیس
احمد میں اور احمدین جو حایل پائے نام
کس کا تھا نور مار براہم کا ہمار
... صاحب معراج ...
... کے لئے ...
... کے لئے ...

اب دقت آخری کے سہارا نہیں تو

1992

مجلس الشورى

47

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کون کتاب ہے کہ ہو وہ ذات اور
عرش پر مہراج کی دولت چھوڑ دے
سے مہلی کو اچھا چلے دے ایسا ہی
ہم نماز دینے جو چلے اپنے لئے
بڑھتے ہیں جہاں ہم سے بڑھتا
کرتے ہیں اثر ہر اس کا کہ
شدیدت کی نیت ہر ہزاری
دل نہیں ہر اس کو ساتوں میں
پر حتمی دھیت وہی کو آغاز نماز
دل شویں غریب کی تیرا کسا
وہ اگر ہے علم میں تو ہوئی
رقتہ رقتہ ان کا وہ کھانا
آئینہ دار و باد خاک اور آئینہ دار

خود را از جہان کے
تک صدمہ فرماتے آئے
نہیں اپنے رہے وہی
سے اتنا رہے کہ دل کا کیوں
وہاں رخ زیادہ کہ جہاں
سے ان کو کہیں نہیں
کو ہر اس میں نماز و توبہ
پر نہ سمجھتا ہے
دل جو کہ ہر کسی کی
ہر اس کے عالم کی
وہاں ہر اس کے
وہاں کہ ہر اس کے
وہاں کہ ہر اس کے

ماں کے
اوس کے
سے
نہاں کے
اوس کے
سے

وہاں کے
اوس کے
سے
نہاں کے
اوس کے
سے

بخش ویتا نصیب و بدار اگر آنکو خدا اودہ شیت بلیٹ جاتی ہو تبارتے ہیں ہم

حلفت نور احمدی و عراج

گنہگار نہ ہوں انصاف سے ہو کے مستحق ایک نور
 ام سیکے تو سے اسی کی دلہن ازی کیسے
 خاص شایہ عرش و کرسی یہ زمین و آسمان
 شکل انسانی میں تھا منظور اسکو بھی جو
 آسمانوں سے گذر کر عرش کا اعزاز بھی
 وہ جہاں آسمان پر رہے تھی ہر رنگ کی
 قابلیت رویت حق کی ہی اس نور کو
 تھا وہ اس کا نور لو یہ رختہ انسا میں
 وہ صفین روح و ملائکہ کی وہ آگاہی
 آگے چھپے وہ تہا می انبیا کی انکس برات
 آگے پہاویں سے شہر بلانہ اسیر ہوا
 اس معیت کا تقاضا کیا تا بہ ہر وقت
 پہونچے جبکہ فرشتہ پر عرش اتر گیا
 شیت ہو گیا عرش ہم سے ہر شان ہم عرش سے
 ابتدائی گفتگو ہو و لو ان انہ سے پہونچی
 ہو و لو کہ وہ سچے مہر لے انور ہوتے ہرگز
 نہ ہوتے نہ کہ وہ سچے مہر لے انور ہوتے ہرگز
 نہ ہوتے نہ کہ وہ سچے مہر لے انور ہوتے ہرگز
 نہ ہوتے نہ کہ وہ سچے مہر لے انور ہوتے ہرگز

حلفت اجبت جسکے زب تن پاتے ہیں ہم
 خلق پیدا اسے کی جسکا دیا کھانا میں ہم
 عاشا دیگر مخلوق انہیں جو پاتے ہیں ہم
 اس زمین پر حسین آخر کار بھارت ہیں ہم
 ہنکی خاک کا کفش پا پر نہیں پاتے ہیں ہم
 وہاں سے ہی جسکے ہجران آج ہو جائے ہیں ہم
 جس ریاضت سے وہ لاکھوں سال کی پاتے ہیں ہم
 جسکے آگے خم سر عرش پر ہیں پاتے ہیں ہم
 ہمارا بوندگاری پہونچو اگر اسے ہیں ہم
 زمین نو نہ کی سواری پہونچے ہیں پاتے ہیں ہم
 حاکمانی کل فرشتوں میں نہیں پاتے ہیں ہم
 ہر نور فرشتہ کے کہا ہوں یہاں پہونچے ہیں ہم
 خلیع العلیا کا اوپر اگر پہونچے ہیں ہم
 ہاک سے انکی مراد کی اسکی پہونچے ہیں ہم
 جو کراہے اختیار توں میں دھراستے ہیں ہم
 کیا انہ سے کو خواہیں انہ سے کہیں ہم
 جو کراہے کو خواہیں انہ سے کہیں ہم
 حق سے شیت ہو تے ہر شان پاتے ہیں ہم
 جس سے ہم نے انہ سے کہیں انہ سے کہیں ہم

سارے مخلوقات میں ایک کی ہر ذات پاک
 جسکی خاطر ہو رہا تھا ابتدا سے بندہ بہت
 جنت و نرج بھی دیکھے اپنے از حکم رب
 سینے لکھا ہے جو انکی شان میں نوشتہ کالفاظ
 کیا گئی تھی منقہ ساتھ آپکے وہ نوح و س
 کون وہ خاتون عظمیٰ جسکا عزت نام ہو
 آپکو عزت شہب معراج جو حاصل ہوئی
 عالم میں انکو علمایں نے کیے جائے جہیز
 دوسرا عالم حقیقت کفر مخفی کی طرح
 تیسرا عالم از کائنات متعجب و مخصوص آپ سے
 فیلی آدم تہ تیہ رویت انہیں جس سے ملی
 افتادہ رویت عرش پر حاصل ہو اس مختصہ کو
 آخرت انجام انکی اس خیال تمام کا
 کہ یہ کیا تھی داستان بارہ ساعین ناظرین
 آسمان کا اسرار تھا از باب بجایا جیسا
 آپکو گزشتہ نیاں ہوا گریہا رہی ناگوار
 دین کر ہر سال میں محفوظ خاطر یہ رہے

جو انگٹ لایدرک لالہ بصر سے پاتے ہیں ہم
 خلعت آدم سے پہلے جسکو دکھلاتے ہیں ہم
 جن یہ اتناک بھی یقین پورا نہیں لاتے ہیں ہم
 اسکی بھی اب وجہ کافی تمکو بتلاتے ہیں ہم
 جسکا ثانی دو جہان میں بھی نہیں پاتے ہیں ہم
 ہو کے ذی عزت کہ شہر جان سے جاتے ہیں ہم
 بارگاہ حق میں اسکا ندین پاتے ہیں ہم
 اک شریعت جو عموماً کام میں لاتے ہیں ہم
 جسکو اہل شرکے سینو میں نہان پاتے ہیں ہم
 آئے ہر مفقود ہاں نام تمکا بتلاتے ہیں ہم
 وہ عبادت صمد ہزاران سال کی پاتے ہیں ہم
 انکو سودا طور پر جا کے لیے لے لیتے ہیں ہم
 شرع موسیٰ پر وہ کے قرآن میں سمجھ جاتے ہیں ہم
 اب حیاں ہیں حضرت موسیٰ وہاں جاتے ہیں ہم
 ان اہم و جوں سے جو ہو وقت دکھلاتے ہیں ہم
 لہذا فی خواہ ہو کر آپ سے جاتے ہیں ہم
 اس قدر مختار کی امت بھی کھلاتے ہیں ہم

اسے ذریعہ خوش عقیدت اپنی یہ نظم شمیم
 خرم گو دے عرش عظمیٰ پر لکھی جاتے ہیں ہم

<p>خوشه گیر غار تنهایی و بوی بکرش رفیق هر دعایش از عمر فراسلام توست یا نه شاید عیب آید هرگز به میدان نشود فرق او با اینم فخر و مبالغه که داشت هر چه کرد او از برای اُمّت عاصی نکرد روح بر افلاک و تن در خاک جاری بر لب هر چه کرد این امتش با طبیعت پاک او</p>	<p>شهریار طبعه علم و علی رده با بها بود حق از ذات عثمان کفنی لطف غنا اگر حرمیم بارگاه او نکردند سبنا تا دم آخر نشد از سجده طاعت جدا هر چه برد او حسرت پیمانندگان بینوا کله یا اُمّتی یا اُمّتی روحی فدا و ادب لغا و اسفا و احسرتا و احسرتا</p>
<p>دوستان غماش در دشت نبی بخود رفیق از فاک بر قاسم ناگه نمره لعل خط</p>	
<p>۱۴۶</p>	<p>در غمت از مروتات سلسله بر مصرعه جناب پر سر و دلوی رحمة الله علیه</p>
<p>مفا عین - مفا عین - مفا عین</p>	
<p>تنه ای نه در دل بود شب جای که من بودم پیشتر مقتل و قتل جانها چه ندیدم بری از ریب پاک از عیب نچون عیب الهی چرا بروا بروی پر نعم چه چندی و کسب ز آوا دی قیس از من چه سپری که بیایم من و صد سجده تعظیم و او در شان استغنا</p>	<p>دین و تیغ و قاتل بود شب جای که من بودم مقام قبل مشکل بود شب جای که من بودم عجب پاکیزه محفل بود شب جای که من بودم ترا حقوق و سلاسل بود شب جای که من بودم برون از قید قتل بود شب جای که من بودم چه حسرتها که در دل بود شب جای که من بودم</p>
<p>فریج الحال و خمر و در ششصد سال پروانه محمد شمع قتل بود شب جای که من بودم</p>	
<p>ولم یصدقه با - عاریج سلسله</p>	

شعر ۳	فا علاتن . فاعلاتن . فاعلاتن . فاعلاتن	۱۳۸
<p>را مکر در نور نهد اچنان توئی پیرا توئی بسط لبین نو هستی مورد طایا توئی از دو گلب آید و الیل اذ انیشی توئی نیز به بیان بیان الدی سیر توئی گفت از را را عزیت از سر اود توئی</p>	<p>یا رسول الله دایر در همه ایشا توئی تصدیر انا فحقنا ذرات فیض یاب توئی از دو عارض هم تو و شمس هم تا توئی حاصل اعزاز از شرح کلمه توئی را از دار حق تو هستی هم ترا حق را از توئی</p>	
<p>چشم زخمی بر رخسار تو را مکر در کون و کون توئی</p>		
<p>وله معصوم</p>		
شعر ۹	فا علاتن . فاعلاتن . فاعلاتن . فاعلاتن	۱۳۹
<p>را حجب بیان من زار نه تو این سرم و آیت آستانه تو بهرین زمن زمانه تو سرم و نگار آستانه تو در عجب بعد آستانه تو هم دله از کفش فغانه تو به سرم خاک آستانه تو به سرم خاک آستانه تو</p>	<p>لے مرا قوت دل فسانه تو لے حبیب حق لے نبی کریم تو بدرین زمن زمانه تو لے خوش آمد که ایمان تو اشک خونین است آید از تو عزیز ناز مرا اگر به نصیبت تو خورم این ساقی که گیر دجا تو بخش کس جان بر دست تو</p>	
<p>باد وزین تو در خیمه تو از تو شوق بر تو تو</p>		

شعر	ولیم معروفه ۱۹۰۶	شعر
	مناظره	
در کفایت نفس لعلین باز عهد شما نم دادند نفسم تر ز نه بان تا بد با هم دادند نفسم بر چه ز فضل تو بهانم دادند از آنکه چون بگر روان طبع روانم دادند چشم که ز تیر حیرت میسازد و نشانه نم دادند پیش از آن تو بسلطه ضبط نفسانم دادند نفس آن شاه شهبانم دادند تا که شما نم ز نفس و حبس انم دادند بارک الله که ز عهد شیر و کبک انم دادند	شکوه کرده و در غیبه شما نم دادند در غیبه شما نم دادند نفسم بر چه ز فضل تو بهانم دادند از آنکه چون بگر روان طبع روانم دادند چشم که ز تیر حیرت میسازد و نشانه نم دادند پیش از آن تو بسلطه ضبط نفسانم دادند نفس آن شاه شهبانم دادند تا که شما نم ز نفس و حبس انم دادند بارک الله که ز عهد شیر و کبک انم دادند	شکوه کرده و در غیبه شما نم دادند در غیبه شما نم دادند نفسم بر چه ز فضل تو بهانم دادند از آنکه چون بگر روان طبع روانم دادند چشم که ز تیر حیرت میسازد و نشانه نم دادند پیش از آن تو بسلطه ضبط نفسانم دادند نفس آن شاه شهبانم دادند تا که شما نم ز نفس و حبس انم دادند بارک الله که ز عهد شیر و کبک انم دادند
	از آنکه فدا شدی آنچه به شما نم دادند و از آنکه فدا شدی آنچه به شما نم دادند	
شعر	شعر	شعر
از آنکه فدا شدی آنچه به شما نم دادند و از آنکه فدا شدی آنچه به شما نم دادند از آنکه فدا شدی آنچه به شما نم دادند و از آنکه فدا شدی آنچه به شما نم دادند	از آنکه فدا شدی آنچه به شما نم دادند و از آنکه فدا شدی آنچه به شما نم دادند از آنکه فدا شدی آنچه به شما نم دادند و از آنکه فدا شدی آنچه به شما نم دادند	از آنکه فدا شدی آنچه به شما نم دادند و از آنکه فدا شدی آنچه به شما نم دادند از آنکه فدا شدی آنچه به شما نم دادند و از آنکه فدا شدی آنچه به شما نم دادند

چمن رود یمن پادشاه روح حق سخن گوید	خدا دانی خداشنای خدا ناسی خدا کاسی
سرش سر سبز زلف آینه خاقان خدای	لبش لبش کفش بوسش تشش روح جبرئیل

شوق المذنبین و رحمة العالمین نشاء	نگاه بر فریج خسته طالع بر سر انجالت
-----------------------------------	-------------------------------------

۱۵۲	وله در تهنیت شوالیلا با جمیع شیعیان	شعر ۹
-----	-------------------------------------	-------

فایده ها - فایده ها - فایده ها - فایده ها - فایده ها

خواب را از دست ناکجا یا رحمة العالمین	پشتم رحمت برکشایا رحمة العالمین
اگر جوش صد تمنا تو را آسودش	از جبین برکش رویا رحمة العالمین
از زمین برخیز و بر چشم مشتاقان گذار	ماه به پر تو مشایا رحمة العالمین
دست و رو از میان ملک عاشقان زار شو	به برون از نجره پایا رحمة العالمین
شمارش در هر دو زلف مشک از دویختن	از لب صد چاک پایا رحمة العالمین
حالتی که از انوار البصر از جان بایسته شود	دید محزون کن سر مرا یا رحمة العالمین
شماره تو زیبا بر کن - و از خود شکر شرام	زود کن محبت بر سپه پایا رحمة العالمین
ماگشتن دل به آتش رایه پیش روی تو بکمال	در شفاعت طالب دعا یا رحمة العالمین

اگر نیاید ایمنه بود	این در هیچ راهی از دنیا نماند
---------------------	-------------------------------

شعر ۱۰	شعر ۱۱
--------	--------

فایده ها - فایده ها - فایده ها - فایده ها - فایده ها
--

و جود اتم است ثابت ز جودش	نشان خدا هست نشان محمد
تبارج رسولان مشین ست ماما	کله گوشه پیروان محمد
بروز ازل است میثاق الفت	خداوند جانها بجان محمد
رقیبان محزون حرفیان لیل	قریبان حق عاشقان محمد
ندانند کسی قدر جاه و جلالتش	حسرت قادر قدردان محمد
خبر میدم از کمال محبت	کلام حسد در زبان محمد
به خاک درش مرنگون کجایت	نخل آسمان را ستان محمد
ز به دست بازو که هم پله آمد	بقوسین زور گمان محمد
فلک نیست در پیش او ان قدرین	زینے ست از آستان محمد

فروغ است و پایش دوان در ره حق
سرش وقف بر آستان محمد

در نعت جناب سرور کائنات علیه التحیات و صلوة و طهارت
عقیدت مصنف ۱۹۲۲

۱۵۲

شعر ۳۹

ذبح است و سودای زلف نگار	آن قول - فقول - فقول - فقول
زخمش صلح خندان لبش با خنواں	که بویش نسیم ست و درویش بهار
طبیعی که عیسای کند جان شارش	سرش سر بریدان کفش جو بای
اوست که آموخت آداب طاعت	خدا بوی که موست و راجو مدار
خوشا رجب الارباب بر عرفان باری	حسب که محبوب پروردگار
خوشا مرد میدان صبر و قناعت	خوشا بنده حق عبادت گذار
	خوشا مرکب نفس را شمسوار

خوشا و حدت آموز ارکان کثرت
 خوشا مشتق از نور حق نور دانش
 چه یکتا در آویزه گوش وحدت
 چنان دور شد ظلمت کفر از دس
 بمعراج در راه اسری بعبده
 به نعلین پابر سر عرش رفت
 شنید آنچه بشنید و دید آنچه دید او
 رموز فاعلی چو گردند الفت
 نمیداشت گزاف تا فوق فطرت
 از انجا مراد مجر صادق آمد
 بگرد او همه کردنی با بدنی
 کسی کو توان کردنا کردنی با
 بمصطفی نکرشان طاعت گذاران
 چو بر عامیان است این فیض عامش
 که قرآن پاک از پی رحمت او
 کشا مصحف و سوره فتح بر خوال
 گرفت است زیر شجر آنکه بهیت
 امیر به طیس الفقر فخری
 خوشا مرسل رحمت عالمین
 سیک تخم وحدت بیدان کثرت
 قشایان پابر حق آن مهربان

خوشا گلشن عبدیت را بهایست
 چو از ابر نیسان در شاواریست
 که بازار کثرت بدوشه نگارست
 که تاریکی شب ز صبح بهارست
 چه زیبا براتق چه عنا سوارست
 که بد خاک او عرش را افتخارست
 که کس دید و شنید یک از هزارست
 قلب داغش بدون دشوارست
 که برداشت این بار صد کوههایست
 از انجا است مختار ذی اختیارست
 نکرد او زبانی خدا هیچ کارست
 بود هر که جان و دل گردگارست
 که هر عضو ایشان ست پیر و درگارست
 رسد چه بان خاصه گردگارست
 دهر یک و رقی باشت آئینه دارست
 که بدست حکمت اشجر کردگارست
 از پیر و پادشاه تا پیر و پادشاهست
 نقیر و زور خداوند نگارست
 بکار ساز بر امت نامیکارست
 خوشا قلبه بران خوشا کاشف کفایت
 چو پوینده ماهی بگردون سوارست

<p> بہ پاداش ترستے بہ پاداش ترستے برقرار فرمائش بادہاں سے بے بخشش آمدن ہاں سے بہ گذار و کردار کیا ہے قریب کہ بعدش بہ قربت شائستہ بفضل خدا بر ہر امیدوار سے مسلمان رشہ کافر بدشاہ سے دش بھر عرفان پہ شمس جہاں سے ہنگامی ہر نیکی و جان شام سے بران ہم بہوشی حقیقیہ از ہر بہ بحث و تامل و اعتدال سے </p>	<p> بہ تعمیل فرمان حق عنت گیر سے بگفتار صد جوش کوثر شام سے ز قربانی جان شہیدان بہ حق بہ اعدا زنی، بخود نشان زکری بخطیبی کہ ہر خطبہ شحرور جہان سے کریمے کہ دست کرم و استوارش رہے کہ در غایت زعفران خداش لوح قرآن خطش شرح قرآن بہ خوبی زغبان عالم فزون تر بہر کار لایق بہر کارہ فایز بلاک توکل ز سر ذی حکومت </p>
<p> فصلیہ از ہر پادشاہی سے چہ در ہا کہ یک در شاموار سے </p>	<p> فصلیہ از ہر پادشاہی سے چہ در ہا کہ یک در شاموار سے </p>

دو غزل فارسی نعت شریف بحالہ خاصہ حضرت علیؑ

مطلع	مستطاب - مستطاب - مستطاب	مطلع
<p> باز آئے دل صد پاک با پیغمبر محمدؐ باز آئے سجدہ حق سجدہ شہید باز آئے کہ پوئے ہر آن کہ باز آئے کہ پوئے ہر آن کہ باز آئے کہ پوئے ہر آن کہ باز آئے کہ پوئے ہر آن کہ </p>	<p> باز آئے دل صد پاک با پیغمبر محمدؐ باز آئے سجدہ حق سجدہ شہید باز آئے کہ پوئے ہر آن کہ باز آئے کہ پوئے ہر آن کہ باز آئے کہ پوئے ہر آن کہ باز آئے کہ پوئے ہر آن کہ </p>	<p> باز آئے دل صد پاک با پیغمبر محمدؐ باز آئے سجدہ حق سجدہ شہید باز آئے کہ پوئے ہر آن کہ باز آئے کہ پوئے ہر آن کہ باز آئے کہ پوئے ہر آن کہ باز آئے کہ پوئے ہر آن کہ </p>

<p>آئینہ حق آئینہ اردو کے محمد سودا کے قسم کو چہ کیسوں کے محمد ایک قطرہ ز آب کعبہ یا شوق کے محمد از باطن کے یکہ میسر از مشکوئے محمد نئے بکشم شائہ کیسوں کے محمد فران خدا جہنم ابروئے محمد گر یکا سر دئے از قیسوں کے محمد بیت اندر میں بیتا دوارے محمد ایک بیت دور کجاست دور ابیت محمد ایک ہلوئے اللہ دو ہلوئے محمد دستہ نہ فریج سوتا ناگے محمد</p>	<p>در ناک تصوف شدہ بے سیر قیامت بکشم اگر دو غنہ بخوان نہ فر وشم بہ عنوان بے محل امیر من بعد اکبر گویم چہ ز قدر شیا کہ پیشم تو بزم لے مرد کیا پیشم بہا از سرگزگان تقدیر الی ست خیرا کون جینش پایم باز بر سر گردون بد دست بسم اللہ شرح یک کلمہ مست بکشم ایک مصرع تو حید اللہ پڑھ پائش در شب مہرین ہم از دیدہ تلیت و شمس کست خدا نسل علی خان ملا لیا</p>
<p>این سب اشعار محبت مکنون حسن خاں کاین ست و فریج و شبہ کیسوں کے محمد</p>	
<p>شعر سحر</p>	<p>ایک در نسیج سحر</p>
<p>انجمن - فہم - فہم - فہم</p>	
<p>زیج ستا و تیغ ادا کے محمد سپہ زبہ ان سرا کے محمد خدا آشا آستنا کے محمد خدا آشا آستنا کے محمد خدا آشا آستنا کے محمد</p>	<p>سیج ستا و تیغ ادا کے محمد صبار راست ان کہ اور باز خدا آشا آستنا کے محمد خدا آشا آستنا کے محمد خدا آشا آستنا کے محمد</p>

مرا بادشاہ ہے گدا اس محمدؐ	نرا ہست شہنشاہ کرباج از تو گبر و
کلام از لب جانفرا کے محمدؐ	نیشہ سے تان کہ شہید ہوا شد
صدائے خداوندائے محمدؐ	بیکو شہر مسلمان در اذان ہوا
لقائے خدا و رفاق کے محمدؐ	سیا و جوہر در آئینہ سبک ہوا
دو آنبیہ حق منائے محمدؐ	مقابل یکے با دیگر آن دو عارض ہوا
شنائے خدا ہے شنائے محمدؐ	طوائف سے بیٹے و بزرگ نقشہ ہوا
فیروز و پرورد و خدا کے محمدؐ	صبا چون رسی کوں ز ماہم سدا ہوا

دریغ با لودہ بابت سحاب است
 ہا کہ دل و جان فدائے محمدؐ

اولم ۱۹۲۲ء

مفعول	فعلی	مفعول	فعلی	مفعول	فعلی
-------	------	-------	------	-------	------

اے جان سخا کے کان عطا صد صل علی صد صل علی
 اے نور کو گم نہ ہو خدا سے نور تو عرض خدا محمدؐ
 اے راجہ نور احق خلق خدا صد صل علی صد صل علی
 اے راجہ نور ہر عرصہ سے از حق خلق اے رسول نبی
 اے نور روضہ اقدس صد صل علی صد صل علی
 اے نور روضہ اقدس صد صل علی صد صل علی
 اے نور روضہ اقدس صد صل علی صد صل علی
 اے نور روضہ اقدس صد صل علی صد صل علی

سید خدامہ کلید قاضی (۱۸۷۱ء)

ولم ذرعت ١٩٢٥

10A

نعلن نعلن نعلن - نعلن نعلن نعلن

[Handwritten signature]

شأن مختصر در عالم حس و القدر

گویند حیرانه بنی آدم

برگزین بن زینب دلا - برقع و مسند علی علیہ السلام
نفرست آن عدا اعظم علیہ السلام علیه و سلم

باب دوم

پاکستان

فصل اول - ورشان و رشدا و ظلم السلطی

ابن ابی زید

مشاجات مجاز...
جاریہ از...
نصاب کوڑی...
وردا اور دم...

۱۵۹

۱۵۸

اللهم انشاء مني من العبد الفقير...

قلوب الامم...

چونکہ دعویٰ ذرا الی...

قلوب الامم...

زکریا کیا اس...

قلوب الامم...

ما کہ ظلم...

قلوب الامم...

نہ کہ...

قلوب الامم...

<p>چون بیاوردی که در این عالم چون بیاوردی که در این عالم چون بیاوردی که در این عالم</p>	<p>تبار و جوش گریه که در این عالم تبار و جوش گریه که در این عالم تبار و جوش گریه که در این عالم</p>
<p>چون بیاوردی که در این عالم چون بیاوردی که در این عالم چون بیاوردی که در این عالم</p>	<p>تبار و جوش گریه که در این عالم تبار و جوش گریه که در این عالم تبار و جوش گریه که در این عالم</p>

خسرو در تصویر مرشد نام و طالع و عینه

<p>شعر ۱۲</p>	<p>نویسندگان ۱۹۰۹</p>	<p>۱۹۱۰</p>
---------------	-----------------------	-------------

<p>چون بیاوردی که در این عالم چون بیاوردی که در این عالم چون بیاوردی که در این عالم</p>	<p>چون بیاوردی که در این عالم چون بیاوردی که در این عالم چون بیاوردی که در این عالم</p>
---	---

آب لے کر فنا کس دن یہ دلوں میں چھینکے
 درخج اس بار بیٹے میں فضیح کجا رہے تھے

در انتظام شریف اور می مولانا مرشد

مظاہر العالی - معروضہ ۲۵ باب ۱۰۹ عیدہ

۱۶۲

مفعول - مفاعیل - مفاعیل - فعلن

اے سید وارث حسن آتا ہے تو آؤ
 رکتی نہیں تھکتی نہیں آب تشنگی رشتوں
 تم واقف اسرار ہو تم کاشف اسرار
 آتا ہے نظر ماند سا کچھ رنگ طبیعت
 دو خواہ نہ دو عزت ہمراہ رکابی
 کشتوں کو اگر اپنے جلا تا ہے تو آؤ
 ہاں شربت دیدار پلا تا ہے تو آؤ
 کچھ بھید کی باتیں جو بتاتا ہے تو آؤ
 اس رنگ پہ رنگ اور جہان ماہی تو آؤ
 دربار میں حاضر کے ہو جاتا ہے تو آؤ

دم بھر کا ہے ہوا درخج جگر انکار
 مٹی جو لگتا ہے لگتا ہے تو آؤ

عرضہ منظم جو نثر و شعبان

بحالت بیماری شدید میں میں نے اس کتاب کو

چھاپا مولانا مرشدنا مظاہر العالی کیا۔ ان کو

جواب صحیفہ یہ صادر ہوا۔ فیصلہ تعامد ہے

مختارہ نثر

وہ وقت نہیں آیا ہے

مفاعیلن - مفاعیلن - فعلن

شعر ۲۰

حسب گذر سے بنارس کے چین سے
کہ وہ ان کے چین کا ایک بلبل
سخن بچھو و سیت یہ الی و سخن در
گزارستار شمع و رنج و بلا سہو
نہایت آؤ سے ان طاقات باز و پرین
لپٹا شکر لبستر عشم سے تو پیا
دھم اندھو کا بھرتا پست و ہیم
گھر سے ابتدا ان کے سخن کی
چلے آتے ہیں پیہم دسرتیا پر دست
ترخ اسکا آب بسوئے آسمان ہے
جو دل دین و یار چین یا و جدا ہے
ہبت کی عبالم اجسام کی سیر
نہ دھرتی ہی کا کچھ اندیشہ رہے
رہنما فی الی غور راہی بالقضاست
چہ زانہ سے گیارہ دینا کا دھدا
در سہو و کھولت سے پتھم ترخم
نہایت سے شکر و شکر و شکر
در کویہ سے عمل میں سنا ہوا ہے
کہاں سے اس سے سہو کا

تو گستاخ سید خواہار شمع سے
قرب از ہر گسہ و دراز بھیبہاں
غلام ان کا قہر سے ہر دور
اسیر دام فقر و بھشتا ہے
نہ مرنے ہی کی صورت پر نظرین
گر ہر دم کسی کا نام نہ پستا
ہر عطف کبھی نہ تھا ہر دم
نیایش سے شہوار شمع کی
گر ہے حوصلہ اسکا نہیں بہت
خیال طہر و سیرا مکان ہے
تو جاری لب پیر نام جیسٹا ہے
ہے عازم ملک دہان اب مع خیر
نہ جینے ہی کی کچھ پروا کم
سہرا یا شکر و شکر و شکر
اُدھر سے تو یہ کا آؤں کا پندرا
نظر آتا ہے اک بر رخ کا عالم
قدم چلے ہیں سہو سے سہو سے
نہایت سے شکر و شکر و شکر
کہاں سے اس سے سہو کا

<p>اندھیری شب بے پائی وہ منزل اُسی دم وہ فرشتوں کے نواالات یہی ہے کچھ دتاب اُسکو بھی منکر آت لڑکی عرض حضرت سے یہی ہے تو اگر یہ جیسے اُس کی مدد چسبہ اُسے ہر وقت دراپن یاد باری جب اُسکی جان آستین سے نکلے اگر غرض اُسکی یہ مقبول ہو جائے</p>	<p>ہے جس کے ہر قدم پر پیشکش اُسی دم سے وہ آغاز کافیات یہی ہے بات جیت اُسکی یہی ذکر اگر اُس کا یہ وقت ہنسی سے نہ نکلے تاکہ شہ سے حوت بد چھ زبان پر کلمہ توحید جاری لبوں سے نام حق بھی زن ہو نکلے تو اُس کا خاتمہ معقول ہو جائے</p>
---	--

دیکھ اب کر چکا تو غرض مطلب

ادب کا ہے مقام اب سید کر لیا

فصل دوم باب سوم در زبان فارسی

تھم نے پیر پیر میں راہ جنوری سال ۱۰۸۰ ہجری
 جناب مرشد نامہ تلمیذ مقام لکھنؤ پر دولت کا کہ یہ اور طریقہ
 چنانچہ اوی حاجی محمد نسیم صاحب گزشتہ سال ۱۰۸۰ ہجری
 صدر روضہ ایشان حاضر شدہ پشیم کریم کریم کریم

<p>۱۰۸۰</p>	<p>نفا عین - مظاہرین</p>	<p>شہنشاہ</p>
<p>صبا کریمہ ری در گلشن راز</p>	<p>رسان از میں باقی سر - کریم</p>	<p>کے در دریا و او را چہرہ کو کر</p>

چرا از خوشنیتن دورش ننگندی
چرا ایش بار بر گردان نهادی
خطا بار را به بودی نه تفصیل
چرا ترساندی از پادشاه اعمال
چرا این سرکشی در زلفت کاری
خیر او میکند این شیفتگی را
که انسان است بر افعال قادر
که فایز نه توان شد بر ارادات
بنا کامی بالا حسرت سر بر آورد
نبود آید بدستش به تنگانش
بدست دیگر برفع و مضار شش
بدرستی کردی منظوم این چه جادو
فلک را یا پادشاه کردن حق دوست
که بین الاغیار و جبر است این
کردن توان شدن این عقده هم حل
قتضای اوست صاف بر همه بدو نیک
وگر مورثی بود یا ار باستان
و راز ماسی به بین تا بجا می
از قدرش قطره افزون نیایی
که کرد میرا خیر است العالمین کرد
بجو نسیم خدا مفتوح نمایی

[illegible]

دگر فعلی بدی از وی زنده
 ادب را این طریقست محمود
 ترا نکین نشاید بود غافل
 که هست این مسئله ثابت ز قرآن
 گر این امر امید افزاست پیش
 هر آنکو خلق کرد این خیرین
 چه جوهر آنکه بهرست معیار
 گر این علوی صیقل هم نمود
 بهین جوهر تری بود دلال
 هم از بهر سرشاری رب اکبر
 فرستاد او مگر با صد عنایت
 که تا از راه حق باشی تو آگاه
 اگر با اینهمه گریزی دگوری
 نگر دمی نموده بر نموده عقل
 اگر میداشتی با عقل زاری
 و خست نیکوئی راست این است
 خلافت گر کنی با قصد سیم
 چو دادش اینچنین از عقل جوهر
 مگر با اینهمه بدکار بودن
 همیدانی که در دیدن گناه است
 همیدانی ز نافع زبون است

به نفس خویش باید کرد مضمر
 و گرنه بودنی باشد نه نابود
 زیاد این عمل بی مرد عاقل
 بهشت بود و دوزخ است از بهر این
 که آمد رحمتش غالب به قهرش
 ترا هم بخش کرد از عقل جوهر
 بی ادراک حسن و قبح هرگز
 نه از پیغمبران بودی وجودی
 بی ادراک حسن و قبح اعمال
 هم این جوهر تری بود رهبر
 سخت با انبیا بهر هدایت
 نه شیطان تو ان بنمود گمراه
 نه بر شدت حر از سینه زوری
 ندادی گوش بر نموده عقل
 نه بر سر مد و نیک و نیکان
 کنی با خود همان باد دیگران کن
 کنی نخل بوی را زنج محکم
 فرستادت پیغمبر بر پیغمبر
 ز اعمال نیکو بیزار بودن
 و کردنی شکوه از عالم چرا هست
 و کردنی گریه از پادشاه چون است

چو خواندی طاعت حق فرض بر خویش
 بدینا بین که با سلطان بناوت
 سبق گیر از تمامی کار و دنیا
 درین هر دو نفاوت هم بدانی
 کسے کاین کائنات از بهر آن است
 اگر مورد است بر خوارت جبین است
 اگر کو به دید فعل دیگر با راج
 ز ماکولات و مشروبات و دنیا
 سزایان نعمت الهی که داد است
 عجب ترا نیکی با این عکساری
 که این الهی نعمت صبح و شام است
 تو در خوابی دور بانش که باشد
 چو مفتی در پاسبان آنکس است
 همان ربی همان رب یک همان رب
 سیر جانی که خوانی پیشین
 بهر شکلی که می جوهر او است
 گل مور کشن هستی صفت آن است
 بدست است داده اند ازین نعمت است
 ز اول تا آخر هر کس که است
 بیادین در هر کس که است
 هم او که در دست خدای است

شکری پس ز روزی که پیش
 سعادت میثاری یافتن است
 که هست انوار حیات از بهر عقیقی
 که عقیقی باقی و دنیا است فانی
 حکومت هم بدانش به کم و کاست
 و گریه ترا بر گشتن پاسبان
 اگر بخیر است در صدره التاج
 ز سعادت و ملبوسات و دنیا
 دنیا بدور شمار و هم به یاد است
 خیر از نعم خود هم تباری
 که میفرماید اکس نام و کار است
 تو در روی و در مانتا که باشد
 که به با ندهد بر هر یانی
 که از قبل الهی بدست است
 بهر صورتی که دانی خوانی
 بهر شکلی که کادنی گوهر است
 که رنگ بوی او در عیان است
 که بهر کس که در کس است
 که در کس و در کس است
 که در کس و در کس است

هم او سپید نمود این معصیت با	هم او مخلوق کرد این شیریت با
دخود نور و بودار از و	نمود گل وجود خا را از و
هر آن که کرد در حق عمل سستی	توان شد سرخورد در حضرت حق
شد آن که نمود لذات دنیا	حق است راست مشو حیاتی
مگر از آنجا که ذات او کریم است	نمود راست و در کف است معصیت
چو بچرخش در چرخش آید	پیشد هر گشتش راست آید
مگر بر رسم آن بختایش و	معاصی را بتاید که دست خ
خطا با دیگر و خصیان ست دیگر	بناوت با دیگر نیان ست دیگر
اگر خون که ده با نیت او	تصا حش یا او اگر نیت او
و گریانه ریزی خون انسان	کسی در دین و دنیا نیست پنهان
جز آنکه گناهیک و بد ضرر است	که بهر تن و عده یوم منشور است
بخش و نشر اگر داری کلامی	بیالشیو جوابی مستان
کسی که بستی آرویه هستی	دین از آن بیرون حل را چیره هستی
بستی اگر بگوشش حسابی	چه از اسکان خود بیرون بتدای
بود آسان راه پیدای از صفای	مگر سختی است از کربان
که هم داخل در آن حق العباد است	اگر در هر گز یک دین باقی است
از حق اندر هم روشن جمال است	برای آنکه بر حق است
چشمی با یک خیزد است	در دین و دین و دین و دین
از آن که با او نیست است	تا از دین و دین و دین و دین
از آن که با او نیست است	از دین و دین و دین و دین
و دین و دین و دین و دین	و دین و دین و دین و دین

مگر مرشد بنامش دہر نامے

پور مقبول حق مقبول عباسی

اگر داری تلاش در پیشه خود

وہی ہے جس نے ان کو

کہ درزی اچھے! مٹی تو

و سے مکرم حضرت ابو باز

این نظم ثانی قبیل رضا ضری نگه بود آقا زیاده سلسله نوشته هم بر
محتوی بر قبوض حال حضرت ایشان است که در جواب (خداوند) می نویسد خدا نوشته بودم

مجلسه ششمین - ۱۳۳۵ - ۱۳۳۶

فدايت ايسه

فدایت کے لیے ہر شے قربان

اسم و نام و نام خانوادگی

فقط ذکر و غلط از مقدمه شکل

چون که کاند و صفت کاند و صفت کاند

مجموعہ باغیانِ خویشتن ممتاز

سَمِيعَاتُ الْبِرِّ بِرِيسَانِ نُوحِيدِ

روان و پسر رگ او جان تو حید

وَاللَّهُ يَشَاءُ لِيُخْلِكَ بَيْنَ يَدَيْهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

100

خود روئے مسکلا لکھو اور مسکرا کر دیکھو

دکتر محمد باقر محمدی

(Faint handwritten notes at the bottom of the page)

بسم الله الرحمن الرحيم

تتميز هذه المنطقة بوفرة المياه الجوفية

وہاں سے اگلے پیر کو روانہ ہوئے۔

گورنر صاحب

100

بسم الله الرحمن الرحيم

1911

[Handwritten signature]

100-443887-100

مجلس شورای اسلامی

ALL INFORMATION CONTAINED HEREIN IS UNCLASSIFIED
DATE 08-11-2010 BY 60322 UCBAW

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي

که امت بین که قرآن از بسا و
 حدیثی گوید آید از زبانش
 بیاد است را از انوار است
 از اسلای کمرانش اگر بپرسی
 بسیار نفس اگر دیدن بخوای
 بیانی بگوید و چنانچه در خراب
 ازین شفقش بر سر مریدش
 بپرسی زانکه لطفش با تو هست
 بیست و شش صدین در سی شتی
 بچشم مردمان مانند جبهه بخو
 از اینجا شکل غنقا مشو دیگر
 کند یادش بجای تیره و تنگ
 بگرد آنگاه از جماع به حاصل
 از اردیکه ثلث باقی بماند
 بخواند هر که آید در بر خویش
 بفرماید و را فرموده حق
 از او در کس نه دل سوالات
 از کس سبب و دانش شد داشت
 از پیوستی ز نور علم آن ماه
 و گرنه شد به علم وین کمال

بالفاظ عرب بنمایه اردو
 بود فیضی محمد هم عنانش
 ولایت را به شان او نیاز
 تسمی او لیا گری به گری
 بپرس بار و یک دو یک ماهی
 و ذکر و فکر خالق محو و بستیاب
 بخوانی خود بخود قدسی صفاتش
 نماید جلوه دل من مزیدش
 بخوید از هم برین فنرون سعت
 بهان سعت بی اصلاح دنیا
 که باشد بیشتر در ذات حق محو
 بسای دو ثلث از چشم مردم
 که از چشم خلایق آیدش تنگ
 چه پیش دیگران گرد مشتای
 بی تعلیم و تلقین مریدان
 بچند مهر و کرم بنشانند پیش
 نه بنمایند بستر بنموده حق
 بیای بر سم رضی او بیاست
 بیای دیگه فرموده شارت
 حق از علم ندی کردش گاه
 در راه تار شد احمد را اول

پیش در مکّه از ابراهیم
 چو فیض هم ز مجذوبان سید
 ہی برسی گم از کشف کرامات
 کنون من شریفش چهل پنج است
 بجز آنکه در دربار او شان
 چگونه شکر این نعمت گزارم
 سبک آنحضرت در خلوت راز
 نسب آخر چو کبر برز و فغانم
 سیه کار مر سیه کار مر سیه کار
 به پیش آورده ام و ارتضی
 خرید است این مرا اندر غلامی
 وفا کن وعده این ادا فاکن
 نه تنها خضر راه دینیم این است
 جوان شیر دل پیر طریقت
 محمد مصطفی را پیر دین
 دلش از چاشنی غم بر از ذوق
 باطن رمز قرآن تبیین است
 بجنبش فرش و عزت او در دوش
 چو الله بگوید آید از زبانش
 زبانت و نبوت نماید کرامات
 نخواند آیت از آیات قرآن

شد از علم تصوف خوب آگاه
 هنوزش دل به جد با تشکبه
 بیا در باب در اول طاقات
 عیان ز لب نهان در سینج است
 منم در حلقه حلقه بگو شان
 که هست اندر غلامانش شمارم
 مرا بنشانند با صد هفت و اعزاز
 بر آمد این مناجات از زبانم
 تو غفاری و غفاری و غفار
 به بخشا بر من ای داور به بخشا
 به بخش نسیم دیدار سانی
 مرا هم دیده حق بین عطا کن
 هم از آل شریف المذنبین است
 تنگ قعر دریا می حقیقت
 خدا جوئے جود امانی شد این
 بخش چون زکات است ای دهر فوق
 بظاهر دیده عین البصیر است
 ز ند چون ضربت الله الله
 تا بر عالم بود یک نفسش
 ایستاد نظام ذکر لغوی و اثبات
 که نمود آخذ از انبیا ذکر یزدان

[illegible]

یک لحظه کن دور نقاب اندرخ زیب	چشم برکت بر سر حسرت زده بکشا
ای نور حسد در نظر از دره تو مارا	بگذر از که در دره تو بینم حسد را
ای آنکه قنیل نگه مهر تو بستم	ای آنکه موایق اطاعت به تو بستم
نازیم بدین کز غنم کوهین بر ستم	ماهر کیم از باده نوبت تو بستم
ای نور حسد در نظر از دره تو مارا	بگذر از که در دره تو بینم حسد را
ای آنکه تر باده فیض است بعد جوش	ای آنکه در تپش تپش دلون تنگ بهوش
نکر لغزش از بارسد و متعلق گوشتش	شیر کرم دست است خطایش خطایش
ای نور حسد در نظر از دره تو مارا	بگذر از که در دره تو بینم حسد را
ای آنکه سرست غزن افکار او	ای آنکه در تپش تپش دلون تنگ بهوش
ای آنکه نیست منبع افکار او	ای آنکه در تپش تپش دلون تنگ بهوش
ای نور حسد در نظر از دره تو مارا	بگذر از که در دره تو بینم حسد را
ای آنکه تویی بر فلک و جو	ای آنکه در تپش تپش دلون تنگ بهوش
ای آنکه شده از بهر شمشیر یافته	ای آنکه در تپش تپش دلون تنگ بهوش
ای نور حسد در نظر از دره تو مارا	بگذر از که در دره تو بینم حسد را
۱۶۶	در شان مرشد اعلیٰ در انام حضرت اعر
مغایین. مغایین. مغایین. مغایین.	مغایین. مغایین. مغایین. مغایین.

دلم بر بود از دستم نگارست غیرت ماست خطمش قرآن مرقوم جنیش لوح محفوظی برویش روی حق بیکر زبوشی حق شنو زرویش جلوه شان الوهیت حیان برود چہ سبیل سبیل فردوس و ریج و خم زلفش زید چون از تو دور این ریزه چن خوان است	نماک جنورت یک سیرت فلک قدرت فلک چا کلامش کلمه الله - بیانش تجسمه الله که وحش وجهه الله سرست او ش نفی الله که از حیرت برین بر تو فشانند منہ ما سب چہ زکس زکس جنبت بر آتش چشم در راه نجا یابد ورنجا چون تولد وارت حسن نشاء
---	---

نیکویم که داری لبه چشم از دیگران نیک
نگاہ بر فریج خنجر تسلیم هم گاہ

دلم بعد واپسی از حضوری گور کعبه و راه حج ۱۹۰۹

مفاعیلن - فاعلاتن - فاعلات	شعر
جگویت که دران بزم ناز و نوش چه بود ترا چه حق به تنگ ظریفی من است ساقی چه گویت که چه دید هست دیده دل من ز خود فراموشی من سپرس اگر چه پیسی زیر تو رخ و فیض کلام او چو کلیم گر قسم آنگه خیرم ز مار وین است مگر	سیان این تابو آن محمودش چه بود صلوات عام به زمان باده نوش چه بود ز پیر میکده در برم نادر نوش چه بود که خود فراموشی آن سپر میفروش چه بود بیشم حق نگر و گوش حق میوش چه بود درون چه جوش پیش باز برون خروش چه بود

حضرت سید وارت حسن سپرس از من
که جوش فیض به قلمت فریج دوش چه بود

دلم و نصرت حاصل سفر و حضوری در شهر کربلا ۱۵ ماه

۱۹۰۹	۱۵ ماه	۱۵ ماه
------	--------	--------

مفعول مفاعیل - مفاعیل - فاعول	وے گم شدیم در کفٹے رائے بریلی آخر شدیم خود بدت رائے بریلی بخیر و ظفر در کفٹے رائے بریلی قربان سجاک و خذت و راک بریلی جا کرده بہ بطن صدت رائے بریلی ہنفتہ بہ بیت اشرف رائے بریلی جان من بیدل بکفٹے رائے بریلی تسکین دلم تاب کفٹے رائے بریلی بالاست مرگزدون شرف رائے بریلی	اے آمدیم در طرب رائے بریلی آماج خودش کردیم و از سر بدویم چون یافتیم آن یوسف گم گشتہ بخوار خواہم کہ کمر گوہر جان دو جانے آن در تکیے کہ شمع دو جان ست آن مہر شیرے کہ کین ذرہ اویم تا بہت اقامت کہ عیسے تقسم بہت المتہ لشد کہ درین موسم گرم سست اے سید وارث حسن از فطین خود و مت
ما سر ہمہ داریم ز تو چشم عنایت با خاص و سجت بصفہ رائے بریلی		

ولہ بعد حصول شرف حضور در مقام بنارس ۱۵ اپریل ۱۹۰۸ء

مفعول - مفاعیل - مفاعیل - فاعول	نازنینے نیچے پردہ نشینے نیچے اسمانے نیچے بود و زینہ نیچے ہم فرشتہ نیچے چہل نشین نیچے لبا و دندان نیچے چشم حریف نیچے کان مکاتے نیچے بود و زینہ نیچے سرخ سلوی نیچے مار مہینہ نیچے	بازر بود و لم ماہ جینے نیچے من ازان عالم تو سید چہ گویم باتو دوش بودیم من و او بسا پر وہ راز و مہلیل لبید جلوہ بشد جلوه فروش از مقام و زینہ حسن تو را ہم چہ تن را کل و شرم چہ بر سر کہ چہ پو دم بخا
---------------------------------	--	--

<p>آن نگاہ کرم و آن نظر لطیف اتم بر فوج ز غلامان یکینے عجب</p>		
<p>ولہ وز خیال جناب مرشدنا ظلمہ مر و ضہ ۱۹۰۹ء</p>		
ننگا	نعلن - نعلن - نعلن	شعر
ستم ستم ستم ستم ستم محکم عدلے عید کی ست آن منکہ غلام وارث حسنم وست بہ ست پر معانم خوشیا نم بر حسب انم رجم ہست بیاطن ست بلندم	ان بان مبت جام اتم انچہ برور خستین بستم تحت سلیمان ہست شستم نے بیدست و نہ کوتہ دستم ستم از غم ایشان رستم ستم گر حیر بظاہر ہستم	
<p>آنکہ فوج جنابش قربان رشتہ تیغ و فائش ہستم</p>		
<p>مخمس بلہ جناب لا نامرشدنا ظلمہ العالی در زمانیکہ حضرت ایشان کجا قندار بر غبار بزرگے متکلف و در بجانہ ہندوستان اسیر شریف و در ۱۹۱۰ء</p>		
ننگا	مفعول - مفاعیل - مفعول	۵ بند شعر ۱۲
تا کے بہ دل مہدم و ہر از ننگا ہے کہ راست فلک کہ غلط انداز ننگا ہے	ایک بار دگر بر من جانب از ننگا ہے کہ از ہستی لعلت کہ از ناز ننگا ہے	
<p>تسیر بان ننگا ہے تو شوم باز ننگا ہے</p>		
تا آنکہ دل و دیدہ من فریبہ رہے	روئے کس و ناس بہ تیغ چھو رہے	

<p>یک جلوه چهره جلوه نکست از بسکه ولم سفت بر سر نیک تست</p>	<p>استدیان نگاه نوشوم باز نگاه</p>
<p>استدیان نگاه نوشوم باز نگاه ایستاده خست در نظر مباحه تناسل تاسک زمین تشنه لب کفاحش ز جاسم چشمیت تیرم گانست که تیغ به نیل</p>	<p>استدیان نگاه نوشوم باز نگاه</p>
<p>استدیان نگاه نوشوم باز نگاه این ریشه ناپسند دور از تو قضا دست صد شکر که در ذکر آید که تو شاد دست سر پای جمعیت او گر چه بسیار دست دان لذت نظاره لطافت هم یاد دست</p>	<p>استدیان نگاه نوشوم باز نگاه</p>
<p>استدیان نگاه نوشوم باز نگاه اسکسید وارث حسن است با دلی بر حق باز آری ز قندار پی برادر مطلق دور از تو قفس بیخ تو پدر و همگره شق به نشین تو دوسه در تنق و دیده ابلق</p>	<p>استدیان نگاه نوشوم باز نگاه</p>
<p>استدیان نگاه نوشوم باز نگاه</p>	
<p>در شان مرشدنا مظهر تصنیف سلاطین شعرو</p>	
<p>فا علاقن - فاعلاقن - فاعلاقن - فاعلاقن</p>	
<p>مرشدی و مقتدای سیدی وارث حسن انجودی و با خدای سیدی وارث حسن پس چه این باو شایسته سیدی وارث حسن تا کجا کار خدای سیدی وارث حسن حق شناسی حق خدای سیدی وارث حسن کن خدای را خدای سیدی وارث حسن هم تو دوی هم دوی سیدی وارث حسن</p>	<p>مرشدی و مقتدای سیدی وارث حسن انجودی و با خدای سیدی وارث حسن پس چه این باو شایسته سیدی وارث حسن تا کجا کار خدای سیدی وارث حسن حق شناسی حق خدای سیدی وارث حسن کن خدای را خدای سیدی وارث حسن هم تو دوی هم دوی سیدی وارث حسن</p>

غزل
الوقت في العبد من خدمته
مرشدنا في ظلم انقام
لكنه من كبره و جوده
و كرمه و كبره و كرمه

یہ دوسرے فریج و کوئے تو روئیں سوئے اب روئے تو
بروئے یہ چند ہفت آہستہ بایں سدی ارشاد حسن

خوشتر از شهر کابل بدو و او را تو، ماه کشته اند
خوشتر از غایب که کابل را کشته در بر ما نه

	خوش آن بیتے کہ بیتا لکر رب ذوالمنن باتہ خوش آن بڑے کہ صدش سیدی ارث حسن باشد	
ترائے تھکدہ زیباست دار الفح نامیدن درادر حله خلعت چو هر و مه درخشیدن	مراسم بر تو ابراهیم سان بر مکہ ملازیدن مرادر کسوت بعیت به پیر این نه بخیدن	
	چه بعیت بعیت صادق کون بیا دیش باشد چه دستے دست یرونے که جان پروانه ثنی باشد	
پایله اختر سعدم که من در پایله تو افتم چه دولت کا ندر آمدش شهابی خفتم	که این دولت نه از دستم توان شد تا تو کی خفتم سر راهش بجاروب مره روزانه می رفتم	
	بد تو فوئق یارب جمله اخوان الطریق را بر نذر مقدم پیر طریقت پے حقیقت را	
چه پیرم پیر بر نامے چه بر ناصاب الرکے سرش کدر سجده حق و فتن پایش فتن پیا	خطش خضر حوان لب بلش میجائے بدین آبخنان کوگرد توان خنیش زجائے	
	بجز حق کس نداند قوت روحانی اورا که در بزم واز میدان دین نورانی اورا	
بعلم اهل دین جائے مقدس نیست در دنیا خصوصاً مکہ و طائف خصوصاً شرب بطمی	که آنحضرت نفرمودست محکم اعتکاف آنجا که کامل هفت سال نجا نموسک این یا فتن	
	بکسب بلفظ از حاجی امداد الله صوفی بسر این ساهاش شد مشغولی مصر دفر	
پشیم در ملک مہرستان بیامان سہ نور درین جا ہم سفرش بازده سال آمدہ آنر	خان کو غرب سے شرق برگردشہ خاور که از فیضان نورش مستیزان داخل دل اکثر	
	گردش از مسلمانان که سانشہش تہمیل فر	

	بجہ اللہ کہ از نخل وجود او ہم اور خورد	
کہ بعض از عالمان غیر مذہب را از وجہی	چہ ہندو و چہ نصرانی چہ زروشتی چہ بودہ	نہ تنها از وجودش مستفیض اند اہل سلاست
	بہ حکمت او در مطلق خوانند کلمہ طیب	
اگر ان کس کہ بیدین من اور اپرو مذہب	اگر پرسد کہ از علم و فضلش گویش بے کہ	کہ بودش از مریدان تلامیز رشید ارشد
	ہزارون آیت قرآن کہ اولو ک بان دارد	
ننگاہ حق نگر باید بقائے ملکیت اور	بصد جان تابع شکتی تعبت اور	
	خدا و مصطفیٰ را مہر کہ دیدن آرزو دارد	
کہ این دولت شد از روز ازل رشید بزرگانش	تا نام سیدی داری حسن و ہزب عنوا شش	
	الہی این شجر تا حشر بہ شاخ و طہر باد	
چو شد خواجہ حسین پسر بہ اول ہم را نہ شد	طریق و تادری ہم از علی مرتضیٰ پیدا	
	سپش شری و عقیقہ پس جنید شیخ بغدادی	

ازان پس عبد واحد کوست از عجله عزیز ابنه	وزان پس ابو الحسن قرقی پیشین ابو القرق خوش فتنه
ازان پس بعد عید شیخ محرمی خوش فکر سے	ازان پس شیخ عبد القادر جیلانی دی لکڑی
ازان پس شیخ شمس الدین حذاو از مکه	ازان پس شیخ شمس الدین علی خلیج
ازان پس شیخ قطب الدین ابوغیث آنکه خد قاسم	ازان پس ابو بکر المکارم پس بعدین ابو القاسم
پیش شیخ عبید بن عیسی در پیش مالم	که مخدوم جهانیاک جهان گشت آمده سالم
پس اوسید را جوے قتال ست بعد ازان	پس اوسید مبارک احمد اندر راه او بویان
پیش سید مبارک بعد اوسید جلال آمد	ازان پس شاه شمس الدین پسر سالار بد مهرزد
پیش شاه بهار الدین دی سجاده شد می که	که مخدوم جهانیاک ثمانی در گرفت این حد
پیش شاه جمال اولیا بگرفت سجاده	پیش در قید و شاه جلال دین دست افتاد
پیش شاه امام الدین گرفت این امن رحمت	ازان پس شاه سوره الدین بدست او این نعمت
پیش شاه بدیع الدین نوده حال این روت	رسید و پیش و اثرش این راج این عزت
بد نیا که چه مشهور است سرقت چشم و صابر	مکر دین شجره هست او به چشمی قادری قادر
همین سان نقش بند می بهر وردی است حال	غرض در هر راتی است او هر یک بهر کمال
بهر حال که او باشد بود و فتنل خد اشغال	اگر کویست بهر افتد به صبر است او در احوال
رسیده تا دو یک الشوق تعداد مریدانش	بمحمد الله و شیخ زار هم از شهیدانش

<p>نظم عثمان غفر لہ فیہ نوشتہ ۲ ربیع الثانی ۱۹۲۷ء شریف</p>	<p>فاضل علائکہ در علم دین و ارث حسن در تجلیات حق مستقری از سر تا پایا نہ رسی بر عرش اگر اس بیابا بنگری و تصوف بہر ماکل خشتیان صابری</p>	<p>عالم علم یقین حق یقین و ارث حسن کامل انسان مردم عن یقین و ارث حسن حق نامے بر سر فرش زمین و ارث حسن مصطفیٰ و مرتضیٰ راجا نشین و ارث حسن</p>
<p>این دینج تنج احسان نو بامر کاتر بابت دستگیری کن بوقت واپسین و ارث حسن</p>	<p>مقام عیلم - مقام عیلم - مقام عیلم - مقام عیلم</p>	<p>میرا ہر شعر ہے عرش معنی شان مولیٰ میں مالا ہے جو سبق مجھ کو از لہ کے در پہا اوسے پرہ</p>
<p>میری ہر سبب بیت اللہ وصف حق تعالیٰ میں ہیں ہر وہ مرد ہے بیتا الجبد کے سقف بالا میں</p>	<p>اسی کی ہے حکومت سترج کے سار و عضائیں کبھی ہوگی نہ باکر ختم اسکی سوچ آخری میں</p>	<p>میں ایک ذرہ ہوا ہوں رشتہ ایسا قریبی یہ میری بی بیچ تو ہمیں خبر اس قدر اکسہ</p>
<p>رہے گی پر تو افکن چہ دنیا اور عقبے میں نہیں اتہکاس ہو جسکی ابتدا انشا میں ملا میں</p>	<p>نہیں تو نام کو جسکا نشان عرش معلیٰ میں چو پہ لاپرواہ لایا ہمارے مشکوٰۃ فصلیٰ میں</p>	<p>نہ نہ نہیں پسند ہوں اتنا از نہ نسبت ہی کا ہے میری تخلیق ہوا اس سے آخرت میری شان</p>
<p>جو ہونا چاہیے عطا خلیج اعلیٰ سے اونی میں سب آوار قیامت ہن نامان ساری دنیا میں</p>	<p>کہ وہ ہم کہہ رہے ہیں خیر اور اسکی صفہ اونی میں کہ وہ ہم کہہ رہے ہیں بندہ خدا کا اسکی نیا میں</p>	<p>کوئی مانے نہ اسے کیا کہہ مار ہے اس پر و نہیچ کے سانی کہا اونی سے ہر کس کی</p>

پایہ چہام

فصل اقل۔ بزبان اُردو در مناقب دیگر بزرگان دین رضی اللہ عنہم
یہ نظم متعلق حادثہ جانگداز واقعہ کربلائے شب ششم ماہ محرم ۱۲۳۵ھ
کو بعد واپس آ جانے تعزینوں کے گشت سے جبکہ بغرض رفع فساد
منجانب گورنمنٹ انگلیشیمین بمقام شیخ اکبر بحیثیت اپیل
پولیس کے مقرر تھا ۴ اور دن بے صبح کے اہل رب بنائے بعض حالات
چشم دید خود پایہ ادا یرودی میں نے مرتب کی ہے۔ اور دو سال میرے

ورد زبان اور فیض سان رہی ہے

شعر ۵

نصو لایہ قاعلات۔ مفاہیل۔ قاعلات

مکمل

صبح ازل نمود ہدیٰ یون حسنہ کی شان
دیکھو کنار جہدین پیر اس مہ نقا کی شان
سورج حق وہ تو ادسکی ضا مصطفیٰ کی شان
بعد اس کے دیکھو مظلم کربلا کی شان

الشرب حیر حیرت کا یہ ربتہ و حلال

ناتانکی امت ادان کو کرے اس طرح حلال

دس دن کے مبتلا کے مصائب ہے ہے
دیکھئے ہوئے وہ خون عزیزان ہے ہے
بہجور و خواب صد مومن پہ صدے سے ہے
اپنی زبان سے حریت امان بھی رکے ہے

اوس پر بھی ظالموں کے پیچھے ذرا نہ راہ

	کوئی ہوانہ بعد شہادت بھی منفصل	
ہوں جتنے رہتے خلق میں سب بڑھے ہوئے جد جیکے انبیاء میں ہوں سب چلے ہوئے اسی پیر سے علم کدنی پڑھے ہوئے وقت کے جنگی عرش یہ تارے منڈھے ہوئے		
	اسے سپر خاد پنے کوہ ستم کوٹتا ہے اور تو گل نظارہ یونین کوٹتا ہے	
تو دیکھتا رہے اٹھنیں یونین کھڑا کھڑا اون ظالمین کے سر پہ نہ کیوں جا کے گر پڑا نکلا اس امتحان میں تو خود غرض پڑا تجہ برا اثر نہ ادنیٰ وقت اس قدر گھڑا		
	وہ جنگی جد کی ذات سے تیرا کیا ہے سترا ہی کیا تام جان کا نظم کیا ہے	
بھوٹا نہ تیرے منہ سے کچھ اسے افسانہ سترا بھی جی شیا م حرم رہنیں جلا چھاتی تڑکی بتا تو کہ عشق کیوں نہ ہو گئی خونین بدن ہو نگ شفق کیوں نہ سو گئی		
	اٹھے نہ تیرے منہ سے دھوان دہار کیوں نجا طوفانِ نوح تو بھی اودھنا دیتی ایک بار یہ کچھ نہیں تو ان شہدا کو جس از وصال ہونے نہ دیتی اپنی ہی چھاتی پہ پا کال	
نہ فرات رکھتی تھی کس کا ہر اس تو کیوں بن گئی اٹھے یہ مشکل کس تو پسایتے وہ پتے خون کے پلے نہرا تھے پسایتے یہ پتے نہرا تھے نہرا تھے		
	اول سے کر رہی تھی سسینوں کا پاس تو ہو جی نہ آپ جا کے جو پاسوں کے پاس تو	

نجدودیا جو روکے کیے میں نے یہ خطاب	اپنی زبان حال سے مینوں نے یہ جواب
تھا دینے کچھ نہ خوف ہی غالب نہ ضم طرب	تھوڑے ہنسا زبان یہ نہ حالت میں انقلاب
جو کچھ کہا اوجھوں نے وہ حجت تھی رفت کی	جو کچھ کیا اوجھوں نے وہ آفت تھی ٹہرے کی
جس دھم اور تین اپنے فرس پر ہوا سوار	ہیبت سے بڑا گیا صفت اعدا میں غفلت سوار
دو تین چار یا پنج نہیں سوئے تا سوار	بارے ہیں ایک ایک نے ہنگام کارزار
جس نے جدھر گواہے فرس کی تھا دو تار	اعداء کی صف میں تھر خدا کی لگا دی آگ
پروا کیا دینیں نہ تھی اپنی حسان کی	اپنی کی خواہ تھی نہ طلب اور ٹھکان کی
اور ٹھکان تھی پڑی ہوئی اوس امتحان کی	طاقت تھی طاق حسین زمین آسمان کی
کس کا تھا امتحان حسد اسے جلیل کا	کس چیز کا حسین کے صبر جمیل کا
ساتھ اسکے تھا بھگم خداوند و سدا	افوج ملائکہ کا جامہ طرب و سدا
جس دم حسین کا ہوا اشارہ تھیں فوراً	ہوئے پادشاہوں کو اوس دم تر شری
ایسا کہ نام کو بھی نہ باقی نشان رہے	دشمن حسین کا نہ تھا آسمان رہے
پرس جس جگہ کہ پادشاہ و اکر ام تھا	اسے سو مشورہ و ہدایت کا مقام تھا
کہنا طلب مدد سبب تنگی و نام تھا	پرس کس کو فیض و خیر ان نام تھا
کون سے جو دست و پا رہے سبک	کون سے جو دست و پا رہے سبک
وہ اور وہ فرشتوں سے ہوا سدا	وہ اور وہ فرشتوں سے ہوا سدا

ادون کے نہ ہم سرشت نہ ادون کے وہ ہم کنو	سجدہ کیا ادھون نے جو آدم کے اور دو
پہ ادون کے حق میں حکم خدا کے بغور کا	تھا اس طفیل اور بنین کے تو نانا اس کے نور کا
کی جب مدد فرشتوں کی مفسق نہیں قبول کرتے نہ اس کے حکم سے ہم بھی ذرا عدول	ارض و سما و آب سے شکوہ بھی ہے قبول لیکن وہاں تو صبر و رضا کا تھا ایک اصول
اپنے بندوں کے ساری صفات روک بار تھے	اپنی حسرتوں کو سب سے سوا پاسدار تھے
اس کے سوا بہشت کی حوریں لگا کے آس	ہم کو کسی کے شریعت دیدار کی ہے پاس
نہ اپنی راہ تو ہم اپنی آرزو جانتے ہیں	نہ اپنے خیال سے کیا سین پھلتے ہیں
س کا جمال اپنے خدا کے جمیل کا	س کا جو ہے ہمارے ہی جید پیش کا
اور ان کے ہمارے ہمارے ہیں ہم نہیں	ہم اور ان کے ہمارے ہیں ہم نہیں
ہم جانتے ہیں زبان میں دلوں میں نہ ہو	ہم جانتے ہیں زبان میں دلوں میں نہ ہو
نہ قطرہ جیگر سے ہو ذرا کی گات میں	نہ قطرہ جیگر سے ہو ذرا کی گات میں
تو ہے وہ دیکھو وہی آتش تاب کا	تو ہے وہ دیکھو وہی آتش تاب کا

خیالات ذیج مستهام در شان امام بهام سیدنا حجتا امام حسین
علیه السلام معروضه عشره اول محرم الحرام سنه ۱۲۸۵ هجری
بمقام چهره آئینه نوشته شد
شعبه ۲۵

السلام اس قرۃ العین بنوت السلام
 السلام اس سرور رب تشنگان کریم
 تم جو جہل انس میں یک دین ہو
 تمکو پیشگوئی ان سب جدا مجد کی تین یاد
 وقت نصرت پر مزار حضرت خیر الانام
 تم کو تھی یہ بھی خبر ہو غصے جب ہم کر لیا
 تم کہتے تھے کہ میرا کراخت امتحان
 ساتھ ہی اسے نہیں شک مجھ کو سہیں ڈھیر
 جو نتائج بان قیامت خیر فسانو مگر میں
 نصین تھکائے رو برو دہاری علی زمین
 جو ہوئیں تمکو عطا از بارگاہ کبریا
 جگہی ہو تشریح بھی باہر کے مکان
 مختصر یہ ہے کہ وہ اتنا بڑا قادر خدا

السلام اس جو سر پہ فتح قوت السلام
 السلام اس یاد گار منطقہ و مر تضا
 تم بنی آدم میں ہو یک فروراضی القضا
 خود بھی آگہ تھے کہ کیا ہو مرضی العباد
 تم سمجھتے تھے کہ ہے یہ آخری سیر السلام
 ہمہ کیا کیا ایگی اور کیا علائق یہ بلا
 ساری دنیا میں ہوا ہو اور نہو کا بیگان
 ان مدارج ان معارج سے بھی تھی تمکو خبر
 یعنی جو نعم البدل ان قیمتی جانوں کے ہیں
 نصین تھکائے سامنے وہ ساری محض رحمتیں
 چہ تم فائز ہوئے غیر از گروہ انبیا
 بلکہ وہ ہو ہی نہیں سکتی کسی انسان سے
 جسے حرف کُن سے کی پیدا یاری ہوا

نعمتیں جسکی کہ سجد اور بے پایاں ہیں
 اسکی مرضی سے وہ اسکی راہ میں قربان ہو
 اُنکو وہ دیکھا تو دیکھا کیا نہیں نعم ابدل
 مل چکین اعلیٰ سے اعلیٰ نعمتیں جب آپ کو
 آنے مانگا تو کیا قربان انکی مانگ پر
 دیکھے تو حق سے اُدھکا یہ کیا سوال
 کیسے دشمن جنکے ہم جو دشمن کر کے یاد
 الغرض جب ہو گئی مقبول انکی التجا
 اس خوشی میں صوّت گل پھول پھولے خود
 اسکو کہتے ہیں سخاوت اسکو کہتے ہیں کرم
 وہ خوشی تھی اپنے دلکی اور نہ اپنی جان کی
 صبر اس سے خوش تھی پوری ہوئی جو آرزو
 بقاء یہ مخفی راز انکے پاس امت کے بطور
 مستتر رکھتے ہیں اسکے بقاء تو تھا کیا مدعا
 مستتر اس میں بھی تھی اک مصلحت سے بڑی
 اُن دراج کے سوا انکا خوشنودی رب
 مختصر یہ ہے کہ پاکر مرضی رب العباد
 منزل صبر و رضا ہم دیگر ان طے کردہ اند
 کس نکر دست انچین تعمیل احکام قضا
 مجھ کو بحث اس سے نہیں کیا سینوں کے ہر گمان
 میں نے جو ظاہر کیے ہیں اس میں اپنے جہاں

رحمتیں جسکی برون از درک انوس جان میں
 اسکے جو محبوب کے دل ہوں جگر ہوں جان ہوں
 کوئی امت اٹھا کر کھو گا آنسو فی مثل
 حکم ربی پھر ہوا جو اور چاہو مانگ لو
 امت جدی کی بخشائش کا مجھ سے عہد کر
 دشمنوں کی بھی نہ استغنا کا فرمایا خیال
 آج تک ورنہ میں اور روئنگے تا یوم القاد
 بخشش امت کا حاصل ہو گیا جب دعا
 کر بلا کے کل مصائب بھونے جاتے تھے وہ
 امت عاصی کا غم تھا ساتھ اپنا عقائد غم
 تھی خوشی خاطر کے خوش کر نیکی نا انا جان
 بلکہ اس سے حشر میں نا انا سے ہو کر سرخرو
 اس لیے واقف ہوں اس سے ہو سکا تھا کوئی
 اپنے ساتھ اور و نکو بھی کرنا کرتا رہا
 اہلبیت پاک کو بھائی تھی تمنا خوری
 آپ نے جا ہا کر تو میں ہم نہ تھا بلکہ سب
 آپ نے تعمیل کی ہر امر کی بالا اعتقاد
 تو سن حوصلہ ہوا ہم دیگر ان بے کردہ اند
 کس نہ دست انچین تمنا بید ان رضا
 اور نہ اس کے جو عرض شفیق کیا ہر سینوں
 وہ کھکانے سے ہیں اور میں بھی مصائب پر کھال

<p>سیرے نزدیک ان مصائب و فتنوں کو خامشاہ محرم ہے جو اون کا یا نگارا لیکن اسکے سامنے ہی بھولوتہ وہ راہزور وہ ہیں ہے تاج مرضی حق ریتا مدرام اگر چہ گذرے ہیں ہر آن سب فیضان اسنین ہیں اور کے کردار ہی قدامان غلام لیکن ان سب میں ہیں جگر درجہ ان سے بڑے استحسان سخت ترین جو ہر کس کامیاب ہے بہت و شوارگو ہے موت سب کے واسطے لقد جان دادند اور در در دست یزید</p>	<p>بستدرہی ہو سکے ماتم کرو ماتم کرو ایسناون کے واسطے تم سب کے سوا براستہ سب کے اندر ہوتے چھلے ویتا کہ وہاں جو کرو کام اور ہوتا ہوتا ہوتا ہوتا لیکن اون سب پر ہے فایت ترمیم کو طوطا ہیں جو مقبول خدا اور نیز مقبول انام امتحان بھی ان کے ہوتے ہیں اون سب کے ہے وہ اک ذات سین سرور عالمیاب جان دینا نخص خوشنودی رب کے واسطے زانکہ بدور شیطنت زبانیس ہر شے مزید</p>
---	--

آفرین برہمت مردانہ اس حدیث را دست یزید
انجیہ کرواؤش شکر دست آپین اور کار دین

قطرہ در تغزیت جناب امام حسین علیہ السلام سر و صفہ ۱۱۸۹

۱۴۹ مقبول - فاعلات - مفاعیل - فاعلات ۱۴۹

<p>ہو جائیں گے مصائب سرور رقم ابھی بارب ہے قلم نقیبت شاہ ادب ورنہ یہ میری عین خوشی ہیں افتخار وہ نام جن کا نام ہے دنیا میں یادگار وہ نام جسکی یاد مجھے وجہ مغفرت یعنی حسین ابن علی ابن ابی طالب</p>	<p>ہر عباس کے نام دین و طرب قلم ابھی اک نام فوج چنگو ملے کسمت قلم ابھی ساتھ اور کے نام ہی سے چنگو ملے کسمت وہ نام جسکی شان ہر فوج سے نام ابھی وہ نام ہے کہ یہاں پہ دستہ ہیں ابوبکر شاہ ابی شیل وسم سے بہ بارغ اور نام ابھی</p>
---	--

<p>چکرے آسمان جو کروٹیں رقم ابھی کتے شہد کتنوں کا ہونٹھو نہ دم ابھی نازل ہوا آسمان سے فوج ستم ابھی ہو جائیں یک قلم سرا عدا قلم ابھی جاسے تو گردے رہبر و ملک علم ابھی رنگہ راہ صبر میں تجھے ثابت قدم ابھی ہوں ختم میری جان پہ سائے ستم ابھی دیتا ہوں تجکو میں اسی سر کی قسم ابھی دیکھیں گے چل کے مرقد شاہ ام ابھی</p>	<p>لے واسے وہ مصیبت میدان کر بلا اجوع کی فغان کمین فریاد عطش ارشاد وہ خدا کا کہ جا میں اگر حسین تقدیر کے نیام سے نکلے قضا کی تیغ اور انجانیہ آپ کی تو دو حسان کو لیکن ذکر سب مجھے بندوں کے خون کا جس طرح مصطفیٰ پر سالت ہوئی جو ختم کرے قبول بار خدا سر حسین کا لے چشم شوق پائے طلبے گراستوار</p>
<p>مین سو ہزار جان سے سپر نثار ہوں توڑے ذبیح نام پر اُنکے جو دم ابھی</p>	
<p>مدرسہ متعلق واقعات کر بلا معروضہ مکرم الاحرام ۱۳۲۲ھ ہجری</p>	
<p>شعبہ ۶۶ - بندہ ۲۳</p>	<p>۱۸۰ مطابق ۶ - اگست ۱۹۲۷ء</p>
<p>مفعول - فاعلات - مفاعیل - فاعلن</p>	
<p>طوبی سے طائر ان مضامین پر طے کے لا ۲۰ پونچا دسے پھر مجھے صبر میدا کر لیا</p>	<p>اے شاہباز فکر پھر اڑ کر بند جا اے راہوار شوق پھر اپنے ہنر دکھا</p>
<p>شاہ نصیب پھر تجھے وہ سر زمین نہ ہو میرا یہی سفر آخر میں نہ ہو</p>	
<p>اس غم کے غمسا روں کے پھر جاگ اٹھو دور اُس سے آخرت میں ہر صورت میں</p>	<p>پھر عشرہ محرم پاک آگیا قریب اس درد کا اگر ہے تو اللہ ہر طبیعت</p>

	<p>حورین اگر کینز تو غلستان غلام ہیں جنت میں قصر افسانے تریسیر امام ہیں</p>	
<p>لیکن اوسکے یہ ورد و اداس تہی کیا کھنڈ کچھ اوسکا واسطہ نہ ہوا بایک کس کھنڈ</p>	<p>دایستہ ہو دراصل جو لٹیت کے ساتھ رکھتا نہ ہو علاقہ وہ احدا دیت کے ساتھ</p>	
	<p>صرف اوسکا واسطہ ہو تھیں دن کی ذات بائیں اس ایک ایک کی اعلیٰ صفات سے</p>	
<p>ہونے کو کیا ہوئی نہیں اولاد انبیا کی کس نے یوں حقائق بنیا و انبیا</p>	<p>لاکھوں میں ایسے ہیں پر از خفا و انبیا حق سے پر انبیا ہی کے افتاد انبیا</p>	
	<p>کریں وہ پیدار نہ جس میں تارا کر اسلام کا نشان بھی نہ رہتا زمین پر</p>	
<p>گناہ اس کا کیا کہ وہ آل غلیل تھے ابوین اوسکے خاصہ عرس علیل تھے</p>	<p>نہیں ان کے تلج آپ کے جبریل تھے طقی میں آپ کے فکر ان جبریل تھے</p>	
	<p>ستہ دیکھنا تو یہ کہ وہ کیا کام کر گئے کیا کچھ نہیں رہے مستند یہ اسلام کر گئے</p>	
<p>ہو تانہ دوئی فرات میں یہ فضل کیا جو کچھ وہ کر گئے تہاں وہ نبیوں تہاں</p>	<p>تھا وہ غیر راہی بنی زادگی کا حال یا خاص ان کے ساتھ نبی تاپیدہ و کمال</p>	
	<p>ہاں تھا وہ فیض تریسیر اور احمد ہار گئی وہ تہہ کے ساتھ تھی تاپیدہ ہر ماری</p>	
<p>تہاں تہہ اس سے تہرست نہاں تہاں جو آپ کے فواسطہ کوئی سے کیا عطا</p>	<p>تہرست تہہ تہرست تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ</p>	
	<p>تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ</p>	

حورین

ذات

	زیادے اور بیشہ مشرقین کا	
اپنے مقابل اور کوہ جانوں کا تھا ہراس	ایسے دشمن تباہی مٹی اور آیتوں کی ہراس	اس غور کر دو تم کہ وہ کیا شے تھی اس کے پاس
جس نے او بھینس خدایاں ہونے دیا اور اس	پانی گراں اور کی طاعت تو تیرا پس پانی	نہایت تھی ہر رنگ و پیر میں ہی پانی
دو تم تو وہ بھینس اور سی لہجیت کی وا د	کثرت سے تھی ہر رنگ و پیر میں ہی پانی	محتاجوں کو کھانا پلا دیا اور
سہرے کار خیر کا اور بھینس جیشو تو اب تم	پہرے کار خیر کا اور بھینس جیشو تو اب تم	
خوابان بھینس میں بھکاری مرد کے وہ	ادھر سے پیار اور دے میں پیار سے دے وہ	مستار گونہیں ہیں بھکاری مرد کے وہ
یہ جان کر جو خیر کر دے اور اس کے واسطے	یہ جان کر جو خیر کر دے اور اس کے واسطے	
ہوٹا ہی زور میں جیشو کی سٹان میں	ہوٹا ہی زور میں جیشو کی سٹان میں	چھٹا یہ بھت واقعہ گزرا اور اس کے واسطے
نہر و دوسرے خلیل کے فہرے میں آئے ہیں	نہر و دوسرے خلیل کے فہرے میں آئے ہیں	
نہر و دوسرے خلیل کے فہرے میں آئے ہیں	نہر و دوسرے خلیل کے فہرے میں آئے ہیں	نہر و دوسرے خلیل کے فہرے میں آئے ہیں
نہر و دوسرے خلیل کے فہرے میں آئے ہیں	نہر و دوسرے خلیل کے فہرے میں آئے ہیں	نہر و دوسرے خلیل کے فہرے میں آئے ہیں
نہر و دوسرے خلیل کے فہرے میں آئے ہیں	نہر و دوسرے خلیل کے فہرے میں آئے ہیں	نہر و دوسرے خلیل کے فہرے میں آئے ہیں

وہ آئین جو ٹوٹی تھیں انکی جان پر	تھے اُسکے آئین سنے امتحان پر
وہ نہ تھے اُنکے علم روان اُنس جان پر	حاوی تھے جو زمین پہ کیا آسکان پر
منظور حق کو انکی عین صبر آزمایان ساند اُسکے دشمنوں کی بھی جبر آزمایان	
اُنکا بھی تاکہ جو صلا عالم کہ نہ ہو	جو کر سکیں وہ اُسکے ذکر نیکا غم نہ ہو
پھر کہہ سکیں نہ جنت سے کہ ہمیں ستم نہ ہو	مازل پہ ہمیں قہر خدا دمیدم نہ ہو
روز حساب اپنے کئے کے وہ پائین پھل نخل مل کے لینے وہ گن گن کے کھائیں پھل	
بندے خدا کے گذرے ہیں سیت ہزار ہا	جنگی خدا کی راہ میں جانیں ہوئیں خدا
ایسا کہیں جہان میں نہ گذرا ہے ماجرا	جیسا ہے سخت واقعہ دشت کربلا
سہر کرب پر بھی تازہ پلا سہر بلا کا کرب سوئے کا کرب بنے کا کرب شہتا کا کرب	
ہوئے تھر انکی جان پہ جو ظلم جو ستم	اُنکے تھر کرین ہم انکا جو کچھ ماتم و الم
رکتے ہیں اپنے دہین پر سکا لٹین ہم	اچھے بہ ستم انہیں سبب راحت ماتم
زخموں سے تن کے وہ نہ ذرا بھی طول تھر انکی نظر میں حق کے چین کے وہ پھول تھر	
گردن پر انکی شکر کا خیر تھا جب وان	سرمو تن سے شکر خدا میں تھر تر زبان
اکسرا ت کا تھا شکر اگر تھر نہ شادمان	اُسکا کہ اُسکے فضل سے وہ سخت آتجان
تخت میں تین دن کی فقط پاس ہو گیا وہ کوہ سنگ لاریں نہیں نکھاس ہو گیا	
کچھ زمین شکر نہیں کرانے کوئی بھی ہو	تکلیف اُس سے پہونچتی ہے جان دار کو

اُسین تم اس طرح کا تھل اگر کرو	بالخاص وہ کہ موت کا پیغام نہ ہو
تب قدر عاقبت تمہیں معلوم ہو تمام	کیا کر گئے ہیں کام بہت بڑے وہ نیک الم
برداشت کی انہوں نے جو سبب تھیں	اسباب اسکے کیا تھے نہیں کیا انکی نہیں
تم یہ کہو گے تھیں وہ خدا کی مشیتیں	میں یہ کہ انکے خون کی تھیں سبب دین
اول تو یہ کہ اُسے خدا خوش ہے دم	دوم وہ خون بخشش امت میں لے کام
پہلی مراد انکی برائی اگر انہیں	وہ کون ملک جسے اسکی خبر نہیں
وہ کونسا مکان جو جہان کا گھر نہیں	وہ کونسا ہے لب جو نہ لے نام آپ کا
عشرہ کے روز بھی نہ پیلے جام آپ کا	وہ امر اولین میں ہو بہن جو کامیاب
امردوم میں بھی ہو عا انکی مستجاب	یارب بروز حشر رسول ملک جناب
اُمّت کے مغفرت کا موجب نکو بیج و تاب	آجائیں انکے آگے سہیدان کر بلا
ہٹ جائے سر سے موت عاصی کے مر بلا	اُمّت وہ کیسی آپ کے جد کرام کی
خفیات میں جسے عمر تمامی تمام کی	کھانے کو کی جو صبح تو سونیکو شام کی
تکسیر ہے جسے نہ حلال و حرام کی	بالخاص یہ ذبح اک انکا غلام خاص
ہو جائے قید ریخ و غم حشر سے غلام خاص	سلام مستہام بنا پر سیدنا امام حسین علیہ السلام معروضہ اکتوبر ۱۹۵۸ء
مفاعطن - مفاعطن - مفاعطن	۱۹۵۸

ہلائی تھی کہ زرا ابھی عسکرم امام ہمیں
 خوش پڑی ہو جنکو ہاتھ بایر مہ کمرہ بشیو
 امیر فوج سے کہنا یہ خبر سے وانا کا
 نہیں بنی ہوئے زکیا تین تین وہ آل بنی
 یزید لشکر دولت میں ہے تو ہر دہ ہوش
 نہیں ہے ماکم اگر آپ کا نہیں محکوم
 وہ کون ہے جو نہیں انکا پیدا کسان
 خیر ایک فادہ سے نواسہ بھی اگر ہم سے
 دشمن و رکھا ہے پچھ انکا قتل ہی کرتا
 کہا امیر سے کہنا تیرا بجا و در سہ دست
 مگر میں حاکم خود و ستر نہیں ہوں لہذا
 مطیع ہوں کہ کوئی دلیل محکم لازم ہے
 غرض کہ اگر ایسی طرف سے میں کرنا سکتا
 خیر ایسا ہوگی سر کیا مانیت تیرے دوست
 اگر چہ سچ سیاست ہے سچ و آشور
 ذرا سہی ویر میں کر دینا اور کلام تمام
 نہ ہو اور سہ ہوا سہی تو کا نہیں اور میں
 سچ کہے بہ دولت و قوت پچھ پندلی کے کہا
 ایا جو میں نہ وہ میرے ہی فائدہ کے لیے
 شریک اسے امیر و وزیر اس کے فانی ہے
 شریکیت اس کی نہیں ہے پچھ پندلی کے پاس

مستند اکابر ہر رسول خدا کا راہ میں
 اور سہ کی جا ہے ہنسی کا ہے یہ مقام نہیں
 کہ تیرے دل میں ذرا وقت ہے ادا نہیں
 خدا کے خاں میں کیا دہلیز و نکاح نہیں
 تھے پچھ اپنے سے شوقیت انتقام نہیں
 نہیں ہے شاہ اگر آپ کا غلام نہیں
 وہ کون ہے کہ جو انکا اسپر و ام نہیں
 علی کے حیدر اب الذیسا انور و امام نہیں
 پھر بہت وہ جا ہے تیرے ہاتھ کو کام نہیں
 کہ ان سے پڑھ سکے کوئی انکی دلا نہیں
 کہ تو ہاتھ میں میری بھی کیا نکاح نہیں
 خدائے حکم کہ دن میں مرا یہ کام نہیں
 پڑی ہوئے سچ اب فرصت پر کام نہیں
 مگر سچ پچھ خلقت تک سہ حرام نہیں
 کچھ دہے کہ ساقہ پڑا جاہ و رعشا نہیں
 بہت ہے فوج پچھ ایسا برا ہے کام نہیں
 نہ شہید ہوتا ہوتا ہے نکلتا تھا پچھ کام نہیں
 یہ پچھ کچھ طلب جاہ و رعشا نہیں
 نہ ماننا ہے تو اس سے پچھ کام نہیں
 جو کہ صبح کو ہے کل وہ وقت شام نہیں
 رات کا زور نہ مارے نہ تو تمام نہیں

عجب نہیں ہو کہ دیوان حشر اٹ جائے مجھے یہ ڈر ہے کہ اس ظلم پر وہ ذات غنی ہسان سے کرے قیاس اپنی ذات پر تو بھی لڑتینے توڑ کے جی یہ بھی گرچہ لاکھوں نے پرٹے کی فوج میں تیری عجب بریز بریز دکھائیے تھے جو مر وہ یہ قیامت کے وہ ایک تن بھی ہے کافی جواب جملہ سپاہ	کرین فرشتے اگر اسکی روک تھام نہیں مٹائے دل سے کہیں مغفرت کا نام نہیں جو بچہ گزرے گی لے قاتل امام نہیں مقابلہ تن ہفتاد دو و کا کام نہیں کہیں تیر کہیں خیر کہیں نیام نہیں کہ بھرا دانی کا تو نے سکے گا نام نہیں گر خدا کی مشیت میں کچھ کلام نہیں
--	--

مطلع ثانی

کیا عطا کرتے یہ قصہ ابھی تمام نہیں حسنو بر شاہ شہیدان میں حاضری دیکر زبے نصیب حروہر پان جاننازش نہ دم لیا نہ مٹا یا قدم کسی نے ذرا ہوا جو کچھ وہ ہوا بعد از شہادت حشر خدا ہی سمجھے انہیں اور کوئی کیا سمجھے کوئی بھی آج تک اپنے امام مذہب کا انہیں کا کلمہ پڑھیں اور انہیں یہ پیر چھ	وصال حق کا کہ ہو نچا اُسے پیام نہیں کیے وہ کام کہ جنکا جواب تمام نہیں کہ جنسے بڑھ کے کوئی اب بھی نیک نام نہیں پہا ہے حتیٰ کاجل کا انہوں نے جام نہیں اب اس سے آگے مجھے طاقت کلام نہیں رہا ہے جن سے کہ اسلام نیک نام نہیں مٹا سکا ہے باین ظلم و جور نام نہیں غرض خدا سے نہیں مصلحت سے کام نہیں
---	---

کہان ذبح کمان کر بلا کی یہ روداد
کلام حق ہے بناوٹ کا یہ کلام نہیں

سلام مستہام در ذکر شہدائے کریم علیہم السلام ۹۰۵ عیسوی

سلام او پیر بخون کے گھر نئے راہوں پر
وہ خاصان خدا سے تھے ناسون یقہ کوثر
محمد مصطفیٰ پر دستے تھے جہنگ کا راہدار
زمین تو بچشت کی ہوتی تھی کون کون کا
شال اس غیرت افزا واقعہ کی یاد دہانی
وہ فردوس رسالت خود دہی بھگایا
وہ آسین گشت جاتیں نیکو تھا ارادان مرد شکا
تجربہ سہ ہونے کا زمین چلی کر نہ تھامتا
وہ سدا سے حرم کا مشک بھر کر نہرت لانا
ستم دیکھو تو کھلے تھے عداوت میں کان
مہین آہر تھے سارے لوگ انکو نہیں تو کہیں
وہ زخم خیز پیکان وہ جہم ازین اور شکا
بدون کی چشم بدین پھل بھی بچا ہے
مسلمانوں غم نہ بھیر بھی کیا طبع تو کہہ
وہ زم زم شہ دین لکھ کر کہہ سوس کیا ہوتا

پیش

وہ چرخ اپنی زبان سے کہتا ہے کہم زبان سے کہیں
مہین سے چاہے کھاتے چھوٹی سدا لے لے لانا

۱۹۰۵ء

۱۸

مفائل - قلعہ - مفاہی - مفاہی

عمولہ پیشین سپہ عجب علم علم امام حسین
وہ اس کے بعد الم اک ماہم امام حسین

وہ ہر تھاں امداد میں ناکوں کا ہجوم	تو بلیسی تھی ادھر ہر دم امام حسینؑ
ہزار زخم تھے اگل حسیم نازنین ادھکا	رضائے حق تھی ز قتلِ مرگم امام حسینؑ
دیر سے کچھ اے افس کر بلا ہیوٹا	کوئی اشارہ دم مقدم امام حسینؑ
وہ پہر پہر اگلے ادھی جاچ ادھکا آہنا	وہ ایک عالم ہر عالم امام حسینؑ
وہ آتے ایک مسلمان ناسپین شناس	وہ آئینِ حشر فقط اکابر امام حسینؑ

فوج کاش مری قبر میں مرے ہزارہ
جو کوئی جاے تیرے غیر امام حسینؑ

در تعزیت انہی شہرہ و قہر مان سہ

۸۳۲	فاطمت - فاطمہ - فاطمہ	شعر ۹
نحری در سخن یک شہرہ و قہر مان سہ	آج تو خود مجھے شاہ شہید ادریتے ہیں	
آتے لب لعل ہر گفہ وہن لعل تریان	پایاں ہیں آتے ہر گفہ کہ ادریتے ہیں	
تیرے اوپر ہر گفہ سے تیرے نان تمام	پہو نکاسے کنگرہ عرش ہلا دیتے ہیں	
وہ کہہ کر ہر گفہ سے تیرے نان تمام	شاہ پد خصولت سے زبان اپنی لگا دیتے ہیں	
تیرے اوپر ہر گفہ سے تیرے نان تمام	دو تون ہا کھنڈہ ہر گفہ سے تیرے نان تمام	
اسے وہ کہہ کر ہر گفہ سے تیرے نان تمام	اگر سب ہیں ہر گفہ سے تیرے نان تمام	
سرخ و زرد ہر گفہ سے تیرے نان تمام	آوڑیں ہر گفہ سے تیرے نان تمام	
کیا نہ کھنڈہ ہر گفہ سے تیرے نان تمام	موت کی ہر گفہ سے تیرے نان تمام	
نام لوگ ہر گفہ سے تیرے نان تمام	اپنے خاصہ کی کہی ہر گفہ سے تیرے نان تمام	

در تہنیت و لاوت پر سعادت جناب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

۱۵۵۱ فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن

<p>تو بہ باز و س شاد و سرا پیدا ہوا شعلین آسان ہو میں مشک گلش پیدا ہوا گھر خدا کے مومنین کا خدا پیدا ہوا خدایہ حق میں ولید حق منسا پیدا ہوا رہا ہے آفت خیر اور پیدا ہوا فاتح باب علی ابہسا پیدا ہوا عالم علم لدنی مرحہ پا پیدا ہوا تمام حق ہمکام حق شیر خدا پیدا ہوا شہید ابراہیم اور ناسٹ پیدا ہوا پرتو نور نبی تمام خیر پیدا ہوا خیر ابراہیم خیر مصطفیٰ پیدا ہوا امدادی راہ خدا و مصطفیٰ پیدا ہوا</p>	<p>ان دینی حق علی مرتضیٰ پیدا ہوا رعس حق سے تو امان شیر خدا پیدا ہوا نوح کی کشتی جہاد حق کی ہوا ہے کج گئی حق فتنہ سونکی تمون کیا کہ آٹھے حق تاشناس منضر کو کار جہان گردی سے فرست گئی فتح بدر و فتح خیبر فتح خندق یک طرف کاشف اسرار و حدیث واقعات تا غیب لا فتی الا علی لا سیّد الا ذو الفقار تاجدار ہونے و راز دار ہونا آٹھ گنہ دنیا سے گند و شرک کی تاریکیاں خیر مومنین خیر پیغمبر خیر نبی بانی کاغذ تصویب دامن شرع مستون</p>
--	---

عالم ارواح بیت بول علی میری روح بی
 جد الابداد و مرجع خیرت نوا پیدا ہوا

قصیدہ دلکش کہ در شہادت امام محمد حضرت مخدوم علی اسیر صابہ
 نور اللہ مرقدہ مرتب کردہ در عرس شریعت قریب مزار اقدس
 ششمہ در جذبتی عرض کردہ ہووم

مَرْقَاةٌ يَكُونُ - مَرْقَاةٌ يَكُونُ - مَرْقَاةٌ يَكُونُ

[illegible]

میرے دو تارن تھے اتنا۔ میرے آتا تو کہ میرے آتا

[illegible]

125

پہنچ لایا ہے بہت دور سے جہاں پہنچا
 تو سخی ابن سخی ابن سخی سب سے
 ایک اور اس سنگد ہر راہ پر بھی
 اکسایا وہ سب سے پہلے اپنے گھر کی
 والے لقمہ تیرہ میں بیک بیک پہنچے تو رات پائی
 جگہ بھی دو لقمہ پائیں عنایت ہو رہا
 تو نے کیا ایسا ہے کیا ہو سکتا کا ریت
 ہو سکتا اس کا من فی ظاہر اس کا بلاغت
 نشہ کا لہان ایدہ پہنچے ہیں آکر سیرا
 دن بیاہ تو کسیر شد آئی سب سے تلات
 غیر سے قرار مگر تو دس کی جاہت کو کیا

دل کی خواہش کہ مراقب ہو و زانو ہو کر | آنکھیں کہتی ہیں کہ کتنا رہوں وضعترا

حشر کے دن ہو نہیں سکتا جو اس حور و قصور
ہو ذبح جگر افکار کو سودا حیرا

۱۸۸ ولہ در شان حضرت موسیٰ علیہ السلام شہرہ

مفاعیلین - مفاعیلین - مفاعیلین

علاء الدین صابر کیا کہوں تم سے کہ کیا تم ہو
زمین کیا آسمان بھی ہے تمہارا تابع فرمان
ملک اللہ اکبر نعمہ تکبیر بھرتے ہیں
احدین اور احمدین وہاں تھا میم کا پردہ
تمہاری ذات ہے ذات العباد منزل شرفان
یہ پہونچے یا نہ پہونچے ساحلِ قصد یہ تم جانو
بروز حشر کے ہو گئے جہان ہم بھی ہو گئے
تمہارے گرد آہونگے ایسا آئینہ جی پر
طلبہ شخص سے ہوتی ہو اپنے اپنے طلب کی

خدا کی برترین شانوں سے اک شان خدا تم ہو
ان حق تعالیٰ تم ہو جہان مستطیع تم ہو
تمہارے در پہ آکر وہ شان کہ بریا تم ہو
ہیجان شان خدا تم ہو شانِ ہیبتی تم ہو
ایمان والا تقیاً تم ہو امام الاوکسیا تم ہو
ہمارے کشتی خیر روان کے تاج خدا تم ہو
تمہارا درعا چھو ہوا یہ سدا بدعا تم ہو
یہ نشتہ نصیب یہ شایب مستحب آکس شمع بدعا تم ہو
خدا کے غمزدہ لیسیم ہم ہیں مظلوم ذرا تم ہو

ذبح سے لوانا ہے خدا سے رو کھڑے رہو
کہ اجس سلطان کا وہ ہے آئینا بادشاہ

در شان مزارات اولیائے کبار بارہ شہرہ شہرہ ۱۸۹

۱۸۹ مفاعیلین - مفاعیلین - مفاعیلین

جہان پہ کئی مزار ہو تاجدار | نزولِ رحمت پر رہو رگزار ہو تاجدار

لے روضہ مبارک کے محاذ یہ شہر ہلکا از خود رفتہ ہو گیا

<p>وہیں کی خاک کو حاصل ہو رہا ہے زمین کے نیچے جو کرتے ہیں رہا ہے نہ سمجھو مردہ انہیں ہن یہ زندہ جاوے ہم ادھی روح کہ پوچھتے ہیں تو اب گر جو لوگ پرین نہیں قابل نہ آتے تھے جو راستے ہی نہیں قدر اویا اللہ</p>	<p>سوا دیشتم وہیں کا اعتبار ہوتا ہے فلک سے بھی وہ نہیں رہتا رہتا ہے ہر اک طرح کا نہیں اختیار ہوتا ہے دودھ سے بھی عوض پیشا رہتا ہے جھین کہ فاحہ خوانی سے مار ہوتا ہے جھین کہ بار سر اوٹکا ہوتا ہے</p>
<p>فریح ہو گئی اوسیں قدر عافیت معلوم عیش تو اونکے یہ ولفکار ہوتا ہے</p>	

سلام مستہام در واقعات کربلا یعنی شہادت کبریٰ علیہ السلام
 حسین علیہ السلام و اہلبیت خیر الانام معروفہ سنہ ۱۹۱۶
 شعر ۶۵

<p>اسلام اسے کرم انشان حکم شوق اسلام اسلام اسے جان زہرا جانشین زیار اسلام اسے پیر خلاق غفار الذروب اسلام اسے جلوہ گاہ نور احمد اسلام اسلام اسے یادگار مصطفیٰ و مرتضیٰ ہو بیشک خون اسمیل جان کفیل شو و نہ تنہا بلکہ باخوشان خود کردی ادا بالتقیہ ہم نکر دی بیعت فاسق قبول زانکہ بدو شیطنت راہیں ہم شے مزید</p>	<p>اسلام اسے سرفرازان رہ حق اسلام اسلام اسے یاور دوش یارین زینار اسلام آئینہ اوصاف متارادید و رجا اسلام اسے ہم شیبہ ہمد امجد اسلام اسلام اسے سیراب آب شہنشاہ کربلا اسلام اسے شہنشاہ شہنشاہ کربلا دین حق کردی و دی جہد سیرت بگفتہ جا اللہ اللہ استیلا حکیم حق حکم رسول نقد جان وادی ندائی و سوت و روستا بید</p>
---	--

با کسانے را که یزید را شاد آن خیر البشر
 حیدر جسم ناز نبش چون به خاک انجستند
 واسه بر عبادت فرزند مسلم واسه واسه
 آه آه از حالت عون و کس مد آه
 آمد اندر عرصه نادر چون ابن الحسن
 حمله آورد و چندین اشتیاب برده چون رنج
 واسه حسرت واسه غم و می که از غم فرات
 ناکان از تیر یاران ستم زه ساختند
 مشک در و ندر آن گرفت واسه پرمین کرد
 داشت پاسبان تشنگی بچکان حاصل خیر و سب
 ناهد از سان برگوش جوق جوق آینه شدند
 بعد ازین ناکام ترک ان ملک از ر لیر
 آنچه او را و شایعیت و او در میدان جنگ
 یحیی را از شایعیت و او در میدان جنگ
 اسد فک آید رنج و تیر و خیمه و گز و دکان
 شد چو آن نو یاده دین را پی خنجر برین
 کاسه سلطانان دین حاجت بکنار آید
 شیر خور و پیکر لب تشنه و دام تشنه
 از پی آتاهم جیت سده غم و غم و غم
 تا تمام این جبهه یزد و در دکان مشهور
 دیدنی بسته است سلطانان و در دکان مشهور

منع قرانی حیدر ان پیشین حیدر اسنے دگر
 پیش از این از و دانش خون شمشیر بکشت
 از کبریم از عثمان و جعفر یاسه یاسه
 آه آه از آن دو نو کلسا یاسه یاسه آه
 کرد و اسل و در جیم و در و شست و دکن
 نو سال باغ تر سر از شور آمدند آید تیغ
 شک چون بر کرد و عیاس و لا و شیکه ات
 هر دو از پیش بریدند و بجای آمدند
 بیانش کلسا و سر اسه تشنه کمان شکر کرد
 یحیی اسل خنجر اسل بر دهن تشنه یحیی
 نارسیده تا حرم خوش خنجر اسل اسل
 آمدند و سر اسل یحیی علی اکبر و شمشیر
 تیغ او را و جیت و او در میدان جنگ
 نیر و جیت و او در میدان جنگ
 دین و جیت و او در میدان جنگ
 شمشیر و جیت و او در میدان جنگ
 کاسه و جیت و او در میدان جنگ
 از پی آتاهم جیت سده غم و غم و غم
 تا تمام این جبهه یزد و در دکان مشهور
 دیدنی بسته است سلطانان و در دکان مشهور

همدرد آن دم در حرم رفتن بے تلقین صبر
 بعد از آن در عرصه جنگ آمدن مردانه
 هر که آمد پیش او شد در دے نجر او
 ظالمان یکبارگی بلغار بوسے ریختن
 از مزار آن زخم زان سو به قضا ما زان بران
 منزل صبر و رضا هم دیگران طے کرده اند
 کس نکر دست نچنین امتثال فرمان قضا
 عمرو دین هر که گلبه نازنین می برید
 قطره ای خون با شعار محاسن جا بجا
 از سر مژگان دم آخر نگاه و الین
 مر جبالے بنده مطلوب حق صدمر جبال
 آفرین بر هست مردان اب صدم آفرین
 من نمیکند رسولت من منجو انم حشدا
 لے بفران خدا کردی خدا اگر جان خویش
 دشمنان هر چند در سر یکسان خون فوزه اند
 اگر بیارم ایتک از آل کرامت در شمار
 این ترقی که اقامت روز افزون بودنیست
 از تو زمین العالیین در باقیات اصالحات
 آنکه در عیال است مخفی خون بهائے دیگرے
 آن قیامت بنمزد روز حشر جان دل گذار
 هر یک که چون بید نکران از غور غموت و پیم

همدرد اندم عضو او کردن بخاصل این صبر
 بهنجو شیر گرسنه کو حله آرد بر شکار
 هر که دید از دور سوی او سفتش تیر او
 باتن واحد بعد تیغ و سان او پختند
 مردمان زخم زینجا بکشت تر زبان
 توسن حرص و کوا هم دیگران پے کرده اند
 کس نداد دست نچنین کننا بمیدان رضا
 نقره تکبیر از حلقوم شیه بر می دمید
 سنجامی ساخت و میکرد سبح خدا
 سجد با میکرد در درگاه رب العالمین
 مر جبالے خاصه رب الفلق صدمر جبال
 آنچه کردی کس نکر دست نچنین در کار دین
 آن مگر اک بنده پابند تسلیم و رضا
 او هر یک قطره خون خون بهائے دادش
 سسی استیصالین نخل سیادت کرده اند
 بیتوانم یافت از صد لک فزون چندین هزار
 بالشه و این خون بهایت در جهان نمودنیست
 و از خدا این بشمار خلافت اندر کائنات
 هست در قدر و بها از اولین اولی ترے
 باصیان آیند چون حاضر به پیش بے نیاز
 هر کس راز سره آب ز فوط بول دل و دهم

از بی صبر و حسیلیت اندرین کل اوقات
با خصوص این بنده عاصی ذیج پیکار
گر چه با صلب کرمیت نسبت دلو در دست
پیش من ز ازل حرم این قصه مشهور و بجا
حیف باشد حقیقت باشد زان گروه صالحان
صادقین افعال نامشروع و نامرئوس
هر چه افتاد و قمار بیخ و بنم بر جان جهان
این تمامی جزع و فرزع و ماتم و اندوه غم
مانیگو نیم بجای این مجالس از عزرا
اولین ربع این مجالس و ثقت آن کردنی
ربع ثالث را بذكر واقعات پس صحیح
ربع آخر را به نظم دل خراش و دل و کار
این طریق بهتر خوش کردن ارواح شایسته

اُمّیت عاصی جدا بجدت یا بد بخت
کوست از اعمال بد در دین و دنیا و سیاه
لیکن از خوبت مکافات عمل زارست
اتهام است اتهام است افترا و افترا
صا برایت فکار است اطاعت طاعت
از زبان دست خود پیش حق رسوا شوند
حرکت فکوه بر لب آوردن بنو کشتارشان
بر چه هست از ما به پیش آن مصائب هست کم
بان مگر ترتیب نهان نیست شایان و بجا
ربع ثانی در درو و پاک خرد دینی هست
از احادیث صحیح و از بیانات صحیح
ز انکه شکل و افکار آید نظر آئینه وار
این سبیل بنایکس خوشنودی خلاق جهان هست

بارک الله بارس الشریع و شریع نیکنام
پیر توار ارواح شایسته نیز و علیک السلام

در شان حضرت قدس سره و قدس سره طایفه اهل بیت
سلطان الهی و غریب نواز جهان و پادشاه دین و دنیا

۱۹۱ جمعی رحمت الله علیه و رحمت الله علیه و رحمت الله علیه

بیا بین اثر نراجه مدین الهی و سنه شریفه و در خواجه معین الدین

<p>کنار چشمه جوان چو تشنه که رسید بهای سر در جهان است اگر رفته نم چه نفر را که گرفت است صور و پیاکان ز سر نه که ملائک می کشند به چشم زبان بکام و دگر کار و ذوالفقار میزد بندگان ولایت گو که جنابند کجاست مکر دین نجی که در یاید گرفت سلطنت مهند تا اید ز کجا ز بار و برگ و شاخ شلخ می رسد</p>	<p>رسیدم به در خواجه معین الدین قدس ایب نظر خواجه معین الدین ز چشم حق مگر خواجه معین الدین بکش از خاک در خواجه معین الدین بسینه دل سپر خواجه معین الدین سرم زنگ در خواجه معین الدین ز حال من اثر خواجه معین الدین ز سه دل و جگر خواجه معین الدین مبارک این شجر خواجه معین الدین</p>
<p>قیل خبر نازش عراق و هند و عرب فوج و یک نظر خواجه معین الدین</p>	

در شان حضرت مخدوم صابر رحمة الله علیه

<p>۱۹۲</p>	<p>مفعول. فاعل. مفعول. فاعل. مفعول. فاعل.</p>	<p>شش</p>
<p>ای سید صاحب لقب الاصب علی لب بکشاد چشم کرم بگر بسوسه بند هم و راتش حرس و هوا تا چند سوزم به دار تا چند در پنج و پلا باشم بدین سالن بمل وقت است نادست کرم. لکما اگر از روی چشم قاتل کشتن از نیام. ای و نگرین بکارم تا</p>	<p>دارم بنان دست طلبه که بران ادب اگر دو اخلاص ز بند نعم تا این گرفتار ای چشمه آب و نقاش چشمه باین تعلیم تا چند ای آه و بکا تا چند این شور و غصه ای سید بید ناز و نعم این روز خیز آرم شب تا که مستم تشنه کام از دستم این المی</p>	

لطف کن اے شاہِ من بشتشاہِ عرب		
شعبہ	ولہ ۱۹۰۹ ع	۱۹۳۳
<p>قبرہ جان و جہان حضرت صابر مدنی قد وہ حق طلبان حضرت صابر مدنی بر در آمد بہ فغان حضرت صابر مدنی سہت فریادِ کنان حضرت صابر مدنی استقامِ بجانِ تہمان حضرت صابر مدنی انکس کن تو دوران حضرت صابر مدنی</p>	<p>قبرہ کون و مکان حضرت صابر مدنی خاصہ آل نبی زبدہ اولاد علی رضا بندہ بے جگرے عاشقِ شوریدہ سر زشتِ خورشیدِ عملِ نوگر کردار و غل غافلِ زیادِ خدا فانی از انجامِ ہزار شاہ وارثِ حسن از اویش زبندِ سخن</p>	
<p>بندہ زارِ توحید از سیرِ اعمالِ قبیح بیقرارِ بہت و تیان حضرت صابر مدنی</p>		
<p>غزل در شان جدِ الاجداد ہادی برحق حضرت علی کریم البشیر و تیم</p>		
شعبہ	معرضہ ۱۹۱۰ ع	۱۹۳۳
مفاہیلین - مفاہیلین - مفاہیلین		
<p>خجست کی خاک سہمی بھر اگر تنکریں ہو لا دینا فرشتو پیر نہ تم یہ فتنہ و محشر جگہ دینا وہیں یہ سیری مٹی بھی ٹھکانے سے لگا دینا تو سیری بھی تکی دلی مرے آقا بھار دینا برطاکام آپکا شانِ ولایت کا جہا دینا</p>	<p>دمِ رحمت کون کیا جگہ اویا دصبا دینا علی کے نرسے بھر کر دم اس شکرِ ز توڑا دینا وہ شہرِ علم و دروازہ ہر تہ کا آبِ ساقی دینا مرا مالک و کہ موئے وہ مرا مورخہ آفتاب دینا گر و سر و آتش و زرخ اگر اپنے غلامِ شیر زرا سا کام تھا کارِ خلافت ہو کیا آخر دینا</p>	

<p>انہیں کا آپ کو وہ اپنے بستہ میرا دنیا وہ شکر نام نامی پیر یان میری کشادہ دنیا بجے جو کچھ صلہ اسکا ہو دنیا بر ملا دنیا اب اک فخر غلامی رہ گیا ہو وہ بچا دنیا میرا زحشر ہے مویا مری بگری ہوا دنیا</p>	<p>معیت کا خرف صدیق اکبر کو بلا جن سے وہ میرا عرصہ محشر میں واویلا قیامت کا رٹوں کیونکر دین نام آچکا با جھڑپا مرا یا رگنہ ناز سادت کو تو نے ڈر دیا کڑی دنیا کے فانی کی تو اک دن کتبہ بھی لگی</p>
--	--

جنت میں جا چکی تھی زاری یارو
اُسی رخ آئے حق میں کچھ پر عباد عا دنیا

غزل کہ بہ تقریب یار است مرزا دین شاد بدیع الدین صاحب
مرا یکن پوری ہم بر سر مرزا دین شاد بدیع الدین صاحب

۱۹۵۵ عرشن کردہ شاعر

<p>المدی المدی یا مدار مرجع مخلوق اتی در رتبا غلط است این و میرا با خط زندہ جاوید قوی از کجاست تا بکے این عمل نہیں دہشت</p>	<p>خدا بیدی خدیو یا مدار انظر فیہن شہی یا مدار دردہ بکنج خدی یا مدار ہم ازلی ہم ابی یا مدار تا بکے این عمل نہیں دہشت</p>
---	--

انمدی خدیو یا مدار

۱۹۶۶ ولہ ۱۲ جنوری ۱۹۶۶ ع

لرزان تھی جسے اک دین کیا کل سمان	
تھا مستر بورا کہ میں ہتھان میں	اب تک تھا وہ میرے بھی ہم اور مان میں
اس دم تھی مجھ کو دونوں عجیبان باں میں	یہ عبدیت کی وہ صدیت کی خان میں
تھیں ختم اس پر اسکی ادھر بے نیازان	
انکی بھی عبدیت کی دھم دگداز بان	
جتنا ادھر سے ناز تھا اتنا ادھر نیاز	جتنا ادھر سے سوز تھا اتنا ادھر تھسا
آخر کو پاسے مرضی معبود کا رسا	سب ہو گئے شہادت کبریٰ کو سرفراز
اندر ری انکی ذات کی وہ بے نیازان	
جنگی بدل میں بائیں یہ سرفرازان	
تھیں گرجہ ایسی نہیں خدا داد طاق	کر دیتے دم میں نیست یا زیدی جماعت
پر تھیں انہیں تو صبر و رضا کی بدلتی	تھیں اس سبب سے انکی معطل شجاعت
جو کچھ کیا انہوں نے وہ تھی اک بدانت	
بجائے ایک نہیں ہو گئے محار حنت	
شکل ابھی تیرا نہ میں ہوتا، اگیتہ پڑی	اگرنا پڑی تھی نرم سطلانی جو بھی گری
ما رہیں انی کو تو نہ کر نہ سہا آوری	جو بھال جائے رگھو کچھین کہہ کر پری
کر سکتے تھے وہ تیرا نہ اور جان دین	
اس پر قید سے وہ پیش تھا امتحان دین	
اگر تیرا نہ تھے وہ ان سب قود سے	ہو کر شہید جانتے رشتہ دو دوسے
وہ تیرے ہیماں کے چلنا لہو دوسے	یا انہیں کسی نہ بھی لہو شہوت سے
اگر تیرا نہ تھے وہ ان سب قود سے	
اگر تیرا نہ تھے وہ ان سب قود سے	

<p>مناگر چہ سب فیض خدا کریم کا ہاں کر کے غور اور جدید و قدیم کا</p>	<p>برہنہ یہ کام آپ کی عقل سلیم کا فرمان میں اس کے نام غفور الرحیم کا</p>
<p>بد و نین اس کے کوئی بھی دنیا میں تھا کہ ہے جس نے کیا مولوں رہ صبر و رضا کو ملے</p>	<p>سوس ہم یہ ہم اراکات ہم کرین عشرہ میں انہی تو ہم میں ہم کرین</p>
<p>پیارے خدا کے پیارے حضور انور مہدی محشر میں وہ حضور ہیں نہ تھے نیکو کار</p>	<p>برعکس اس کے انہی ہم جو ہم کرین بعد از تاز فاختہ و قل تو دم کرین</p>
<p>رباعی</p>	
<p>یار بخت بد اور بد شہر شہر سم نے جو بخت بد اور بد شہر شہر</p>	<p>یار بخت بد اور بد شہر شہر سم نے جو بخت بد اور بد شہر شہر</p>
<p>سہ</p>	
<p>یار بخت بد اور بد شہر شہر سم نے جو بخت بد اور بد شہر شہر</p>	<p>یار بخت بد اور بد شہر شہر سم نے جو بخت بد اور بد شہر شہر</p>
<p>سہ</p>	

باب م

فصل دوم در شان صحابه کرام و آنکه عظام و دیگر بزرگان دین بالخصوص
مختصر تذکره جمله پیران طریقت سلسله چشتیه صابریه رضی الله عنهم اجمعین

۱۹۲ در شان حضرت ابو بکر صدیق رضی الله عنه شعر ۱

مذا عیلین - مذا عیلین - مذا عیلین

در شان حضرت ابو بکر یار غار مغیبه
به تسبیح و به تهلل از ملائک پایا اس برتر
سبوق برد از همه اعیان و جمایای کثر
بداد او در دهر و دلی اثاث البیت خود یکسر
بگفتا در جوابش پس مرا الله و نه غیر
پرسیدند چون و تش بگفت که شافع محشر
درین وضع انداز ایشان یار غار پیغمبر
ز انما که نهانند در منصلت تنگ بهر
بیت المال، تذکران بود بر این هر ذوق سحر
و زان بر هر دگر مستقیم تاب است
که او را از این نعمت چه چاره خود کرد
بلد دست او بفرمان رسول خالق برتر
نه دیگر هر راجح چنان که در این بیت اکثر

نه گویم چون که توفیق خداست امر و یا در
به تصدیق رسالت از شایخ اولین شیخ
در ایشان ره مولی حکم سرور عالم
یکی صرف از گلیم غار دوزخ کوه پیران
پس با آن گلیم آمد حضور سرور عالم
بیا مد جبریل و هم گلیم بود پو شاکش
نه تنها من و درین پوشاک هم کل ملائک هم
ز اصرار که از جنب خلافت است برونش
نیگویند که نفعتش بذاست خود بکار آورد
چه بیت المال کاوول بد اهل بیت آذوقه
نسا و نیش هر کس جزین ثابت شدن توان
از بخار در تنگ یاد خلافت هر چه کرد ستاد
معاذ الله خیال ستمن بر ناست آن با کاند

چو آن شیر خدا و اہل بیت پاک و ہر مسلم نذارم تاب گفتن از تقیم مرستہ بعیت را پس ز مدت کہ بیدار شد با شکفا نذرستان گل	بدست ہرستہ خفا کردہ بعیت با برستہ کز اگر گوید کہے گوید نمی آید مرا باور اگر افتد تفرقہ در دین پاک شافع محشر
--	---

ای صدقہ تصدیق آن ہر صدیق کبر بخش
دین پیوارا ذرہ از حُب پیغمبر

در شان حضرت عسکری ع

شعبہ ۱۶

نویں نمونہ - نویں نمونہ

۱۹۹

<p>ہمداشت ہست او بہر کس مسلم کہ بود از جناب خداوند عالم نہ پائش گئے دیدے کفشی مسلم بنان جوین داشت میلان پیہم یہ ناسے اسلام اسکندر اعظم ز اختلاف خود حسب شرع معظم کہ کرد انجہ کردست فاروق اعظم ہم از عزت اہل بیت کرم ز یک سو حسین از پیش مضطرب ہم ترانیت تق پیش ایشان مقدم ورامرستی او ترانہ ابو یوسف ورامصلیٰ ہست حسب کرم نہودے نشانے زرین العبا ہم</p>	<p>ترجہا وہ چلائے کہ فاروق اعظم مگر دیدن ہست کہ ہڈ زوینا لباسے بودش ز پیوند خالی خدایش بڈ از اجرت خشت سازی تبویع اسلام و فتح مہاکرہا ز عدلے کہ کرد او بہر قتل جہا چہ کسری برنیا نما تھاجیس را خبر میدہ قصہ ششم ہادی ز یک سو پئے اوست ز خواست پوریش غایتہ بنہ مودت ز ندہ و را ترانہ کوست مادر چو خاتواں ہست ترانہ ہست تا پاک تر بیتہ را مدد نہودے یہ عقبتش اگر شہر ہادی</p>
---	--

<p>اگر حق پیرسی کم است این چه احسان که امروز از اولاد و احفاد آن یک</p>	<p>از قاروقی اعظم چه ساد است اکر ص یکی بنیاد است از او کائنات عالم</p>
<p>بحال فریج گنگارست خدا یا بطاعت قاروقی</p>	<p>مست</p>
<p>وله دیگر</p>	<p>مست</p>
<p>فعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن</p>	<p>فعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن</p>
<p>یا عمر قاروقی اعظم یا امیر المومنین بانی بانگ صلوات و هادی راه خدا حد شرعی بر پیر نو عی که جاری کرده در نزاع شر با نو باغات کردن خلافت</p>	<p>یا عمر قاروقی اعظم یا امیر المومنین بانی بانگ صلوات و هادی راه خدا حد شرعی بر پیر نو عی که جاری کرده در نزاع شر با نو باغات کردن خلافت</p>
<p>چشم رست بر ذریع اسے دعائے مستجاب</p>	<p>چشم رست بر ذریع اسے دعائے مستجاب</p>
<p>در شان امیر المومنین حضرت عثمان غنی</p>	
<p>مفعول - مفاعیل - مفاعیل</p>	<p>مفعول - مفاعیل - مفاعیل</p>
<p>آرسم و به سر کرده امی را زان باده بزمه او چشمه ای که مدتی را اندر آتش بختان و مومنان مدتی را بدر شمشیر و دانه و شمشیر و دانه در آتش بزمه و شمشیر و دانه مفعول و به سر کرده امی را</p>	<p>بنوایم اگر عزت عثمان غنی را از بسکه بد او جان ادب کان حیا هم هر گاه که او حاضر در بار نبی شد در راه حق از جنبش ابرو و شمشیر در شمشیر و در گمته و بزمه و شمشیر اور و زائل در گمته و شمشیر و شمشیر</p>

حیث این کر لصد جور و جفا قوم تبہ کار	کشتن مر آن خاصہ شاہ مدنی را
یارب مذبح است لقیث که بد این کردی تو غنی حضرت عثمان غنی را	
در شان حضرت عبدالقادر جیلانی رح	
۲۰۲	مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین
<p>چه گویم ز اقتدار ابرار محی الدین جیلانی ولیکن قادر مطلق بگفتن نے تو ان اور ا بلطف قادر شانی عجب کردن نمی باید کسی که از دل و جان مجوسه در طاعت بولی بهر کار یک از دستش بر آید دست حق باشد درین امت بسته بودند و هستند اولیاء الله کنون در دور آخر هم اگر داری طلب دل از ایشان هر کسی آید ترا پیش نظر سیدان خدا کند ماکه هر که کار هست او قادر مطلق تره هر کس که کار خیر را تخریب فرماید اگر کار اصول فرشت را منیست تخریب در آئین کتب نه تاخیر و مگر از تائیدی بگریز و اکثر بخواب و که در صورت انقا عمل بر آن اصول میلنم هر آنچه خوشتر بکار خیر و ایم مرشد خود را بخواب اکثر</p>	<p>بظاہر بندہ بود او بباطن قادر شانی که بود او هم ز خواجہ تافسگان رب سبحانی که در قرآن پاک است انجین رشاد ربانی خدا آن بندہ را خود عیش و اعصاب جسمانی بهر جای که طلق او فتد طلعت جسمانی اگر بعضی تد بر بعضی افضل ز تائید ربانی بگرد خود بیانی فایز ان فیض رحمانی که آمد خود خدا حسب الطلب شکل انسانی مگر کار پدوبے کار کا ش نیست میدانی بدان اورا که هست این بہرین تخریب گمانی بدان اورا که هست این مہر تخریب سلطانی بس است این یک اصول حق برستی خود دانی چومی سازد خیال نیک بد قلب طغیانی که ارا اذیاز خیر و شر حق کرد از زانی چو پرسیدم از ایشان کرد اطلال نشنایدانی</p>

فصل سوم باب چهارم در ذکره پیران عظام سلسله خشتیه صابریه

رابعی تبدیلی

نظم کبیری

شاه بزم ازل را نشان و آنی دیگر است
 زنده جاوید هستند از لب جان بخش او
 شادان بر هر قسم در قید و بند عنصری
 فرق ایشان را چه در دیر و کلیسا و حرم
 که تگویی و انعامان ناحق به نامی هوشیار
 چنین گردان گرد و در پنج بگردن همان
 در تلاش یار ما که کشید این از خوشتر

	<p>قدر رشحات ذریع از طالب دنیا طلب کلین جو اسر ریہ نہ نازد کانے دیگرست</p>	
<p>در شان حضور سر کائنات مخم موجودات حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام</p>		
<p>شعر</p>	<p>فا علاتن - فا علاتن - فا علاتن - فا علاتن</p>	<p>شعر</p>
<p>از خدا در بحر هستی تا خدا سے مالتوی زا کج خلقی از نو ذات خالق کیتا توئی زا کج یک عتو آئین بحر حمد لا جھبی توئی پس چگونہ غیر از دنیا و ما فیہا توئی زا کج مقصود آئینش سے گل عتاتوئی ہر سہ را نام حق سر چشمہ ادلی توئی کماندین سراو یا جہرا ہوا شد یا توئی از انکہ ارشاد بر آیت ہر دو جہان ملجا توئی</p>	<p>یا نبی در ہر دو عالم رہنما سے مالتوی بودہ پیش از ازل ہم بار سہم اخدا ہر کہ کرد احمد ترا بدست بہ احمد احتیاج یا عت مکلون عالم ذات یمن یا عت از خدا گفتن جدا کفرست پیش ما ترا ترا اولیابت چون نہ جاری باشد انہا فہم خاص از انہا فرقہ ذی قعت اصحاب تہمت یا نبی برہال ایشان خاص چشم التفات</p>	<p>بعد از ان یکہ گوشتہ چشم کما یت فریح زا کج اورا متہد او متہد کما یت فریح</p>
	<p>در شان مولی علی</p>	
<p>شعر</p>	<p>فا علاتن - فا علاتن - فا علاتن - فا علاتن</p>	<p>شعر</p>
<p>یا علی مرتضیٰ دست خدات مالتوی تا سیر نار ان کجا نیم و کجا توئی</p>	<p>یا علی مرتضیٰ دست خدات مالتوی تا سیر نار ان کجا نیم و کجا توئی</p>	<p>یا علی مرتضیٰ دست خدات مالتوی تا سیر نار ان کجا نیم و کجا توئی</p>

این وظایف این لطائف کو کجا اگر مان در تماشاگاه محشر پیش از دین است پیروان را با جزا و با سزا باشد چه کار اگر پیری از حسن بصری الی وارت حسن کشتی آفتاب گرداب بلا افتاده است از بخت با یک خرام ناز کن محشر بیا حق بود غائب نشد و دستور اعظم بیست از بخت بر خیز و بر کش از رخ روشن نقاب	در طریقت در حقیقت بنهائے ماقوی ما تم از پیروان و مقتدای ماقوی ما بر ای اقبال و از برای ماقوی مقصد شان هر چه باشد علی ماقوی بازوای همت کشا کش ناخدا ماقوی جان برادر در هجرت دلبرای ماقوی تختی شان در ملک عزادان و غلام ماقوی و جهان آینه خالق تاس ماقوی
---	---

بر ذبیح ناتوان بارگرازان فدا ده است
یا علی مرتضی مشککای ماقوی

دیشان حضرت احمد بن حنبل

۲۰۶	فا علاتن - فا علاتن - فا علاتن - فا علاتن	شعر
<p>ای امام پیشوای زهد و عبادت ای گروه چشتیان را سرور عالی مقام ای که ذات پیرا سر حقیقت و عین از علی مرتضی علم لدن بنامده در حق ما هر چه کردی اجماع است کرده اگر نبوشی ذات تو ما و علی را در میان شهر هر یک پیش حق روزی در دست</p>	<p>ای که در دنیا بر انسان کرد و ابابیه است فیضیای از مرتضی بنامده و سر نه بنوده است ما را صراط مستقیم در راه چشتیان عظمی بنامده چهره خیز و نورانی از نور حق کرده چند کلام را بر سر نه بنامده و این کلام را بر سر نه بنامده</p>	

گشت تاریخ و فائز ثابت در کتاب | چارمین ماه رجب بن کیسه و ده حساب

با خصوص این بنده عاصی فوج رخا
عزت بهره رکابی کن ضرر و آزار عطا

در شان حضرت خواجه عبدالواحد

صاحب رح

شعر

مفعول به فاعل به مفعول به فاعل به

شعر

سرداری چشمتان است و شاید
در تنبیه عیب با هم کرد او را برتر
خود را بیکت خواند به تنگ بصری داد
این درجه کشید بلول شب بداری
کر دست نماز فجر آن شیخ ادا
دریا و حق او همیشه هست و محمود
هر کاره راه مصطفی بودن چیست
موت تو من قبل آن تو تو گفته
از زمین و عمارت یارید طیار
کرد او سوخته دار خلد از بصره سفر
بر حال فوج زار از لطف نگاه

گویم چه ز حال شیخ عبدالواحد
استاد و فقیق او امام شمس
زان ابتدا با تقیاد حکم استاد
شهباس در از بود یاد باری
حل سال هم از وضو و هر گام نسا
اگر ام از چشم و خواب از چشم دور
ویدی تو که بنده خدا بودن چیست
داد او شبر که در معنی سفته
روز به به هوای چند عجب اول
در چار و ده کم دو صد در آخر صفر
یار بطفیل آن شبه خلد پناه

وزیر خزانہ حضرت نذیر علی خان بن عباس

مفتا علیین - مفتا علیین - مفتا علیین

بهشت حشمت را آنگور ریاض است
ریاضه کشت در نخلان پر اشعار
خزان را در حداد شایسته بار
بوی گلش بلبل و گریه گیسو خسر و گل
تای طائرانش زاله اورد
بتوجیدش همه در میان تواریخ
نژاد ریروز قزاقستان زبان کلاه
مکران بود و یکسره مرد شمشیر
دینداران زینت یاسا از اجنه
بال سیر و نه از دین و نه از دین

جمال الدین فیضی ابن عیاض است
ازین دوزیر دیالاکر و پدر بار
سهر فصل است پدر از بزرگ و بانی
که بود و مرجع کهر جز و دهر گل
قد ایست هر گل دهر لایق
ستیز پیش درستان و جدا نیکر
شدا و امر و پدر ایدال سر و ار
پسر جان سوزی و هم دل گدازی
خا خودت مراد را از چنانست
ز دنیا شدره ان در عالم هفت

المفصل في حساب النجوم

فوج و فوج پرستاری

دشمنان

4-4

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مجلس اول
در روز پنجشنبه ۱۳۰۴

<p>چو الله هو و الله هو خنید از صید خود بهم به غایت تنگ نیشا پور نه سال آخر آدم خلافت از غیض و اذا امام باقر اعظم چو خدا بالغ بشوق دیدار به زمره زفت و هم که یار این حجاب بینی و تنگ بهست ظلم برای او دعایش نه تقضایش گوینا مبرم بملک تمام مدفون گشت ان شاهنشیه عظم</p>	<p>بشد خود صید آن صید که اورا بود صیادے نمود او ترک تاج و تخت خواب خور بهان رحم کرده می در چارده سال گرفت اینجا پسریک بد از و در حلق قبل از صید و گفتن چو رفت او پیش دید او هر دو دستش در دعا حجاب به اندم بر زمین افتاد و در پیش بدر جان داد وصال او ببال یکصد شصت و شش غلب</p>
---	--

نگاه لطف و احسان بر ذوق برگشته یارب
طفیل بهترین طاعات ابراهیم بن ادم هم

در نشان حضرت سید الدین خلیفه مرعشی رح

شعر	۲۱۰ - فاعلاتن - فاعلاتن - فاعلاتن
<p>ذات والای سید الدین خلیفه مرعشی است دوره و شش سال در علم لدنی با کمال مبدسم روز ادبی خورشید کو سه قطعه عام یک به بال بر سر و تن یک بر زیر پای و تن در علوم دین نه عالم بل بهر یک عالم شایع کشتار از سمیت مشرود بهر ستاره اش در سه سوال سید از بصره و سابع جهان</p>	<p>آه که شیطان راته ز آن تابی توان کسری حافظ قرآن پاک او ششم هفت سال در سلوک و معرفت به صاحب تصنیف تعلیم پوشش او به پلاس و کوشش و نفع خلق در شریعت در طریقت در حقیقت کاسط باتفت عینی ندای برگزیدن داده اش یک صد و پنجاه و دو بد از سن بگری که آن</p>
	<p>یا الهی بهر آن یک خاصه در بار خویش رحم فرما رحم فرما بر ذوق ناز خویش</p>

شعر ۲۱۱	در شان حضرت همیره بصری	ع ۲۱۱
<p>در جلد چو شد مدت مستد سیری شش سال خودش گذارد و در نوحه گری آمد به در خدایه آن مرد جبری شدرغ ز فرش و عرش پر مستری می بود گمان که زین جهان شد سفری روش بجان به حکم حق جلوه گری</p>	<p>گویم چه ریاضت همیره بصری ویدا چون نه روی شایه مقصودی آخر به تشارت که از غیب رسید از فرط توبهش ببا عافیت چند در آه و بکا و گریه چون می شد نحو درد و صد و هفتاد و نه از بصره نمود</p>	
	<p>بر سال و پنج هم نگاہ ز گم یارب به تصدق همیره بصری</p>	
شعر ۲۱۲	در شان حضرت ممشاد دینوری	ع ۲۱۲
<p>در تصون مفتخر در امت خیر الانام یا مساکین داد و سپرد بحق المل عیال آمد به بالمره خوان بهر عیال را آسپان یعنی خورد و بعد از یک هفته آن هم در لب شیر مادر هم نخورد او بر روز روشن آن بزرگوار الصمد عز از پیش خود نشان در شب اول بشد گم سر قیاب از قدرتش آنکه آویزان است در یک جانب از سینه است در زمان مقتدر با شریک ادر اوصال</p>	<p>حضرت ممشاد دینوری کریم الدین نام منتهی ذیجاه و بدناکه همه مال و مثال شد پس با جان واحد سکونت اندر وان از بلوغ او صایم لیسعات بود روز شب صایم الدیر از ولادت بود آن توکل بعد از آن حضرتش بدرگاه همیره در سان چون نشان از بهر نفی و بخت اندر خلوتش سب چه از تحت اکثری تا عرش یک نیمه است بود او از طبقه ثانیه یک صاحب کمال</p>	

چهارده ماه محرم سال یک کم از سه صد و نود و پنج	روبع پادشاه شد زن و در قریب شد احمد
یا الهی صدقه اعمال کن در روز پنجشنبه	یا الهی صدقه اعمال کن در روز پنجشنبه
بر قریب بنوا کن در روز پنجشنبه	بر قریب بنوا کن در روز پنجشنبه

در شان حضرت شاه ابوالحاق شاهی رحمه الله علیه

<p>او که هست او شاه ابوالحاق شاهی بود رفت او از شام در بخار در هم بهیت بود هفتین سال از قتلش یکصد و پنجاه و پنج روز و سیزده هفته و در افطار کرد و سه روز مرشد او خیزه اش پوشانید و آواز قیام حشم بسته با و سه صد تابعین که شکر شد سال سه صد و بیست و نه از حکم خدا</p>	<p>بود یکصد و یک سال از او و سالی مملی پیر او مشا و چشتی در خطایش در فرزند بعد از حیل بریانست کرد و اسورش به چشت پیش با سه چار بار او گویند و سه طعام بود از حدت شاه پیر و زره ساز و قیام سیر و پیر و سه روز و سه چار و در صحرای در روز و در حیاتم درین انباشت از تن جدا</p>
--	--

یا الهی صدقه اعمال کن در روز پنجشنبه	یا الهی صدقه اعمال کن در روز پنجشنبه
بر قریب آسان کن در روز پنجشنبه	بر قریب آسان کن در روز پنجشنبه

در شان شاه ابوالحسن قسطنطنیه

<p>او که هست او شاه ابوالحسن قسطنطنیه بود خطایش قدوة الدارین بود و در این خطه پیر او از راه شاه ابوالحسن قسطنطنیه چو شایسته بود و در روز و سه چار و در صحرای یکصد و سه روز و سه چار و در صحرای</p>	<p>فردا از شام انعام و در دستم می لرزد پیر او از راه شاه ابوالحسن قسطنطنیه پیر او از راه شاه ابوالحسن قسطنطنیه پیر او از راه شاه ابوالحسن قسطنطنیه پیر او از راه شاه ابوالحسن قسطنطنیه</p>
--	--

تو دستگیر شواہے ابو محمد حشتی
بروز حشر الگوذبح کار افتاد

در شان حضرت ناصر الدین ابو یوسف حشتی ۷

شماره	فا علاتن - فا علاتن - فا علاتن	۲۱۶
بو محمد یا محمد راست خواہر زادہ بود اور اسے برادر را سیر و حبش از تامل در دل خود گہ نیاورے خیال کرد عقد خواہر خود را اسمعان نامور بو محمد چون پدر بر آن سرشیدار شدہ خود بہ تہ خانہ نشست و ابیدان رخسار ہم زو اتش بود قائم فیض باری مدتی بہشت سال کہے بخوارا و اندرین دو گداز روح پاکش رفت ارد نیلیا کہ فلک	ناصر الدین ابو یوسف بحق ولد ادوہ خواہر بن جل شہادہ میکردے نمایان حشر بو محمد یا محمد تابہشت و پنج سال لاجرم در خواب شد اورا چون تر یک از پدر ناصر الدین ابو یوسف از و پیدا شدہ بعد تکمیل علوم اورا خلافت بخش کرد بعد از ان در بار جو دوش ماند جاری متے شہر و واقع کاہی یک وقت از و اندر نماز عشرہ اول جمادی پنج صد کم چلن یک	

در طفیل روح پاک ناصر الدین یا اللہ
بر وزن سبج معصیت کیش از ملکوت یک گاہ

در شان حضرت خواجہ مودود حشتی ۸

شماره	فا علاتن - فا علاتن - فا علاتن	۲۱۷
خواجہ مودود حشتی بادشاہ اہل حشر کرد و وصل نیر لعل سورئی معنی کمال	کیست آن کر چشتیان بر نام او نازد بہشت کرد قرآن از بران مودید بھر بہشت سال	

بست و شش سالہ چو شد اوش بجا خود نشاند فیض باری آنچه کردست اید دنیا چو لی سخا فیض ذات پاک او بین کو بہر جا میرسد صد ہزاران کافر از فیض مسلمان گشتہ اند آنکہ از بیت المقدس تا بلخ انجام کار غیر ہوا و رجب در پانصدی و بیست و ہفت دیدہ بردوش رجالی نقیب نقشب اطہر ش	بجلازان رخس حیات از عرصہ گیتی جہا نہ آشکارا ہست تا ایندم چو نور آفتاب شرط ایمان می وزید و کفر از انجا میرسد گہر و ترسا و نصاری اہل پان گشتہ اند جانشین بگذاشت دہ الف مریدان ہشتبار در زمان محمدین بخرم باغ خلد رفت کافران صد الف آوردند ایمان بردوش
--	---

ایا الہی صدقہ آن سرگرد و ہشتیان
رحم فرما رحم فرما بر فتنہ خستہ جان

۱۸۵۰ نورشان حضرت حاجی شریف زندنی ۲۱ شعر ۱۰

مفعول - مفعول - فاعل - مفعول - مفعول

باشد ترا از دوش جان بار گنہ افکندن الفبت بخلق داشتہ و از خلق نفرت داشتہ خوردہ کس و بر گزشتہ و از اطعمہ کردہ خود مجدوب گشتہ در دے کس کہ خود بخود و علم و فضل اوراد بزرگہ کسے پیش زان پوشانید ہر گز خرقہ اش زلب آما این ندا در آتش و ہشتاد و چار اندول و رجب گویند اندر زندہ یا شام شبت خاک است در مغرب از آبادی قنوج در جلے لطیف	شو جہ سابر مرقدہ حاجی شریف زندنی صحر او کویہ و دشت را بنگاہ خود انکاشتہ در نشہ جام ازل مخمور بودے بیشتر کردے فغان گریہ او چند آنکہ رو غش غش پیش چو خواند اسم غش علم لدنی شد عیان گشت قبول لے بندہ ہم در بار گاہ کبریا رفت او ازین ناسو دار بقا اضطرب غالب قیاس است بیکہ و قنوج قبر پاک است مشہور تر و بیکت است آن مرقدہ حاجی شریف
---	---

<p>یارب بخاک پاک اوهر بیاکنباش چاکزین رحمے بحال این فوج شسته و زار و زمین</p>	<p>۲۱۹</p>
<p>شکر</p>	<p>در شان حضرت عثمان فاروقی رح</p>
<p>شکر</p>	<p>اگر خواری از نفس منقوی و سامونی نداد انکو خدا می نفس خود را تا بدیه سالی هر آنکه توانا پدید آید در روز قیامت بسیار است خداوند از آن که در دنیا بسیار است خداوند از آن که در دنیا بسیار است خداوند از آن که در دنیا بسیار است خداوند از آن که در دنیا</p>
<p>شکر</p>	<p>در وقت این که در این دنیا در وقت این که در این دنیا در وقت این که در این دنیا در وقت این که در این دنیا</p>

گجاست منکر دین محمدی ست کجا
 نماید او بمن کستری سبده آن
 بگو بدین عرسش بیا و اوجیر
 انگویش که در انجاست یک خداے دیگر
 مگر زبده مقبول بارگاه خدا
 شتو شتو ز من از دے سوا نغمه
 بشد چو پانزده ساله بشد سر پدرش
 باغ خواجه بر دے رسید مجذوبے
 بداد یک ثمر نیم خورده در دهنش
 بکرد وقت مرا کین تمام ال در مثال
 بسر نمود به تحصیل علم لسانی چند
 بختی که گرفت او به یک شب و یک روز
 بحکم حضرت عثمان بشد به وضه پاک
 به مهند راجه متپور ابدان حکم قتال
 شد ند هر دو مسلمان شد به یکدیگر
 به پیش من در امانت اوین راست همین
 گذارد او همه شهادت نمود به سید اری
 ششم رتیب بر پیشش بدیدم به عذر
 به هند و یورپ و امریکه بلکه در دنیا
 پس از مات کرامات هیچ کس بجای او
 به کامیابی خلقت نظر کند تا دیر
 خدا همان ست که عرش برین راست مقر
 خدای ادبجیات و ملمات نیست جدا
 که دور مدت عرش چگونه شد سپری
 که به به قصبه سحر ریش نامور رس
 نمود پیشکش اثمار چند مرغوبے
 بخورد و خواجه که یک نور جوش زد به
 برقت او به ملک براسے کسب کمال
 رسید او چو به بارون بشد به خورند
 شد او بارگه کبریا مشرف اندو
 سپس به حکم شمشیر لولاک
 به ور دیو به قول گوشت خود سبے پال
 بجا گو رو و کما رو دگر به اسے غور
 به شب نیر به پیشش بگے به سوسه زمین
 به دحق به ابدان بگریه و زاری
 به راسه به ابدان به ابدان به ابدان

و به سبب این که در دنیا
 که گفت حق به ابدان به ابدان

در شان حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکی

۲۲۱ قاعلاتن رقا علاتن قاعلاتن رقا علاتن

چشتیان راهبر که او اعزاز خاص فرموده است
وقت تولدش تمامی خانه اش بر نور شد
سوئے او قاضی حمید الدین ناگوری وید
گفت بنو لیم چه لے مولود قطب الدین نام
یا نژده پاره از قرآن مادر را از بر است
قاضی مغفور بگفت آن گهر از مادرش
زان گرفتش خواجه و هم بر دوا با صد طرب
چون بعلم و فضل از تائید پزدان طاق شد
نسخه نادر دلیل العارفین تصنیف است
شش صدوی و سه سحر چایده اول سحر

قطب دین بختیار کاکی بابوده است
بام و در چون مولد خیر الوری معمور شد
چون صدای غیبی رگوشش رسید
گفت سبحان الذی امری بعیده با تمام
آن مرا هم بر زبان و در دلم معنی ترست
باقی در چهار روز آن هم کنایه از برش
در بر حضرت شهاب الدین مهرورده ای لقب
کرد در انجمن جمعیت شهر که آفاق شد
زاید از اسباب امان هر کس تو مصیبت است
در میان شهرت و شهرتین لشع

یا الهی در طفیل آن شهر عرقا و پناه
بر فوج پر خطا از لطف و احسان بگناه

در شان بابا سید شکر گنج رحمته الله علیه

۲۲۲ قاعلاتن رقا علاتن قاعلاتن رقا علاتن

آنکه در ملک تصوف آمده فردوسید
آن کرامت که شاد از ذات پاکش آشکار
قسمت عیش و شکر مشهور در هندوستان

آنکه در ملک تصوف آمده فردوسید
آن کرامت که شاد از ذات پاکش آشکار
قسمت عیش و شکر مشهور در هندوستان

<p>مین بہ باب اول اندر ذکر نمود و ایاز در صیام طے بخورے سنگریزہ پس سرور شہید شدہ یا حقیقتی بود خواہ ازہ اش شخصیت او شخصیت و نہ زاید بود پیش خانقاہش در مہینہ آنرا کہ فرمودہ بود است</p>	<p>کر وہ ام ذکر عجیب ازوے بہ نظم دگر اند چکہ معکوس بہت از یادگارے ہنوز شہ نظام الدین بدلی بود بفرستادہ اش در جہان پنج محرم رفت زین جائے روی آملکہ در عہد غیاث الدین ملین بودہ است</p>
<p>این تہ تیغ پر گنہ بر مغفرت دارد امید</p>	<p>این تہ تیغ پر گنہ بر مغفرت دارد امید</p>

در شان حضرت سید علاء الدین علی احمد صابری

<p>شعر ۲۱</p>	<p>مفاعیلن - مفاعیلن - مفاعیلن</p>	<p>بسم اللہ</p>
<p>بچشم دل اگر تو مومنی وار کافری بنگر مگر ہر یک بہ تعظیم ادبک شان رآن دیدم تن از عجب جلال و ضہ و عرشہ دارش شد نہ از مرے نظر بازی نہ از زن شوخی رنگی دور این مطلع است اینجا کہ در تحریر آورم دل فسرده استکے صورت سیاب پھلکے حقیقت میں بس اک شان بجلال کبریا تم ہو بہ لنگر خانہ بود او منتظم تاد و ازہ سالش ہم از بدو شعور خویش بود او صاحب الدہر خطاب صابریں آدم عطا فرمودہ حال او ہمون بد مشیکار از مرے در خدمت مرشد</p>	<p>بیا در عرس و در کلیہ بجلال صابری بنگر بچشم غہ ذلک زاید ہجوم زایران دیدم ز مردوزن کے باشد چو یا لکہ جہار ش شد درون آن جہار روضہ اش دیدم بیک رنگی ز منقویات در بارش کہن تہرہ خود بردم چلے باد صاوہ چال ہیو بہ بگو چو چلے علاؤ الدین صابریا کمون ہے کہ کیا تم ہو بد اورانیز مرشد حضرت تیغ شکر خاںش خو ردے فقیر زان کہ چہ خورد از پیش کرد دہم تفتیش وجہ لاغری بہ گفتہ حال او جلال انسوی بد کہی تہرہ مرشد</p>	

<p>بدست خط کردن او بنمود عذر از شام ظلمت بهاندم دشمنی چون شش از انگشت این کمر زد بگفتا حضرت صابر که حق نامت بر آتش زد مگر از صابر بیان است آباد این همه عالم ترک گناهی کلیم یان جلالت یافت بر کلیم بے رایک دیبا پیدا شد و بنمود آخر ما که بود اندر جوارش طایر پرند تا یا بے بشد زائل حلال و جمع شد خلق به پایوش به صورت مرده در معنی بشد جاوید را زنده</p>	<p>نکاتیت را بهم او به معنی این خلافت دوم از لب حضرت صابر انگشت خود زد انگریز او دستخط و در غصه آن کاغذ با آتش زد بیست و یکم از مریدانش بنیاد نیست تا ایندم بنکلمه شد خود اخراجش بایافت و کلیم بیست و یکم از مریدانش بنیاد نیست تا ایندم بنکلمه شد خود اخراجش بایافت و کلیم بیست و یکم از مریدانش بنیاد نیست تا ایندم بنکلمه شد خود اخراجش بایافت و کلیم</p>
--	--

ای عبقه صبا و جلال خسرو کلیم

بنگه از آبرو و این فریج زار در خنجر

در شان حضرت خواجہ ترک شمس الدین

شعر	فاطمتون، فاطماتون، فاطماتون، فاطماتون
-----	---------------------------------------

<p>باو شاه کشور صبر در هزار خدمتی بے تو کار مانده بر آید که بودی صحتی شمس کفره بر کلیم برماند سالی صحتی در میان بختی را بنوازد و سناقتی انجمن بختی را در میان بختی یا صحتی بختی را در میان بختی یا صحتی بختی را در میان بختی یا صحتی</p>	<p>هر جا ای ترک شمس الدین حق بانی حق از ویران بر سر آید و صابر بارش در این نگاه بهر کافکندی آقا کون عیان از ویران بر سر آید و صابر بارش در این نگاه بهر کافکندی آقا کون عیان از ویران بر سر آید و صابر بارش در این نگاه بهر کافکندی آقا کون عیان</p>
--	--

هم به پانی بت به سال هفصد و شصت و نه

با این عهد قمر را از دوازده سال
این دین را از دوازده سال

در شان حضرت شاه جهان جهانگیر دین عثمانی پانی بتی

۲۲۵

مقالین - مقالین - مقالین

بیا جتن اگر خواهی بر او نه ادالی
دلی بود او در زاد آن شاه شه عرقانی
بیفتاد از تن او مرده صوت نشن آید
در بس کو داشت در کشت فکر متنا بر طوبی
و تصنیف اینف او کتاب لاه الا بر است
بالا آخر گشت چندان محو و مستغرق بیا بتی
مهر او را شاه شرف الدین قلندر و مستی صافی
سیک با خلعت زرد و پیران کایان ایست
فرود آمد زمین در دین خود بگذشت بر پیش
بساک هفصد و شصت و نه از دین عثمانی

به پانی بت به رگه و جلال دین عثمانی
با این عهد قمر را از دوازده سال
این دین را از دوازده سال

از سوره خانی از امکان بسبب منمود مکانی
در ایکس شاه عادل ز علم و فضل و وحانی
که از اوقات تازش بر میران بود در رانی
بکه جمعه میخواندند از استعداد و روحانی
گذشت از پیش شمس الدین ترک شیرازی
چند از دین بت با اندام فیض رسانی
به پانی بت به رگه و جلال دین عثمانی

مقالین - مقالین - مقالین

با این عهد قمر را از دوازده سال
این دین را از دوازده سال

در شان حضرت شاه جهان جهانگیر دین عثمانی پانی بتی

۲۲۶

مقالین - مقالین - مقالین

مقالین

<p>نمیدانم که ازین حق تو صیغش ادا گردد نه بد ممکن که در شهاب تجدد هم قصا گردد بدری رفت تا آنجا با طینان ادا گردد بدارد هر که حق در دل خدایش سنها گردد پس از کس کمال او تا که حاصل عا گردد رسید و کرد سعیت زان که مقبول خدا گردد باند او مدتی در گورتا حق آشنا گردد بهر فاسق که او بنید جانم یار سا گردد شمار او در او تاد و در ابدال خدا گردد قلب باه سادس حیف که دنیا جدا گردد</p>	<p>اگر جانم بشان شاه عبدا حق خدا گردد ز طفلی بود پاینده نماز و روزه او چندان ز الفت چون ازین محنت بیامد درش مانع باین شوق عبادت بد که کسب علم هم کوفشان از انجا در بهار و پس از انجا در اوده آمد بالاخر برور شاه جلال الدین به پانی پت ریاضتها که مینو داد و ز انسان خارج از امکان بهر کس که نظر انداخته پر داخته با حق مرا آنس که کمالی در تصوف بیشتر دارد بسال هفت و شصت و نه و شصت صد اندر دولی او</p>
---	---

الهی سده چهارم در ریاض شاه عبدا حق
ذریع بنو اراهم عطاء و زجر اگر دو

در شان حضرت شاه احمد عارف و صاحب

<p>چاکریم من ز شان شاه احمد عارف و ز شان از ان کونیک پویر شاه عبدا حق ابدال است همی پیدا شد و اراهم هم مشرب خود با شاه پدید آمد هر که که عبدا حق ابویش را بالاخر ز لبت این کازاید رگور سمی گفته بسال هفت و شصت و نه و شصت صد اندر دولی او</p>	<p>که بودش مینه بکینه ایسا بختیه عرفان ولی گویند مادر زاد اگر او را پو و شایان چنان اخلاق و لطیف عانه بودش به انسان برفته در فغان حق او در روضه نهان پیش نیچاه سال و مانده خضر جاوه عرفان بکد اندر صفا آخر سفر زین عالم مکان</p>
---	--

بناکردند ہم اندر ردولی مدفن پاکش | آکہ تا ایدم ہی باردگر دش محبت یزدان

الہی بر ذبح خستہ سکین بکن رنج
طفیل شاہ احمد عارف گنجینہ عرفان

شعر ۶

در شان حضرت شاہ محمد عارف صاحب

۲۲۸

بنو حاضریدر گاہ محمد عارف کامل
چہ کامل کاملی در زندگانی با خدا وصل
بروز و شب بود یکدم از یاد خدا غافل
سپردش اتم اعظم ہم بقبر زندے بیستابل
نشد روحش در گلزار ردولی در شان داخل

ولا کردن اگر خواہی مراد دو جهان حاصل
چہ عارف عارف راہ خدا دانی زیر تاپا
بسر می شد با ستغراق کامل اکثر اوقاتش
بقرب مرگ از گنگوہ خواند او جانشین خود
بسال دو کم از نہ شد حکم خاور و مطلق

الہی نیستے محو راست با دار بہان نیست

شعر ۷

فرقی از نیست است امید از نیست کامل

۲۲۹

شیخ عبد القدوس گنگوہی پیدایش و مدفن گنگوہ شریف

جہہ سانشو بدراقدس عبد القدوس
می نمود آن کہ بر قصر است بحسبیت ناموس
نظم زندانی او نہ را بد راہ جاسوس
نقد جان برود ہزارانہ رستہ قدوس
شمع رجش بہ دفع رخ پیدانہ قانوس
قلب ذاکر متحرک شدہ اورا شوس
تا کنون بہت تقدس میرا ش پادوس

قدسیان را چو بخواہی کہ نائی مانوس
جلوہ نور جلالش چو ز خودی پرداخت
نہستانہ او کا خفت اسرار از ال
آنکہ یکمقطع شمس از رندالہ آبادی
در سن ۹۳۴ھ پہل پار جادی الاخری
رکن دین دین بر ہم تقنین پیش نہاد
یافت گنگوہ ز خواب تن او خاص شرف

۲۳۳	یا خدا ایک نظر رحم بجالش تا کے این ذبیح تو بالذکر است افسوس	شعر ۱۰
-----	--	--------

حضرت شاه جلال الدین تھانیسری منقح تھانیسری و قاسم ادی کج ۹۸۹

ولا اگر لعل نور حقیقت آرزو داری
چه شایسته کوبال مفتین شد حافظ و قرآن
بفضل و فهم دانای بعلوم فضل بکتاب
ز سکر و جد حضرت عبدقدوس چو گشتند
بالآخر گشت چون تیرنگاژش ابرو و لعل
بصد زودی همان ساعت که ان گشتند
به لطیف پیر یک دریا سے فیض از آب حیات
خیال غیر از دل نمود از فیضان و شاد
پس ای تو صد و هشتاد و نه در چادر و دامن

بکن بر درگاه شاه جلال الدین گویاری
بسال منتده شد فتی فتوائے دینداری
بکار انتضاء شمع مهر چرخ دینداری
بر قاسم ای رگمان می برد از نا تجربہ کاری
ای او خورد از دست خنجر باید گفتش کاری
منور نا و کبر انداز نگاه قدرت باری
بشد و نه به عتق تا رخ ز خود بی نموداری
از ان پس فیض از و هم شد به نیا بیکر ان جاری
تھانیسری منقح در جوار رحمت باری

ای صد و هشتاد و نه در چادر و دامن
بیشو از این دریا سے فیض از آب حیات

در شمال حلقه دریا سے فیض از آب حیات

۲۳۴	مقالین - نوری	شعر ۱۱
-----	---------------	--------

ولا اگر تو بخوای تا ایم دریا سے فیض از آب حیات
ز رحمت و بخشش تو درین انگر چه
بهر کسب و دست و پا و پرا و کج

بسیار است از این دریا سے فیض از آب حیات
از ان پس فیض از و هم شد به نیا بیکر ان جاری
بشد و نه به عتق تا رخ ز خود بی نموداری

کسیک دست بدش بدو دیافت مراد بداشت شاه حبس انگیر اعتقاد بدو پس از زمانه ممتد سید حکم قصدا سال ده صد و شش شم برادر حبس	ولی تراش لقب شد نصیب ادبم ازین بشد چو قطع بشد در بلج به قلب حزین بساختند هم آنجا مزار آن شد وین رسیده است ازین خاکدان بخلد برین
---	--

طفیل ذات گرامشیش اینجدا سے کریم
به بخشش جمله خطاها سے این فوج حزین

در شان حضرت ابو سعید گنگوہائی

شعر

مفاعیلن - مفاعیلن مفاعیلن -

۳۳۳

کنم چه از صفت شاه ابو سعید بیان ریاضتیش چه نویسم که صفت قیاس مرا و نیزه نسیم از شاه عید قدوس است سپس بوجیز به عشقش کشید و من ل ز قزق کار شینخت سوئے نظام الدین نمود بیعت و در ذکر چهره مصروف از آنکه پیر متمنی نور ذات دلش گره کشودند از کار او چنین تدبیر نرسیده بود ازین کار زشت کان بکروز به سعید که به حلا بے و سیم در اقامه سگان چو سعید بدیدند سیم با گشتند کشان کشان به یوفندش از خلایق جان	که بود مکرمت حق بخت صابر بیان چو سان تخت پس با سخت کرد توان لبنفوان بدین با سپه گری رنجان بشد به تخلص او به درو به حلال دیوان به عذر رد و رکعت در انوار روان بگام پیرو شد هیچ پیچ نور عیان به شغل ذکر به پای پیروز و حکم بران لما ستمد بخدمت مات میکار سگان بش بهر می میر در شکار روان پدرست او برین به سگان تند جوان دران خلایب جز از آنگی چه جز توان مگر گذشت برین از آن آنگی به جوان
---	--

نه حق پرست بود آنکه نیست پیر پرست بگفت پیر که این بدو سیر لاهوتی است درین مجاهده پیدا و زود و شکل فلاح شیء بگوش رسیدش ز غیب و از سه برگ خود شده آماده حسن و م فرمود اعاده چونش کرد ناگهان و صدر درست حالت آواز ددای غیب شد ریح الاول و سن یکم از نایب حل	رسد تا بخت نیست پیر اگر بمیان مگر بعیدترین است غیر آخر آن پیامدش بشود اکثر از روزنهان نچین گلش و جان روزگشت بخود و از آن گذشت پاس چون گشت نور و آفتاب شکست پیل و خون کرد در شکم سیلان گرفت خرقة و اسم عظم و شادان بسوی خلد ز گنگوه پاک گشت و آن
---	--

۳۳۳	و منیع مسجدان راز و روح طیب او تمام تر نبود نیشمه ز فیض رسان	شعر
-----	---	-----

در شان حضرت شاه محب الله آباوی رحم

نویج ارمان سودای محبت با خلداری پس از تحصیل تکمیل علوم عقلی و نقلی بروسه استخاره و حضور بر بوسه پادشاه چو گفت او از ولایه موسوی حاکم شاند هر آنکه خرقة پوشاندهش تجلی بودش آمد دل ز فطضه نظر آتش کرد قدس جلای راز و چه شیخه شیخ فاروقی فتافی الله با الله خوشا محبت الله آباویان طایبان حق آدم باز حسیب در شمس انوار و پنجه و هشتم	بکن از در گریه حضرت محب الله طایب گاری نمود او استخاره بر در کاکی بصدداری بکشمش خادم او کرده با دوسه متجان گاری کن در ذات خود و انقیاد بیست و یکم ازاری چونش شکست فرمود افتاد او بر سواری چو شد تسکین مرقص که دایم و رایداری که حاصل شد الله آباد از دوسه چن گاری که کرد او همچو نسیان بیست سال انجا گاری بشمه آن طایب حق در جوار رحمت بانی
---	---

محبّت تست او یارب محبا و مرا گردان	که خوانم من محب الله در خواب و بیداری
	چو ماه عید روز حشر باشد منتظر هر کس ذبیح از تیغ ابرویش چنان نخه خورد کاری
	در شان حضرت شاه سید محمدی صاحب
۲۳۴	مفعول - فاعلت - مفعیل - فاعلن - شعری
مشت خدا سے را کہ دتا سید سہروردی مقبول بارگاہِ جدا منبع کرم ہجرت چو در زمانہ اوزنگ نایب کرد بعد از قیام عرصہ مستد از ان مقام چند بہ جس ماندہ بنوشید جام وصل در یک تہرار و یکصد نفیست از جیب کوا	بار است در شاہج سید محمدی لمجائے خلق مطرح الطاف ایزدی در کتب آن سالہ آل محمدی آمد بہ ہند باز پس اند بہان صدی برگفتہ اش در آگرہ گردند مرقدی شد در جوار رحمتہ تلاق سہروردی
	یار ب بحق نیک صفائی آختاب کن دور از قدیم سید کار سہروردی
	در شان حضرت سید محمد علی رحمۃ اللہ علیہ
۲۳۵	مفعول - مفعیلین - مفعولین - مفعیلین - شعری
اے شاہ محمد علی در کمر شدی پیدا از مولد و از نامت شننے کہ ہی خیر ہر نور کہ از دعایت برضا بیان تا بد مادالی و لمجائی ہم قبلہ گہ مائی بر کعبہ نوشیدائی ہم کعبہ بنوشید فیضان رسالت و رسید ہی ریشہ در چشم کشد سلیش خوشیدا گریا چشم کمرے بر ما دقت است کہ بکشتائی	

<p>تہ کے زمین غلط دین بڑے تشریف خواہی بسیر خاکش رفتن بخواتی</p>	<p>و در بید دلی اندناک بے بوس من نہ یابی تو در امر و بہا میں نعمت و عطا</p>
<p>یار بے بظیف آن ہادی رہہ عرفان بہر منزل دشواری گرد و بچہ سیح آسان</p>	
<p>۲۳۶</p>	<p>در شان شیخ عضد الدین ۲</p>
<p>منم کز دست نفس خود پرست خستہ و غمگین چہ شیخے شیخ مرنا صنی کہ ہم دہی شیخوحت کرا امتہا کہ از دانش مسلسل ارہمان سرزد ولایش را کہ بار باہر حضرت یوسف تولائے وطن امر و بہد ہم فتنش یابی بامر و بہ</p>	<p>خداوند اخلاصم وہ حق شیخ عضد الدین یگمش در راہ حق بگونہ ان می گمین علامتہا ش روشن بر زمین بون بہر ملک وین رغش بود در تعبیر خواب از تہا کلچین وصالش در نہار و یکصد ہفتاد و دوین</p>
<p>۲۳۷</p>	<p>در شان حضرت شاہ عبدالمادی</p>
<p>گویم چہ ز شان شیخ عبدالمادی شدہ عمر و بے چار سال انگاہ کہ پیر در عالم درس یک فقیر روزے بہر خوردن آنکہ بود از خود رفتن چندے بہ یتیم شاہ دریش باند بیت نمود و یار خدمت گرفت</p>	<p>خداوند اخلاصم وہ حق شیخ عضد الدین یگمش در راہ حق بگونہ ان می گمین علامتہا ش روشن بر زمین بون بہر ملک وین رغش بود در تعبیر خواب از تہا کلچین وصالش در نہار و یکصد ہفتاد و دوین</p>
<p>۲۳۸</p>	<p>مارا بہ ازلی نوشتہ اندیش ہادی دادہ اور آپیش مبارک ہادی پیزے بخوراندش از رہ آزادی شاہ بہ آن فقیر سمت ہادی پس رفتہ بہ پیش عضد دین فریادی بر داد بخش تمام ذوالارشاوی</p>

<p>شد صاحب کشف و فی کرامت مشهور و ده کم زد و از ده صدی هجری شد</p>	<p>از خطر ماسو ابدش آزادی پنجم رمضان وصال عید الباری</p>
	<p>یارب بر فوج این مصائب تاسا از دام تعلّقش به آزادی</p>
۳۳۸	<p>در شان حضرت عبد الباری</p>
<p>گویم چه ز فیض شاه عبد الباری این گلشن صابری که گلستان است از روزه نه که او نداشت روزه آن روز بس خنده همیزد بهرم که شد نه بمنه ده ادا فریفته از بیج سهم در سال نهار زد و صد و ست و شش</p>	<p>هر سوست چمن چمن از و گلکاری این چشمه فیض بهت کرد و جاری شب نیست که او نکرد شب بیداری در حالت وجد سر بر دست طاری با صد ارمان لبخند و شب بیداری ز امر و جهل تندر و ان با قرب باری</p>
	<p>یارب لطیف این گروه ابرار برواز دل تو میخ عصیان کنی</p>
	<p>در شان حضرت حاجی عبد الرحیم صاحب</p>
۳۳۹	<p>فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن</p>
<p>حاجی عبد الرحیم سید و الایام داشت در تار و پود بیت باشد رحیم علی میگذشت اوقات او که میسر و حال باز او در خیانت امان و یک بیت شوق</p>	<p>بیدار افغان نشان بر منته استوار بعده از شاه عبد الباری از سیدی بود او عشق ذات پائین از کمال غائب بود سیدان شوق و شوق</p>

ز آنکه بود از اول از هم چنان آن نریزگ آتش در جنگ آن پرو شهادت یافتند در نبرد و صدری شش از رو حساب یا الهی صدقه آن پیشوای جهان شایر	نمیشد و با آن مراتب در مقامات سترگ و از شهادت ثمره زهد و عبادت یافتند رفت از دنیا بخت بجا بیاید کتاب رحم فرما رخ و ما بر قیام و افکار
---	--

در شان حضرت میان بی نور محمد صاحب رح

۲۴۰	مفعول - مفاعیل - مفعولین	شعر
گویم چه ز جاده حشم نور محمد کان مبدی فیض ازل فیضیان است ما ز له زایان چه کفر و قیامت صد شکر که ما هر چه را کیسه دلهما بر صابریان نور خدا تاقت ز دانش خوش بخت کسانی که برقتند و برفتند نقل است که چندین محققان زنده جنازه هر که که او با قصد او بگردنازش ای سید وارث حسن و پیر طریقت هم پاره مانده پیچ مگر افکار	مفعول - مفاعیل - مفعولین	شعر
		خلقه ست ز خیل و خدم نور محمد من صابریان را زیم نور محمد گیرند ملائیک قدیم نور محمد ملوست ز دام و دارم نور محمد بهم نور محمد زدوم نور محمد اکسیر ز خاک قدم نور محمد بروند به پیش قدم نور محمد مردان کس ناکس زدم نور محمد دارنده قدیم بر قدم نور محمد للتد ز خوان گرم نور محمد

در شان حاجی امیر الله صاحب رح

۲۴۱	مفاعیل - مفاعیلین - مفعولین	شعر
ز تیغ شمشیر و رنج و نا شاد ز قربت قربت حق آشکار است یا شقاق نا اینجی رسید است	مفاعیلین - مفاعیلین - مفعولین	شعر
		به کتک بر و رت آمد لعل ریاد که هستی زیر بیت الله آباد که جده تائیس هستی ز اجداد

گرفتار است در بند معاصی
 هر آنکو علم باطن از تو آموخت
 هر آن کت قره العین است برین
 هر آنکو فیضیاب از صحبت تست
 هر آن دولت که اورا بخش کردی
 تو داد مورث و وارث منم بایع
 نویس اورا خط اندر سفارش
 اگر داد او مرا نور علی نور
 که اے دریاخ مهستی پرواز داد
 را این تا کجا حسدان نصیبی
 اگر قسم اشیکه ظرفم تنگ و تار است
 اگر قسم کج به بت ابل ندارم
 تو اکسیری ترا مقص منم هست
 تو خورشیدی ترا به زده زده
 رسیده بودم از خود تابه اینجا
 رسم تار مراد خاطر خوش
 در کان خرده دلکش بسید است
 فوج از صدر دل تکرش او کن

تو امداد الهی اورا کن امداد
 مبر است او ز چندین روز هفتاد
 نگاشش دیده بدو را قتاد
 بجد الله مبر است او زو الارشاد
 شد است از محنتش صد چندین داد
 به لطف شمه زان روزیم باو
 که چیزی زان مرا هم میتوان داد
 و گرنه می کند زین گونه فریاد
 شه و ارث حلین پیرو الارشاد
 ترا این تا کجا احتیاج از امداد
 گرفته اشیکه دارم دست بنیاد
 سین عمرم که شد فانی بهشتاد
 پیش پارس چه آهن چه نبالو
 تو دریای فی ترا بهر قطره بنیاد
 که از یوسفیم خطی در دستم افتاد
 بر اخصار نیارس مرده امداد
 چو نیم زان به باط قلب بر داد
 بفریاد تو کوان داد طلب داد

در میان مولانا سید احمد صاحب اشعار

امفائیلین به عافین عافین عافین

چون تو هم از صفات است به لانا سید احمد | کعبه پیش حاجی مشهور ز تشریف ناز

دگر نہ کسب فیض از دے ہمیکو دم بعد شربت
 یہ جمہور خلایق فرد واحد کامل انسانے
 بحشم عقل بنیائے بگوشت قلب شنوائے
 شہ وارش حسن از بوتائش تیر بچین ست
 چہ مرشد مرشد با دل چہ پیرو پیروے طاول
 سبق با داود در ہر علم آن روشد قدر ان را
 مگر تکمیل از حاجی انداد المشرق و دست
 و را نا ہم - اصلا دعویٰ توشیش باشد
 چہ مخدومے کصہ ویدا و نجاست مسدومے
 ہر آن فیض کہ وادی دیگران این باو

و شان مولانی نقشبندی مرشدی حاجی سید شاہ ارث حسن صاحب کوثر جہان آبادی

اسے آنکہ پہلے میر تو از نور محمد جد امجدی
 سہ فیصدی قبل از تو بر سجادہ شہد جون
 داو او یہ نعمائے دیر یا لخاص فخر العین
 این اربعین کا درو این آخری رحالت و ظہور
 این اربعین کا تہذیب و تربیت پہلے بہود فرد
 از تیر احمد یا احد آگاہ فرمودت خدا
 بہت ازیر اسے ماہہ یا یہ حیات بر زمین

خیر این فرمایے لو امیر از جہان آباد

اسے سیدی وارث حسن اسے ستریم احمدی
 سینہ دہ عدد و یک ششم بہت از سن پوری کنین
 احمد شد کان ترا از آل خیر المرسلین
 این اربعین آن ست کان یہ ساندوی بطور
 این اربعین کا بیت مقبولان حق نامی بکرو
 حاصل از تن چون و چہ این ست کان را اولیا
 زمین غرتے بہت از تیر اسے سر عرض برین

یا رب صدی چار دہ تو را از جہان آباد

احمد اللہ کہ صدر اعلیٰ نورنا پڑیج ختم دوا اور تعداد ہم زیر طبع ہر حق نصیب ہوتا ہے ہر حق نصیب ہوتا ہے ہر حق نصیب ہوتا ہے
 جو کہی نہ اسے تیر اجازت تصدیق نظر این ختم دوا اور تعداد ہم زیر طبع ہر حق نصیب ہوتا ہے ہر حق نصیب ہوتا ہے ہر حق نصیب ہوتا ہے

CALL No. { 215 ACC. No. 12441

AUTHOR - د. عبد الله بن محمد بن عبد الوهاب

TITLE خوبایام و ادبیات

[illegible]MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

